BROWN
BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY

OU_222632

UNIVERSAL LIBRARY

نظمِ نفیس

(یعنی)

اب نفیس اعلی اللہ مقامہ کے چھ منتخب اور چند مرثیوں کا مجموعہ

75

۸۹۱۱۲
ن

باہتمام مرزا محمد جواد نظامی پریس لکھنؤ میں چھپی

۱۴۰۶۸ ع   ۵۱۴ ف

فہرست

احوال   بند Ch

جلوہ مرے سخن میں ہے کس آفتاب کا ...... ۱۳۶ ...... امام حسین

فراغ ماہ کو جب رات کے سفر سے ہوا ...... ۱۴۱ ...... حضرت

پھر آج جوہر تیغ زباں دکھاتا ہوں ...... ۱۵۶ ...... حضرت

ہاں اے عروس حجلہ اعجاز رو دکھا ...... ۱۷۵ ...... حضرت

کیا جگر بند شہنشاہ رسالت کو ملے ...... ۱۸۴ ...... جناب ع

طلوع ہوتا ہے پھر آج آفتاب سخن ...... ۱۳۶ ...... جناب عو

حالِ جرأت و شہادت مظلومِ کربلا سید الشہدا حضرت ابا عبداللہ الحسین علیہ آلاف التحیۃ والثنا

جلوۂ سخن [illegible] آفتاب

تاریخی

۱۳۰۶

مصنفہ جناب میر نفیس اعلی اللہ مقامہ

مطبوعہ نظامی پریس لکھنؤ

۵۱

جلوہ ہے سخن میں ہے کرن آفتاب کا
یہ نور ہے ثناے رسالت مآب کا
ہے یہ کلام صاف جواب آفتاب کا
پرتو ہے ماہ منقبت بو تراب کا
پرنور کیون نہ ہو یہ بزم نبی و امام مین
وہ نور کا یہ نور ہے جنکے کلام مین

۵۲

پیرایۂ نظم مین یہ مضمون ہی اور ہے
یہ صاف و پاک حسن کا جوبن ہی اور ہے
یہ جوہر ادیہ در مکنون ہی اور ہے
یہ اوج کچھ ہے اور یہ گردون ہی اور ہے
حرفون کو دیکھئے تو ضیا بار ماہ سے ہین
ہر لفظ جس کا ہار ہے نقطے ستارے ہین

۵۳

فضل ہے سب ہے وہ فضیلت اسی مین ہے
کرسی کا پایہ عرش کی شوکت اسی مین ہے
چرخ برین کی پست وہ رفعت اسی مین ہے
شان خداے پاک کی رحمت اسی مین ہے
دل واصفون کے محو ہین اس ذوق و شوق پر
پھر اسکو کیون نہ فوق ہو عالم کے فوق پر

۵۴

نعت سخن ہے خسرو ارض نجف کا ذکر
ہونا جلیل کے اعلی خلف کا ذکر
لطف صمد ہو ان کے وقار و شرف کا ذکر
بے انکا ذکر کل نبی با سلف کا ذکر
قرآن ناطق اسم شہ نامدار ہے
ذکر انکا ذکر مصحف پروردگار ہے

۵۵

رتبون کو ان کے وحی کے حامل سے پوچھیے
ان کی فضیلتین کسی عادل سی پوچھیے
ان کے شرف ملایک کے دل سی پوچھیے
یہ منزلت فلک کی منازل سے پوچھیے
سب نور اون کی نور کی نسبت سے ماند ہین
اوترا ہے جن کے گھر مین ستارا وہ چاند ہین

۵۶

نازان نکیون ہون انکی غلامی پہ ہم غلام
جو کل کا پیشوا ہی دیا حق نے وہ امام
ہے زیب عرش رب علا جن ہی کا نام
لبریز جن کے بادۂ الفت سے دل کے جام
ہم لوگ حق شناس ہین اور حق پرست ہین
جب ہو حب ساقی کوثر سے مست ہین

۵۷

رغبت ہے طاہرون کو شراب طہور سے
بہتر کوئی سرور نہین اس سرور سے
ہے شوق اس پری کا سوا وصل حور سے
ہین آفتاب دل مے عرفان کے نور سے
سرشار نشہ عشق امام ازل مین ہے
جس مین یہ مے بھری ہے وہ شیشہ بغل مین ہے

۵۸

عاشق ہین دل سی شاہ رسل کے وزیر کے
دم بھرتے ہین عشق جناب امیر کے
اس سر کے آگے تاج ہین شہ و بشیر کے
کاسے لیے ہین بادۂ خم غدیر کے
ہے طرفہ یہ کہ مست بھی ہین ہوشیار بھی
زاہد بھی اوس کے فضل سی ہین بادہ نوش بھی

۹

رطب اللسان ہون مین بھی ثنائے جناب مین
ہے تازگی مرے سخن لاجواب مین،
حاصل غلام کو بھی ہے شرکت ثواب مین
محشر مین ہونگا مین بھی علی کی رکاب مین
وان اوراوج ہوئیگا اس خاکسار کا،
یعنی کہ خاک پا ہون مین دلدل سوار کا

۱۰

پیتے ہے اور جام لبالب ہمارا اور
ایمان ہمارا اور ہے مذہب ہمارا اور
مقصد ہمارا اور ہے مطلب ہمارا اور
ساقی ہمارا اور ہے مشرب ہمارا اور
حاصل ہی لطف زیست مین جنت کے سیر کا
جیبن بھرا ہوا ہے مزہ تشیّع کا

۱۱

دل اس شراب سے بھرتا نہین کبھی
مطلق کمی اثر مین یہ کرتا نہین کبھی
اس جام کا غریق ابھرتا نہین کبھی
پی تشنہ وہ ہے جو کہ اوترتا نہین کبھی
اس نشہ کی ہے بسکہ سرایت سرشت مین
پیتے ہی لیکے جائے گا باغ بہشت مین

۱۲

لکھتا ہون جوش مین جو مناقب جناب کے
کرتے ہین باغ خلد سے مژدے ثواب کے
پر نور لفظ ہین سخن لاجواب کے
حرفون کے دائرے ہین کٹورے گلاب کے
کلیان کھلی ہین مدح وصی رسول کی
بو آرہی ہے باغ امامت کے پھول کی

۱۳

یہ انجمن کچھ اور ہے یہ دور اور ہے
موزونیت یہ طبع کی فی الفور اور ہے
یہ فکر صائب اور ہے یہ غور اور ہے
یہ رنگ نظم اور ہے یہ طور اور ہے
دونوں جہان سے افضل و بہتر کا ذکر ہے
اس تذکرے میں آل پیمبر کا ذکر ہے

۱۴

تازہ ہے روح و دل کو بھی عجب انبساط ہے
ہے جا بجا شوق اوس سے پس ارتباط ہے
یہ سطور ہے کہ خوشی کی صراط ہے
کاغذ کا ہے ورق کہ بساط نشاط ہے
خالی جگہ کی سمجھا ہوں اک ایک بات کو
صحبت ہے گرم لیلیٰ مضموں سے رات کو

۱۵

لیکن مناقب اسد اللہ کیا لکھوں
دستِ خدا کہ بازوئے خیبر اور لکھوں
سلطانِ دین کہ خسرو ارض و سما لکھوں
معجز نما کہ خلق کا مشکل کشا لکھوں
حیران ہیں جن و انس و ملک جنکی مدح میں
عاجز ہیں ساکنانِ فلک جنکی مدح میں

۱۶

کیا مرتضیٰ کی شان ہے کیا باوقار اسم
سو حل ہوں مشکلیں جو پڑھے ایکبار اسم
عالی وہ ہے کہ جسکا رکھے کردگار اسم
چھپتے ہیں نام اور بھی لیل و نہار اسم
انکی ولا حیات کی لذت دکھا گئی
جب یا علی زبان سے کہا جان آ گئی

۵۱۷

احمد حبیبِ حق ہے حبیبِ رسولِ حق
ذی فضل پیشوائے امم خیر ما سبق
استاد وہ کہ روح امین کو دیا سبق
پھر کیوں نہ ہو یہ عالمِ ما بعد و ما سبق
تعلیم یافتہ ہیں رسالت پناہ کے
عالم ہیں یہ جمیع علومِ الٰہ کے

۵۱۸

لطفِ خدا عطائے خدا صفوتِ خدا
نورِ خدا حجابِ خدا حجتِ خدا
حلمِ خدا صفیِ خدا حکمتِ خدا
علمِ خدا رضائے خدا رحمتِ خدا
کیونکر نہ سب پہ فوق امیرِ عرب کو ہو
رتبوں پہ جب علی کے مباہات رب کو ہو

۵۱۹

حبل المتین حصنِ حصینِ آبروئے دین
مختارِ سلسبیل کے ساقیِ مومنین
علم الیقین محافظِ پیغمبرِ مبین
کہف الانام باعثِ آبادیِ زمین
حاجت روا بھی حامیِ برنا و پیر بھی
عالم کے بادشاہ نبی کے وزیر بھی

۵۲۰

دریا و کوہ و دشت و نباتات و کل شجر
اک ایک شاخ و برگ و گل و غنچہ و ثمر
مہر و مہ و سپہر و جمادات خشک و تر
بالا و پست و انجم و ذراتِ بحر و بر
پوچھیں بشر جو آپ کے کل کائنات سے
آئے علی علی کی صدا شش جہات سے

۵۲۱

جتنے نبی خدا نے اوتارے گواہ ہین
جتنے ہین آسمان پہ تارے گواہ ہین
جتنے شجر زمین پہ ہین سارے گواہ ہین
پتھر سے بھی نکل کے شرارے گواہ ہین
سب یک زبان ہون نور خدا بوتراب ہین
ذرّے بھی بول اٹھین کہ علی آفتاب ہین

۵۲۲

فیاض بھی ہین محسن اہل جہان بھی ہین
مانند آفتاب عیان بھی نہان بھی ہین
شیعون پہ اپنے مثل پدر مہربان بھی ہین
یان بھی ہین سرپرست مددگار وان بھی ہین
ہنگام نزع بھی تشریف لاتے ہین
ایذا سے قبر مین بھی بچانے کو آتے ہین

۵۲۳

مکی و ہاشمی و تہامی و ابطحی
مولا و مقتدی و مصلی و متقی
ہادی سخی و تقی و نقی و ذکی و لی
غطریف و صدق و صدق و صدیق و ورعی
معجز بیان بھی ہین فصیح البیان بھی ہین
قرآن حق بھی خود ہین خدا کی زبان بھی ہین

۵۲۴

گیارہ پسر بھی آپ کے ہین صاحب کرم
ذی فیض و ذی مناقب و ذی جاہ و ذی حشم
جان بتول دلبر پیغمبر امم
نور الٰہ مثل علی صاحب کرم
ارکان دین و شرع رسول انام ہین
یہ سب خدا کی طرف سے امام ہین

۲۵

اب سنئے وصف و منقبتِ دلبرِ حسین
زہرا و مرتضیٰ و محمد کے نورِ عین
پشت و پناہِ خلق مددگارِ مشرقین
ہے جن کا ذکر محفلِ عالم کے دل کا چین
عالی نسب ہین لال خدا کے ولی ہین
کافی ہے یہ شرف کہ نواسے نبی کے ہین

۲۶

ذیجاہ و شاہزادۂ میکال و جبرئیل
مختارِ خلد مالکِ تسنیم و سلسبیل
شوکت مین و دبدبہ مین سلیمان بے عدیل
خلقت مین حسن مین صفتِ یوسف و خلیل
صبر و رضا مین حضرتِ ایوب سے سوا
ہجرِ پسر کے داغ مین یعقوب سے سوا

۲۷

علم و جمال و خلق مین مثلِ شہِ عرب
گردون پہ جنکے نور سے ہین مستفیض سب
مہتابِ آسمانِ شرف شمسی نسب
کرسی کی زیب و کرسیِ عرشِ رب
کونین کی بنا ہوئی ان کے ظہور سے
روشن ہین گھر بہشت کے انکے نور سے

۲۸

یہ وہ حسین ہین کہ ولا جن کی فرضِ عین
جنکا تمام خلق پہ احسان ہین وہ حسین
یہ وہ ہین جن کے غم مین بکا آخرت کا چین
یہ وہ ہین جنکو روتے ہین ذی روح مشرقین
رحم آجکل نصیب نہ کوئی مدد ملی
جن کو نہ کربلا مین کئی دن لحد ملی

۲۹

احمد نے جن کو گود میں پالا ہے وہ حسینؑ
دونوں جہان میں جنکا اوجالا ہے وہ حسینؑ
اعدا نے جن کو گھر سے نکالا ہے وہ حسینؑ
غم جنکا تا بہ عالم بالا ہے وہ حسینؑ
مشغول گریہ رات کو ہیں دن کو روتے ہیں
سارے مقربان خدا جنکو روتے ہیں

۳۰

جو فاطمہ کی آنکھوں کا تارا ہے وہ حسینؑ
رب جلیل کو بھی جو پیارا ہے وہ حسینؑ
بخشش کا جو ہماری سہارا ہے وہ حسینؑ
پیاسا جسے لعینوں نے مارا ہے وہ حسینؑ
یہ جور تو ہوا ہی نہیں اس جور و غدر کی
یہ وہ ہیں جنکی کچھ بھی نہ امت نے قدر کی

۳۱

آتے ہی کربلا میں کیا آب و دانہ بند
گرمی کی بس تو شدت تھی اور پیاس کی گزند
آفت طرح طرح کی اور اک جان مستمند
وان آرہی ہے فوج پہ فوج جفا پسند
ایذا رسانیوں پہ شقی ہیں تلے ہوئے
دریا کے گھاٹ سارے ہیں سب ہی رکے ہوئے

۳۲

یاں لشکر حسین کو سخت اضطراب ہے
مسدود ہے وہ امن و اماں کا جو باب ہے
اب ضبط کی کسی کے نہیں دل کو تاب ہے
اصطبل بادشاہ میں بھی قحط آب ہے
شتر بھی گردنیں سوئے دریا اٹھاتے ہیں
گھوڑے بھی مارے پیاس کے سب ہنہناتے ہیں

۲۳

عاشور کی سحر سے ہوا شور گیر و دار
پیاسے شہید ہو گئے سب شہ کے جاں نثار
پھر گلشن رسول کی آخر ہوئی بہار
یاں تک کہ قتل ہو گئے اکبر سا گلعذار
تنہا بس اب بتول کا نور نگاہ ہے
لشکر ہے نے علم نہ علمدار شاہ ہے

۲۴

فرط عطش سے غیر شہ دیں کا حال ہے
آنکھوں میں اشک درد جگر جی نڈھال ہے
ہجر پسر کا صدمہ و رنج و ملال ہے
گھر سے نکل نہ آئیں بہن یہ خیال ہے
آغوش میں لیے ہوئے مقتل سے آئے ہیں
میت جوان بیٹے کی خیمہ میں لائے ہیں

۲۵

زینب پچھاڑیں کھاتی ہے ماں کرتی ہے بین
قربان تیری لاش کے اے میرے نور عین
لوٹا اجل نے خانۂ سلطان مشرقین
تم چل بسے جہاں سے اکیلے ہوئے حسین
دل بیکس غریب کا توڑا یہ کیا کیا
غربت میں ساتھ باپ کا چھوڑا یہ کیا کیا

۲۶

ماتم کا شور آل شہ بحر و بر میں ہے
لاشہ کے گرد حشر بپا سارے گھر میں ہے
پوشاک تر شہید کی سب خوں بسی بر میں ہے
برچھی کا پھل گڑا ہوا زخم جگر میں ہے
تیغوں سے ٹکڑے ٹکڑے ہیں بازو چھدے ہوئے
رخ پر جمے لہو کے ہیں گیسو بھرے ہوئے

۳۷

اے فدیۂ پدر ترے لاشے کے مین نثار
اے پارۂ جگر ترے لاشے کے مین نثار
اے میرے سیمبر ترے لاشے کے مین نثار
پیارے مرے پسر ترے لاشے کے مین نثار
جان اپنی کھو کے ظلم کے جنگل سے آئے ہو
زخم جگر دکھانے کو مقتل سے آئے ہو

۳۸

امان تمھاری چاندی صورت کے صدقے جائے
ان گوری گوری ہاتھون پہ تیغون کے زخم کھائے
ارمان میرے چرخ نے سب خاک مین ملائے
بن پیاسے ہی جان سے گئے ہائے ہائے
اشکون کی نہریان مری آنکھون سے بہہ گئین
تھین حسرتین جو بیاہ کی سب دل مین رہ گئین

۳۹

ہے ہے مرے مرادون کے پالے یہ کیا ہوا
اے مشک فام گیسوون والے یہ کیا ہوا
سینہ اور ظلم کے بھالے یہ کیا ہوا
پیاسے پہ دودھیہ موتے ڈالے یہ کیا ہوا
سب خون بہہ گیا مرے یوسف جمال کا
چہرہ سفید ہوگیا ہے میرے لال کا

۴۰

تیغ فراق سے مرا ٹکڑے جگر ہوا
دنیا سے کوچ مثل نسیم سحر ہوا
فردوس کے بسانے کو ویران گھر ہوا
مادر کو ساتھ لیکے نہ واری سفر ہوا
خدمت گذار کوئی خدمت نہ لی گئے
ماں کو پھوپھی کو چھوڑ کے تنہا چلے گئے

۴۱

ماتم میں اپنے لال کے زینب کا یہ حال
دنیا سیاہ آنکھوں میں ہے اور کھلے ہیں بال
لاشے کے گرد پھرتی ہیں باصد غم و ملال
تکتی ہیں گاہ چہرۂ مجروح خوش خصال
گاہے بلائیں لے کے آنسو بہاتی ہیں
گر اُٹھ کے بیٹھتی ہیں کبھی بیٹھ جاتی ہیں

۴۲

نوحہ یہ ہے کہ ہائے مرے نوجوان پسر
اے میرے لالہ رخ مرے غنچہ دہان پسر
اے میرے کم سخن مرے آرام جان پسر
اے میرے خوش مزاج مرے خوش بیان پسر
جیتی رہی ہیں اور یہ آفت گذر گئی
تم مر گئے پھوپھی نہ بلا لے کے مر گئی

۴۳

آئی خزاں چمن میں شہ خوش خصال کے
ہے ہے بدن میں جان نہیں میرے لال کے
کچھ ماہ کم تھے سن میں میرے نونہال کے
پورے بھی تو ہوئے نہ تھے اٹھارہ سال کے
آغاز میں شباب کے عازم سفر ہوئے
بھیگی نہیں مسیں کہ یہ لب خون میں تر ہوئے

۴۴

ہے ہے شبیہ احمد مختار مر گیا
ہے ہے مرا پسر مرا دلدار مر گیا
بھائی کا میرے ہائے مددگار مر گیا
لشکر تمام ہو گیا سالار مر گیا
ہے ہے شکار موت کا یہ شیر ہو گیا
گھر کا چراغ بجھ گیا اندھیر ہو گیا

۴۵

بھائی سے پھر یہ کہنے لگی وہ اسیر غم
کچھ کی تھی اس پسر نے وصیت بھی وقت دم
فرمایا ہاں یہ مجھ سے کہا تھا بچشم نم
باہر نہ نکلیں گھر سے پھوپھی با شہ امم
بیٹھیں نہ میرے غم میں آہ و بکا کریں
جینے کی اپنے بھائی کی حق سے دعا کریں

۴۶

رونے لگے یہ سنکے شہنشاہ کربلا
اکبر کا ماتم اور زیادہ ہوا بپا
دیکھی جو غیر حالت ناموس مصطفیٰ
میت پسر کی لیکے گئے باہر شہ ہدا
ٹکڑے جگر تھا غم میں جو اور سرور زمن کے
گھر سے حرم نکل پڑے پیچھے حسین کے

۴۷

لاشہ لٹا کے خیمہ میں آئے جو شاہ دین
زینب سے رو کے کہنے لگے با دل حزین
بھائی رہا جہان میں نے اکبر حسین ع
ٹوٹی کمر حسین کی اب آس کچھ نہیں
جینے کا اب مزہ نہ رہا مرنے جاتے ہیں
وعدہ خدا سے اپنا وفا کرنے جاتے ہیں

۴۸

فرما کے یہ جو آپ نے دیکھا ادھر ادھر
لشکر ہے نے علم نہ علمدار خوش سیر
بیٹے بھتیجے بھانجے سب کر گئے سفر
سوتے ہیں قتل گاہ میں سب خون میں لپٹے تر
اڑتی ہے خاک گھر میں کوئی مہ لقا نہیں
جز بیکسی کے پاس کوئی باوفا نہیں

۲۴۹

پھر رو کے یہ بہن سے کہا آؤ اے بہن
مظلوم کے گلے سے لپٹ جاؤ اے بہن
رو رو کے اپنے بھائی کو تڑپاؤ اے بہن
ہے موت عنقریب کفن لاؤ اے بہن
مسند رسول حق کی الٹ لے تو روئیو
پیاسا یہ حلق تیغ سے کٹ لے تو روئیو

۲۵۰

سونپا تمھیں خدا و پیمبر کو اے بہن
لٹنے دو حق کی راہ میں سب گھر کو اے بہن
للہ تھام لو دل مضطر کو اے بہن
رخصت کرو غریب برادر کو اے بہن
اب نانا جان یہاں مرے لینے کو آئیں گے
اکبر جہاں گئے ہیں وہیں ہم بھی جائیں گے

۲۵۱

منظور حق جو ہے اوسے کرتا ہوں میں ادا
ہونے دو ہم کو نانا کی امت پہ تم فدا
بچنے کا اب میں بس نہیں جو مرضی خدا
تقدیر میں یہی تھا کہ ہم تم سے ہوں جدا
کیا فائدہ ہزار جو آہ و بکا کریں
اس کے سوا ہو غم تو بجز صبر کیا کریں

۲۵۲

اک دن وہ تھا کہ نانا کی آغوش میں پلے
بابا بہت خوش ہوئے جب پاؤں سے چلے
کس پیار سے لگاتی تھیں اماں ہمیں گلے
ہے آج دن وہ جاتے ہیں تلواروں کے تلے
دشت بلا میں آ کے ہوا یوں بری چلی
چوما جسے رسول نے اوس پر چھری چلی

۵۳

نانا کو اپنے آج کدھر ڈھونڈھنے کو جائیں
بابا کہاں ہیں جنکو مدد کے لیے بلائیں
بھائی حسنؑ نہیں ہیں جو بھائی کو چھڑا جائیں
اماں نہیں جو اپنی ردا میں ہمیں چھپائیں
باقی ہوں میں سو خنجر و شمشیر کے لیے
کیا بیکسی کی موت ہے شبیر کے لیے

۵۴

شہ نے بحال یاس بہن سے جو یہ کہا
اوٹھا حرم میں غلغلۂ نالہ و بکا
پاس آکے پیٹنے لگی ناموس مصطفیٰ
بچوں نے بڑھ کے تھام لیا دامن قبا
بالی سکینہ شہ کے قدم سے لپٹ گئی
زینبؑ گلے سے بھائی کے آ کر چمٹ گئی

۵۵

غل تھا کہ اپنے لال کو یا فاطمہ بچاؤ
مرتے حسین جاتے ہیں جنت سے جلد آؤ
چلاتی تھی بہن کہ نہ داغ اپنا تم دکھاؤ
صدقے اتارو مجھکو پیارے تو رن میں جاؤ
سب مر چکے اور لٹ گئی تقدیر کیا کروں
بھیا تمہیں بچانے کی تدبیر کیا کروں

۵۶

بعد آپکے لٹے گا یہ گھر وا مصیبتا
رانڈوں کی کون لیگا خبر وا مصیبتا
بے میرے تم کرو گے سفر وا مصیبتا
چھٹ جائیگی یہ خستہ جگر وا مصیبتا
وا غربتا نصیب میں تم سے جدائی تھی
یثرب سے قید ہونے کی خاطر میں آئی تھی

۲۵۷

روئے بہن کے رونے سے شبیرؔ تشنہ کام
آخر بہن کو چھوڑ کے نکلے جب امام
فریاد اہلبیت سے ہلنے لگے خیام
ڈیوڑھی تک آکے اشک فشاں خوش خرام
برپا تھا حشر رخصت شاہ ہدا نہ تھی
رانڈیں تھیں ننگے پاؤں سروں پر ردا نہ تھی

۲۵۸

شق ہوں جگر جو حال ہو اس وقت کا بیان
قبل از وقوع واقعہ ہوتا تھا یہ گمان
نکلے کسی جنازے کے پیچھے بصد فغان
سر کھولے بیٹیاں چلی جاتی ہیں بیبیان
جانکاہ تھا فراق شہ مشرقین کا
تھا شور صحن خانہ میں ہے ہے حسین کا

۲۵۹

گھر سے نکل کے رخش پہ حضرت ہوئے سوار
پہونچا فلک پہ نور رخ شاہ نامدار
دوش نبی پہ رکھ کے ید اللہ کی ذوالفقار
کی منعطف عنان طرف دشت کارزار
جانے کی راہ رشک رہ کہکشان بنی
ذرے بنے ستارے زمین آسمان بنی

۲۶۰

وہ اک طرارے بھر کے ادھر باد پا اوڑا
وہ اک قدم پری کی طرح دھر کر اوڑا
بجلی سے تیز ابر فلک سے سوا اوڑا
جوں طائر نگاہ وہ رشک صبا اوڑا
سرعت کا اوسکی حشر تلک نام رہ گیا
رخش نسیم صبح کئی گام رہ گیا

٦١

جاتا ہے سر اوٹھائے ہوئے دم چھوڑ کے
طاؤس جیسے جائے بلند اپنے پر سے
ہے جس طرف کو فوج یہ رخ ہی ادھر کے
آفت ہے بچ کے جائے کوئی سینہ سپر کے
غازی ہے تیز ہوش ہے جرأت شعار ہے
رن پر چڑھا ہوا ہے عجب راہوار ہے

٦٢

آج اور اوج پاؤں یہی اشتیاق ہے
مشتاق دوڑنے میں ہی اوڑنے میں طاق ہے
سمل اوسکو طے گنبد نیلی رواق ہے
اصطبل کا نبی کے یہ رشک براق ہے
گردوں پہ لے گیا ہے رسالت مآب کو
تھاما ہے جبرئیل نے جسکی رکاب کو

٦٣

پیدا ہے رخ سے آپکے اقبال مصطفیٰ
رعب و جلال و شوکت و اجلال مصطفیٰ
آئینہ جمال ہے تمثال مصطفیٰ
غل چار سو ہے صل علیٰ آل مصطفیٰ
یوں ضو فلک پہ جاتی ہے روئے جناب کی
جیسے زمین پہ آئے ضیا آفتاب کی

٦٤

ہے فرق آسمان وزمین کا عیان اگر
پستی پہ اوسکی ضو سے ضیا اسکی عرش پر
نور خدا ہیں برج امامت کے ہیں گہر
کرسی و عرش جن کی تجلی سے جلوہ گر
ساتوں فلک سے اوج دوبالا انھیں کا ہے
آٹھوں بہشت میں بھی اوجالا انھیں کا ہے

۶۵

پہونچے مصاف گاہ مین یون شاہ خوش خصال
جس طرح جنگ بدر مین ضرغام ذوالجلال
دیکھا جو سوئے فوج عدو شیر کی مثال
پیچھے ہٹے یلان قوی صورت شغال
ڈر کر یاد گان بد اطوار گر پڑے
بھڑکے فرس کچھ ایسے کہ اسوار گر پڑے

۶۶

قبضہ پکڑ کے تیغ کا حضرت نے دی صدا
آیا خلف علی کا خبردار ہو ذرا
دعویٰ جسے وغا کا ہو نکلے پئے وغا
مین وہ جری ہون جس کا پدر شاہ لافتا
جو منچلا ہو جرأت و ہمت دکھائے وہ
جو قابل مقابلہ ہو پہلے آئے وہ

۶۷

ہم کو وغا کے رہتے ہین بچپن سے ولولے
لاکھون سے معرکے مین کبھی ہم ہٹے نہ ٹلے
بڑھتے گئے ہین لینے دم جنگ لوے
جس جا بڑے سے نیمچہ ہم اون چلے
ہٹنے لگے ابھی سے تمھین دہشت ایسی ہے
بے جنگ گر ہٹے تو یہ افتاد کیسی ہے

۶۸

ہم وہ ہین جس نے جوہر مردانگی دکھائے
ہم وہ قوی ہین مرحب سرکش کا سر جدا کرے
تم کیا بڑون بڑون نے لڑائی سے منھ پھرے
ہم وہ نہین جو حرب مین جا جا کے بھاگ آئے
کرار ہم ہین لاکھون سے ڈرتے نہین کبھی
فرار معرکے مین ٹھہرتے نہین کبھی

وزیر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بیگم

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ملکہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بیگم

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مطلع

چشت نامہ گر جگا اب جی بت جس
رطنا نیں نہ سے بین سو کہیں اب تو سر ا نقش
سوری لگا اندو سو کہ ارت ہیں یو بہوان نقار
کہا اس جہاں بیں یو سو بجہ کہ جانب
باجز تہ ہمیں ہیں اچپل اب سے اہو ایلال
کہ سلا دوں تو ات ا سنوں وا بجا لال

مطلع

الاینی سر کریتی کا منزہ آو دکہہ
یاد ابن کلا مد و چرا و جہاں آو دکہہ
نا قرن بین ازو اد دست تھا آو دکہہ
ات ان صر ابتی وا لقار ذرا آو دکہہ
تی دوان نو سر اتی تو بہا سا نقش ا ینیں
سب لب سنا ہم او دتا سا بجہا نقش نینیں

مطلع

ضرنا نام ابسا کی جرسا کی صوت دیتا کہا و
نو جین ا وا لبت بیان نقش دیتا کہا و
بالو دی بہائی کی جاو وہ جبرات دکہا و
یکین بین زدوا اب سب بین تن نیا کہا و
الا کہون سے سا بیز ینیں ترنا
ہمپا ہیا کا صر سعا وتا ازد نا ین

مطلع

یبن سے طبل جنگ بجا و بچن بین ادو
تہمی صوت اند وبیا کر سے ہو رت ووا
ادا آیک بس دو دن سے کیا تنا آ کند
کنا تیر بہو نال صدا او کہ ا کنار
ا تا ارجن کرہی ہمیشہ عیان نقش صدا
نو ایک بہا کہ بیان سا دو بے

۵۸

آتش فشانیوں نے دم ذوالفقار کی
بھڑکا دی آگ واں غضب کردگار کی
آفت تھی آنچ تیغ شہ نامدار کی
دوزخ کا ہمسر شکل تھی ہر تابکار کی
پایا مفر نہ ایک رجیم و لئیم نے
واں پھر جلے ہوؤں کو جلایا جحیم نے

۵۹

رن میں ہوئی جو آتش پیکار شعلہ بار
اوڑھکر دخان مشعل سوزاں بنا غبار
ہر سنگ پارہ ہو گیا انگارہ ایک بار
ڈھل گیا نقرہ کا پٹا فوج نابکار
مرکب بھی ناریوں کے تن کی جلن گئی
گلگوں زمیں کی خاک ہوا آگ بن گئی

۶۰

تیغیں کھنچیں سپاہ مخالف میں ایکبار
پیدل پسارے تو میں سر پہ بڑھے سوار
لی میاں سے حسین نے حیدر کی ذوالفقار
آگے بڑھا سمند چلی تیغ شعلہ بار
سب ال میں ولولے صف اول کے رہ گئے
بجلی گری صفوں پہ جب جل کے رہ گئے

۶۱

وہ فوج کا ہجوم کہ اللہ کی پناہ
وہ قتل شہ کی دھوم کہ اللہ کی پناہ
وہ ظلم و ظلوم کہ اللہ کی پناہ
وہ موذیان شوم کہ اللہ کی پناہ
ہر صف بڑھی جنود یزیدی کی اسطرح
موج آگے پیچھے آئے سمندر کی جسطرح

۵۸۱

جس غول پر وہ تیغ شرر بار چل گئی
ثابت ہوا کہ برق تڑپ کر نکل گئی
سر پر کسی کے جب دم جنگ و جدل گئی
تن میں در آکے موت کی ہستی بدل گئی
سمجھا نہ قہر سرور گردوں سریر کو
بدلا ملا یہ ظلم کا آخر شریر کو

۵۸۲

جب تیغ اوٹھا کے آپ نے چھیڑا سمند کو
پستی دکھائی فوج کے ہر سربلند کو
کاٹا ہر ایک خود سر و خود پسند کو
حلقے زرہ کے چھوٹے نہ دام کمند کو
بیدرد ریسمان ہلاکت میں پھنس گئے
پھیلا کے جال مکر کا آفت میں پھنس گئے

۵۸۳

نکلے تھے بھاگنے کے لیے بد شعار سمت
پاتے نہ تھے امان کی مگر نابکار سمت
بچنے کی اپنے ڈھونڈھتے تھے بار بار سمت
چھایا تھا مثل ابر سیہ خوف چار سمت
تر ہیں لہو میں امن کی خاطر ترستے ہیں
جائیں کدھر بڑھا کے قدم سر برستے ہیں

۵۸۴

جنگی پرے سپاہ کے ڈر ڈر کے ہٹ گئے
رہوار اپنی پشت ادھر کر کے ہٹ گئے
ناری جوان فوج ستمگر کے ہٹ گئے
چہرے پہ روسیہ سپر دھر کے ہٹ گئے
اندھیر ہے نظر میں یہ حال تباہ ہے
بے دین سیاہ کاروں کو روز سیاہ ہے

۵۸۲

لشکر اُلٹ پلٹ ہے تلاطم ہے اک عیاں
فرطِ ہراس سے ہیں پیادے رواں دواں
گھوڑے بھڑک بھڑک کے تڑانے لگے عنان
جمتی نہ تھیں اُکھڑ کے سواروں کی ایڑیاں
جس طرف گئے تو ادھر مرگھٹ میں دھنس گئے
کٹتے مع سوار زمیں پر وہ دھس گئے

۵۸۴

جس صف پہ غیظ میں صفتِ شیر نر گئے
میدانِ جدال و جنگ کو لاشوں سے بھر گئے
بے سر کیا اسے اُسے بے دست کر گئے
گھبرا اجل کے دور سے جن غول پر گئے
داخل حصارِ قبر میں جلاد ہو گئے
جتنے ہوا پرست تھے برباد ہو گئے

۵۸۶

رہ رہ کے بُجھے جاتے تھے رن میں چراغِ زیست
کھلتے تھے پھول زخموں کے لُٹتا تھا باغِ زیست
تھا موت کو ہر ایک کے پے میں سراغِ زیست
لبریز ہو گیا تھا ہر اک کا ایاغِ زیست
کہتی تھی تیغ خونیں نہ کیوں دم بدم بھرو
بہتر ہے اور الفتِ دنیا کا دم بھرو

۵۸۹

برباد سب جہان کے کاشانے ہو گئے
سر تن سے گردنوں سے الگ شانے ہو گئے
کٹ کر جدا کلائی سے دستانے ہو گئے
گلیوں میں فوجِ کفر کے ویرانے ہو گئے
میدان تھا صاف دور ہٹے خود پسند تھے
رستے وہ کھل گئے جو کئی دن سے بند تھے

۵۸۹

بے زین سمند دوڑتے پھرتے تھے جابجا
لاشے کچلتے جاتے ہین اک حشر ہے بپا
گھوڑون کی ٹھوکرون مین ہین سرہاے اشقیا
ہے گرد برد سب حشم لشکر جفا
چھایا ہے اک غبار زبردست زیر ہین
مُردے پڑے ہین زمین پہ وہ مٹی کے ڈھیر ہین

۵۹۰

لہرا کے چرخ طرف گئی وہ تیغ جانستان
کاٹا سرون کو صورت افعی بے زبان
قہر و غضب کا منھ تو زبان تھی بلاے جان
چھینٹین تھین آب زہر کی جوہر تھے عیان
غل تھا اب اس سے ہمکو مجال مفر نہین
مار دہن کشادہ ہے تیغ دوسر نہین

۵۹۱

دو کر کے گاہ ساعد و بازو نکل گئی
گہ پہلوان کے کاٹ کے پہلو نکل گئی
جب چاک کر کے سینہ بہر سو نکل گئی
مجروح ہو کے روح جفا جو نکل گئی
دشمن تھی کافرون کی بھی اہل حسد کی بھی
در پے تھی جان کی بھی عدو کے جسد کی بھی

۵۹۲

اوتری تھی چرخ سے شہ مردان کیواسطے
قبضہ تھا قہر قتل کے میدان کیواسطے
آفت تھی بارہ منکر ایمان کیواسطے
نشتر تھی اوسکی نوک رگ جان کیواسطے
خون ریز اہل بدعت و کفر و عناد تھی
سب حکمت اوسکو خون بہانے کی یاد تھی

۹۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۷

قتال وہ کہ قتل سے جسکا نہ جی بھرے
جلاد وہ کہ موت جہان آکے سر دھرے
فتنوں نے فساد سے نہ حشر سے ڈرے
یہ تیغ وہ ہے خود جو قیامت بپا کرے
دستِ علی سے جب یہ چلی کب رکی ہے یہ
سو بار آپ حشر بپا کر چکی ہے یہ

۹۸

مارا ہوا نے اوس کی جدھر سن سے آگئی
ڈہالون پہ پھول برچھیون کے پھل گرا گئی
ہر گرز گاو سر کو نوالہ بنا گئی
گردہ سپر کا خود کے ہمراہ کھا گئی
خالی شکم تھی قتل کی اعدا کے بھوکی تھی
منہ خشک اس لئے تھا کہ پیاسی لہو کی تھی

۹۹

جلوہ دکھا کے مثل پری جان لے گئی
دل لے گئی ہزاروں کے ایمان لے گئی
نصرت کو اپنے ساتھ وہ ہر آن لے گئی
دیکر شکست فوج کی سب شان لے گئی
پستی پہ اوج کفر کا یکبار آگیا
اقبال پر سپاہ کے ادبار آگیا

۱۰۰

تھا مد بسملہ قد تیغ شہ زمان
یا سطر تھی وہ نصر کے سورہ کی بے گمان
آیت تھی یا کہ فتح کے لشکر کے درمیان
حرف مقطعات تھے جو ہر نہ تھے عیان
بھیجی ہوئی رسول کو خالق کی تیغ تھی
اعلیٰ نہ کیوں ہو مصحف ناطق کی تیغ تھی

۱۰۱

کرتی تھی حق سے رنگ کو باطل کے وہ جدا
رکھتے تھے اوسکو دوست بہت سرور ہدیٰ
کی ہر جہاد میں مدد ضیغم خدا
تھا پشت پر بخط جلی یا علی لکھا
اوتری تھی چرخ سے پئے مشکل کشا وہ تیغ
خونخوار تھی باکمال تھی اور باوفا وہ تیغ

۱۰۲

لڑتے ہیں اب حسینؑ اوسی ذوالفقار سے
کٹتی ہے دو ہزار سے نے دو ہزار سے
ڈر ڈر کے بھاگتے ہیں لعین کارزار سے
الامان کا شور ہے اس گیر ودار سے
یعنی بلا سے جان بچی لشکر یہ تیغ ہے
سر پیٹتے ہیں اس سے کہ ان کے سر پہ تیغ ہے

۱۰۳

نعروں سے ہل رہی تھی زمین کی ہر طرف
تھا ہمہمہ کہ ہمہمۂ ضیغم نجف
خاموش تھے لڑائی کے باجے میان صف
تھا رعب شاہ سے سرد آواز جنگ و دف
شہنا نواز کون سا گنگ و رخم نہ تھا
دہلے ہوئے دہل تھے دماموں میں دم نہ تھا

۱۰۴

پھرتا تھا مطمئن فرس تیز گام شاہ
حربوں کا اوسکو خوف نہ کچھ دہشت سپاہ
ہے خون سے لالہ رنگ جب خاک قتل گاہ
گہ اس طرف نظر ہے کبھی اوس طرف نگاہ
شہ نے کیا ہے پست جو اعدا کی اوج کو
آقا کو دیکھتا ہے کبھی گاہ فوج کو

۱۰۵

چل پھرکے اوسکی ہوش سوارون کے بھی ہین گم
اوڑتا ہے جب تو اون کے سر آتے ہین زیر سم
گردن ہر اوٹھی یال ہے برہم چنور ہے دم
کہتا یہ ہے کہ روک سکوگے نہ مجکو تم
وحشی ہے ہر قدم کو ذرا بڑھ کے ٹوک لو
بجلی اگر رکی ہو تو مجکو بھی روک لو

۱۰۶

کیا اسپ تیزگام ہے کیا خوش خرام ہے
پامال اس کے پھرنے سے لشکر تمام ہے
مانند تیغ دشمن افواج شام ہے
ہر نعل پا اوٹھی ہوئی گویا حسام ہے
زخمی جو گرتے ہین پیہم بد معاش کے
ٹکڑے سمون سے کرتا ہے اک اک لاش کے

۱۰۷

دشوار ہے ثنائے سمند شہ امم
کہیے ہوا تو اوسکو یہ سرعت کہان بہم
بجلی کہین تو اوس سے وہ جولان گری مین کم
تھم جاتی ہے وہ اس کے ٹھہرتے نہین قدم
کہیے اسے اگر کہ روانی مین نہر ہے
گرتا ہے وہ زمین پہ یہ گردون سپہر ہے

۱۰۸

ابر رواں کہین تیر یہ اوس مین کمان شتاب
دوش ہوا پہ چلتا ہے وہ جیسے سرآب
گر طیر تیز پر کا اسے دیجیے خطاب
رکتا ہے تھک کے وہ نہین رکتا یہ خوش رکاب
آہو سے بھی زیادہ وہ دم جست و خیز ہے
سو حصہ یہ عقاب سے اوڑنے مین تیز ہے

١٠٩

آگے سبک روی کے نسیم سحر ہے کیا
سرعت مین اس کے سامنے شمس و قمر ہے کیا
دے اس کا ساتھ مرغ تصور جگر ہے کیا
پائے نہ اسکو دوڑ کے پیک نظر ہے کیا
راکب کے لب پہ تھی کہ جلدی روانہ ہے
اس کے لئے دہن کی ہوا تازیانہ ہے

١١٠

سیارہ مثل کوکب گردون جہان مسیر
وہ نرم چال جس سے خجل نرمیٔ حریر
کاٹے مین بیمثال تگ و دو مین بینظیر
حیرت مین جسکی گنگ ہے آسمان پیر
جس سمت شہسوار نے دیکھا روانہ ہے
اسکو اشارہ آنکھ کا بس تازیانہ ہے

١١١

لاغر میان غزال سرین تند و سربلند
خوشرو دراز گیسو و خوش چشم ارجمند
وہ پیش پس وہ حسن سراپا وہ جوڑ بند
جھیلے ہوئے لڑائیان غازی و وغا پسند
گرمائے جس طرف اوسے پھیرا روانہ ہے
تیزی نظر کی اوس کیلئے تازیانہ ہے

١١٢

خوش قد سریع سیر دلاور وفا شیم
سمے طول و عرض ارض سب اوس کے یک قدم
جانے کو راہ چرخ برین بھی بہت ہے کم
وقت جہاد تابع اسوار ذی حشم
سنتے ہی لفظ ہان وہ برابر روانہ ہے
راکب کا حکم اوس کیلئے تازیانہ ہے

۱۱۳

رفتار میں ہے کبک جھپٹنے میں شاہباز
دیکھے پری تو اوس کا اوڑ جائے ادا و ناز
پھرتا وہ جھوم جھوم کے ہر سو وہ ترک ناز
جاتا زو تیز فہم و قدم باز و فراز
دیکھا جدہر سوار نے بڑھ کر روانہ ہی
بجلی کی گردش اوسکے لیے تازیانہ ہی

۱۱۴

اسکے طرارے سیکھے آکر اگر غزال
چھل بل میں لاجواب ہو اوڑنے میں بیمثال
مالک کا اپنے دوست عدو گیر خوشخصال
ہر اک قدم ارادۂ آقا کا ہے خیال
دوڑ میں وحید تیزتگی میں یگانہ ہے
ہر نگاہ راکب اوسے تازیانہ ہے

۱۱۵

دونوں کنوتیاں ہیں کہ سوسن کی ہیں کلی
ہیکل بھی اوسکے سینہ پہ لگتی ہے کیا بھلی
نازک مزاج ہے فرس دلبر علی
بے چین ہو گیا جو زیادہ ہوا چلی
جنبش ہوا کو ہوتے ہی فوراً روانہ ہی
تحریک صرصر اوس کے لیے تازیانہ ہی

۱۱۶

دوڑے چمن میں جا کے اگر یہ پری جمال
آئی ہوائے صبح یہ سمجھے ہر اک نہال
مطلق گراں نہ ہو قدم رخش بے مثال
پتی نہ کوئی ہو گل تازہ کی پائمال
گلگون پہ وہ ہے جس کا معرف زمانہ ہی
اوسکو تو نرمئ رگ گل تازیانہ ہی

۱۱۷

نازک مزاج وہ کہ نزاکت ہو خود نثار
چٹکے اگر کلی تو چمک کر ہو بیقرار
رنگین خرام رشکِ صبا غیرتِ بہار
وہ چاہئی کہ نام ہو تجھی کا ناگوار
گلزار مین جو ہو کے یہ گلگون روانہ ہے
اون کو خیال سایۂ گل تازیانہ ہے

۱۱۸

اللہ رے حرب راکبِ دوشِ رسولِ رب
گھوڑے بھگا رہے ہین سواران بے ادب
کٹتے ہین تیغ روک کے پر شاہ تشنہ لب
دیکھی جدالِ دلبرِ شاہنشہِ عرب
تھمائے اب تو بھاگ چلے چھکے پڑ چکا
کیون بدحواس ہوتے ہو شیر اکڑ چکا

۱۱۹

قوت تمھاری دیکھ لی ہمت بھی دیکھ لی
آگے قدم نہ بڑھ سکے جرأت بھی دیکھ لی
بالائے خاک لاشون کی کثرت بھی دیکھ لی
برچھیان بھی دیکھین شجاعت بھی دیکھ لی
پیاسے سے جنگ کی نذر و انعام کیلیے
اب وہ کرو کہ آئے ہو جس کام کے لیے

۱۲۰

موجود سر کٹانے کو یہ تشنہ لب ہے آؤ
تیغین لگاؤ برچھیان مارو تیر لگاؤ
منظور جب قتل ہے ستانا مجھے ستاؤ
بھالے لگا کے خاک پہ رہوار سے گراؤ
ایذا دو روحِ پاکِ رسولِ مجید کو
نیزے پہ رکھ کے بھیجدو یہ سر یزید کو

۱۲۱م

اے شیخ کو یا بال کر دو کھیڑا اوتا دا
ہا میں ارزنی و میں بی گئی اوتا دا
شیخ طلا و قاذر جیدی کر اوتا دا
کن نہ یا میں تیں و مفظ کر اوتا دا
منّی گھی دو دہ تہ میر سے زیتن نیتن
یار ون جو دی یار ون سا و ول لاتی

۱۲۲م

راہ فضا این سیل بد جو بد چہ بو جفا
راہی رضا سے وقی بد پہ بیٹا دو بکرا
اب تا رسول رقی کی بچیا دون تیغین
صبری بچھی بد جو دو کرتی سے رن کی بو جفا
دنیا بہ اے جبین سے طابے کا و تی
اے بیس سے نا نا جان سے کے آئے کا و تی

۱۲۳م

زا جے تو بند بو سے شاہ ہ تنہ کا
سکھی عطاؤن ہیں اسد اسکی جا
یہ توں نہ بود سے بہ بچھے کی انتقا
بیس ال رہی سیاہ و جفا گھرے الی اما
بیا رے صدر سبط رسالت نیاہ ہ
نیتن نیتن نیتین جلے الین بیکناہ ہ

۱۲۴م

دیکھ سانجھ اور نال اون سے دار آہ
ونظرا یہ [illegible] سے نا بچہ آہ
اکھیں عدو اور ایا عزیر البیارہ آہ
بکلیں اور اکوئی بیٹھیں ایکی آہ
بچھی کھیا بد دار اسے تقل بیں پختہ این
نیا لالا میکرون و سکان و تیل تہ سے این

١٢٥

ناوک پہ ناوک آرہے ہیں سن سے ہے غضب
فوارے خوں کے چھوٹتے ہیں تن سے ہے غضب
بھالوں کی نوکیں ملتی ہیں گردن سے ہے غضب
گرتے ہیں کوئی آن میں توسن سے ہے غضب
دم پر بنی ہے ضعف سے غش پر غش آتے ہیں
گرتی ہے برچھی کو کہیں جب کانپ جاتے ہیں

١٢٦

چھاتی پہ اپنی جسکو سلاتے تھے مصطفےٰ
سینہ اوسی کا ظلم کے تیروں سے ہے چھنا
زہرا کی گودیوں میں پلا تھا جو لاڈلا
چلتے ہیں اوس کے پہلوؤں پر نیزہ جفا
کرتا نہیں ترس کوئی زخمی کے حال پر
کیا بیکسی کا وقت ہے زہرا کے لال پر

١٢٧

بے چین ذوالجناح پہ تھے سرور ہدا
جو ایک تیر کین دل پر درد پر لگا
دم رک گیا تڑپ گئے مظلوم کربلا
کھینچا تو وہ نکل نہ سکا وا مصیبتا
ایذا غضب کی پائی شہ مشرقین نے
وہ پشت کی طرف سے نکالا حسین نے

١٢٨

اوبلا لہو تو وہ رخ پر نور پر ملا
فرمایا جاؤں گا میں یونہیں پیش مصطفےٰ
شکوہ کروں گا نانا سے اس ظلم و جور کا
حضرت کا دل رہا ہے مجھے سمجھے نہ اشقیا
یہ دکھ مجھے دکھاتے ہیں فرقے یہ آپکی
مارا ہے بیخطا مجھے امت نے آپ کی

۱۲۹

کہتے تھے یہ کہ حال ہوا آپ کا تغیر
گھوڑے پہ ڈگمگایا علی کا مہ منیر
پشتِ فرس سے گرنے کو ہے خلق کا امیر
روئیں لہو کے آنسوؤں سے اب جوان و پیر
زخمی جو تھا تو گھوڑے بھی پاؤں رک گئے
دہنی طرف پکڑ کے جگر شاہ جھک گئے

۱۳۰

لو وہ سوارِ دوشِ رسولِ مبین گرا
گھوڑے سے شاہزادۂ روح الامین گرا
بالائے خاک زینتِ عرشِ برین گرا
اسلام کا وقار اوٹھا رکنِ دین گرا
ذرّے زمینِ گرم کے تن سے چمٹ گئے
تھے دو ہزار زخم جو کاری وہ پھٹ گئے

۱۳۱

اوس حشر میں جو غور سے زینب نے کی نظر
دیکھا کہ شاہ دیں پہ ہے پسرِ سعدِ خیرہ سر
چلائی دونوں ہاتھ اوٹھا کر وہ نوحہ گر
یہ کس پہ ظلم ہوتا ہے تجھکو نہیں خبر
نازل کہیں نہ قہرِ خدائے مجید ہو
تو دیکھے اور نبی کا نواسہ شہید ہو

۱۳۲

بستر سے دی یہ اتنے میں سجاد نے صدا
دوڑو پھوپھی کہ قہر ہوا وا مصیبتا
سر پیٹنے لگیں تو پکارا وہ مہ لقا
جنت میں پہونچے شاہ جو ہونا تھا ہو چکا
سر کٹ چکا امام غریب الدیار کا
گل ہو چکا چراغ نبی کے مزار کا

۹۳۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۳۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۳۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۳۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مختصر فہرست نظامی پریس بک ایجنسی لکھنؤ (آہنی پھاٹک)

قرآن مجید
مترجمہ مولانا فرمان علی مرحوم
ہندوستان میں آجتک اتنا عمدہ نفیس خوشنما قرآن مجید چھپا ہی نہ تھا اسی واسطے طبع ہونے سے قبل اوسکی کل جلدیں ختم ہوگئیں چند جلدیں باقی ہیں
ہدیہ مجلد ۳۵ سٹ

المحاسن
مترجمہ مولوی اولاد حیدر فوق بلگرامی
دو روپیہ ۲

خدا سمجھے
مولفہ مولانا سید ظفر مہدی صاحب قبلہ مدیر سہیل یمن
۲

ابوطالب ع
مترجمہ مولانا سید ظفر مہدی صاحب قبلہ مدیر سہیل یمن
۸

قرآن مجید
مترجمہ مولانا فرمان علی علی مقامہ اعلی اللہ
ہمنے رنگین قرآن مجید کے ساتھ اسی پتھر سے سادہ قرآن مجید مترجمہ مولانا فرمان علی مع انڈکس و مقدمہ و تفسیری نوٹ بھی چھاپا ہے کتابت سائز صحت سب وہی ہے
ہدیہ مجلد ۶ء و ۸ء

ذکر الطیار
مولوی اولاد حیدر صاحب فوق بلگرامی
آٹھ آنہ

سبع مثانی
جناب مرزا دبیر صاحب مرحوم کے ۱۴ بہترین صحیح مرثیوں کا مجموعہ
ع

دفتر ماتم
جناب مرزا دبیر کے ۲۵ مرثیوں کا مجموعہ
ع

حیات دبیر
از جناب ثابت لکھنوی
حصہ اول حصہ دوم
ع ۲ء

بوستان رشید
جناب رشید مرحوم کے ۱۲ رباعیات ۵ سلام چھ مرثیوں کا مجموعہ
ع

تکمیل
مولفہ جناب حکیم سید مرتضی حسین صاحب دام ظلہ
جواب علامہ شبلی نعمانی
بہترین کتاب ہے
قیمت للعہ

قاتلان حسین کا حبس دوام
مولانا سید ظفر مہدی مدیر سہیل یمن

جواہر البیان
مصنفہ جناب سلیم صاحب
چہاردہ معصومین کی ولادت و وفات کی دو دو مجلسیں
قیمت ع

فریاد
بیاض نوحہ جات جناب مولانا سید سبط حسن صاحب
۵

ہفت سورہ
مترجمہ مولانا فرمان علی مرحوم
۲ رنگ کے نہایت عمدہ

منیجر نظامی پریس بک ایجنسی لکھنؤ (آہنی پھاٹک)

حال جرأت و شہادت جناب ابوالفضل العباس علیہ الصلوٰۃ والسلام

[illegible]

نمبر ۱۲۹

مصنفہ جناب نفیس صاحب اعلی اللہ مقامہ

مطبوعہ نظامی پریس لکھنؤ

مرثیہ

فروغ ماہ کو جب رات کے سفر سے ہوا
فروغ انجم تابان نہان نظر سے ہوا
تمام دہر منور رخ سحر سے ہوا
ظہور نور مبین شہر و دشت و در سے ہوا
وفور حسن سے چار و طرف ضیا پھیلی
جہان میں روشنی قدرت خدا پھیلی

۲

وہ دور دور ریاض فلک وہ نور سحر
وہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور وہ مہر سحر
وہ گلشنوں میں نوا سنجئ طیور سحر
نقاب چہرہ سے الٹے ہوئے وہ حور سحر
وہ نور حسن جو اپنا سماں دکھانے لگا
فلک پہ چاند خجالت سے منہ چھپانے لگا

۳

ہر اک مشام کو خوشبوئے گل بساتی تھی
صبا جب آتی تھی پھولوں میں بس کے جاتی تھی
صفائے صحن چمن خوبیاں دکھاتی تھی
دلوں کو دید میں تازہ بہار لاتی تھی
نمود قطرۂ شبنم نہ تھی وہ گلشن میں
بھرے تھے در صبا گلوں کے دامن میں

۴

مہک رہے تھے ادھر تازہ پھول وقت پگاہ
چہک رہے تھے ادھر طائران حق آگاہ
گلوں کے رخ سے نہ ہٹتی تھی بلبلوں کی نگاہ
شگوفے باغ کے سب کج کئے تھے اپنی کلاہ
عیاں خوشی تھی ہر اک روئے گل کی رنگت سے
نہال پھولوں سماتے نہ تھے مسرت سے

۲

۵۵

طرب سے بادِ سحر کی تھی چال مستانہ
گلوں سے ہجر کا کہتی تھی بلبل افسانہ
چراغ لالۂ تر کے صبا تھی پروانہ
بنا ہوا تھا چمن حسن سے پری خانہ
زمین دکھاتی تھی عالم سپہر اخضر کا
شجر کا سایہ نہ تھا فرش تھا مشجر کا

۵۶

ہر ایک پھول کا بستان میں ڈیڑھا دو رنگ
چمن تھا یا کہ خدیوِ بہار کا اورنگ
وہ صاف نہر کا پانی کہ جس سے آئینہ تنگ
وہ سرو چمن کہ سب قامت نگاہ کا رنگ
وہ گرد نخل گل سرخ و زرد بکھرے ہوئے
ادا دکھاتے تھے خوبانِ باغ نکھرے ہوئے

۵۷

وہ نکہتِ گل سنبل جو دور تک جائے
بہار وہ کہ دلوں کو جو دو جوبن لائے
گھنے درختوں کے سب دیکھے گھنے سائے
وہ خوش تھے پچھلے سے جو جو تھے پھر کے آئے
نشاط کر کے بچھے زیر درخت اترے ہوئے
زنانے ہوتے تھے پریوں کے تخت اترے ہوئے

۵۸

خوشی تھی قلب بعیدوں کے اور قریبوں کے
خیال ہجر تھا نہ خوف کچھ رقیبوں کے
سرورِ وصل سے دل خوش تھے خوش نصیبوں کے
کنار و بوس گلوں نے وہ عندلیبوں کے
ملال ہجر بھی تھا دور نامرادی بھی
نیاز و ناز بھی تھے چھیڑ بھی شادی بھی

۹م

ہر اک نہال پہ مرغانِ باغ کا وہ غل
صدا سے جن کی الم دل کا رفع ہو بالکل
ادھر تھے جلوہ نما چہرہ ہائے لالہ و گل
اُدھر سنوارے ہوئے زلفِ پرشکن سنبل
وہ لطف تھا جو کہیں اور غیر ممکن تھا
سحر کے وقت کہیں رات تھی کہیں دن تھا

۱۰م

چمن میں دیکھے تھے اوڑھ کے باغبانی
زمیں پہ چاہ سے تھا ہر طرف رواں پانی
ہر ایک نخل کے تھالے میں تھا عیاں پانی
ہوا تھا آبروئے باغ و بوستاں پانی
فسردگی گئی جان آگئی بحال ہوئے
شجر خرم و سیراب سب نہال ہوئے

۱۱م

چمن میں پھرتا تھا خنداں و شاداں گلچیں
گلوں کے ڈھیر میں جا کہاں کہاں گلچیں
کبھی نہاں تھا نہاں وہیں گہ عیاں گلچیں
ہر ایک پھول کو سمجھے ہوئے تھا جاں گلچیں
نہ شاخ تر کوئی چھوٹی نہ ایک بڑی ٹوٹے
یہ دھیان تھا نہ کسی گل کی پنکھڑی ٹوٹے

۱۲م

گلوں کے واسطے گلچیں کو تو یہ ہوئے الم
وہ کون تھے کہ جنھوں نے کیا یہ ظلم و ستم
وہ گلشن آہ جو تھا گلشنِ رسولِ امم
کیا وہ ظلم کی تیغوں سے باغیوں نے قلم
ریاض جس پہ محمد نے ماہ و سال کئے
وہ پھول تازہ و شاداب پائمال کئے

۱۳

چمن میں فاطمہ کے اس طرف خزاں آئی
جہاں بہار تھی فردوس کی وہاں آئی
وہ باغ اوجاڑنے کو فصل بے اماں آئی
وہ صبح آئی تو گویا بلا سے جان آئی
کسی نہال پہ گل دفعتاً چھٹا نہ کوئی
سلف سے آج تک باغ یوں لٹا نہ کوئی

۱۴

تعدّی پہ بنی خاروں نے اپنے منھ موڑے
شگوفے کھلنے بھی پائے نہ تو وہ سب توڑے
جو غنچے کچے تو یہ ظلم کچھ نہیں تھوڑے
نہ برگ چھوٹے نہ گل چھوٹے نہ ثمر چھوڑے
نہال چھٹنے پہ جو جو شجر تھے سب کاٹے
وہ پودے چھوٹے سے بوٹے بھی ہے غضب کاٹے

۱۵

کجا وہ دشت بلا شاہ مشرقین کجا
کجا وہ جانِ شہِ مرداں کا نورِ عین کجا
سوائے صدمۂ رنج و ملال چین کجا
ہزار حیف کجا کربلا حسین ؑ کجا
نبی کی قبر نواسے سے آہ چھٹ جائے
بسے تو وادیٔ ویراں میں بنت لٹ جائے

۱۶

یہ انقلاب جہاں وا دریغ وا دردا
وہ ظلم فوج گراں وا دریغ وا دردا
حسین و تیغ و سناں وا دریغ وا دردا
وہ قحط آب رواں وا دریغ وا دردا
عطش کا شور کئی روز سے برابر ہے
نہ گھر میں بوند ہے پانی کی اور نہ باہر ہے

۵۷

سپاہ شاہ ہے بے آب و دانہ دو دن سے
ہر اک کو تیر الم کا نشانہ دو دن سے
ہے اور رنگ زمین و زمانہ دو دن سے
غم آچکا ہے خوشی ہے روانہ دو دن سے
سحاب جور و جفا متصل برستے ہین
قریب نہر کے پانی کو سب ترستے ہین

۵۸

ہر ایک باغ کو تو باغبان کرین سیراب
چمن کو قطرے نہ دین آب خانہ خراب
کلیجے لالہ رخون کے ہین سوز غم سے کباب
وہ لب ہین خشک کہ تر جن سے تھی گل گلاب
پیئے یزید کی افوج دم بدم پانی
رسول حق کے نہ بچون کو ہو بہم پانی

۵۹

حرم مین غل ہے کہ عباس نامور کو بلاؤ
سکینہ غرق ہے اک جام آب بھر کے لاؤ
خیام تک نہ رفقاے امام پاک کے جاؤ
بچا ہوا کہین قطرہ بھی ہو تو یان سے آؤ
ہوا نہ حلق سے یہ نالہ قائم ہوتا ہے
غضب ہوا علی اصغر تمام ہوتا ہے

۶۰

ادہر ہے نہر کو روکے ہوئے سپاہ گران
تمام گھاٹ ہین کثرت سے شانہ بہ شان
کھڑے ہین نہر پہ آہن مین غرق لاکھ جوان
ہجوم فوج سے حیران خود ہے آب روان
قلق جو ساقی کوثر کے نور عین کا ہے
تمام نہر مین اک شور وا حسین کا ہے

۲۱

کنارے جو ہیں جھاؤ پر سے جھکے ہوئے
بن زیاد کے بھیجے ہوئے بلائے ہوئے
قریب صبح ہیں جو شام سے ہیں آئے ہوئے
مثال ابر سیہ دل پہ دل ہیں چھائے ہوئے
شریر و کینہ ور و تنگدل ہیں جتنے ہیں
زمیں نظر نہیں آتی پیادے اتنے ہیں

۲۲

چمک سنانوں کی جاتی ہے تا بہ چرخ بریں
صدائے کوس و دف و نے سے ہل رہی ہے زمیں
سیاہ و سرخ کھلے ہیں نشان لشکر کیں
سوئے یسار ہے شمر ابن سعد سوئے یمیں
دل رسول کو آزار دینے آئے ہیں
یہ سب شقی سر شبیر لینے آئے ہیں

۲۳

ادھر بھی جمع ہے چھوٹا سا شاہ کا لشکر
جمے ہوئے ہیں صفوں میں قاسم و علی اکبر
ہے ابن قین کو تفویض میمنہ یکسر
سجے ہوئے میسرہ ابن مظاہر صفدر
نشان فوج ہے بازوئے شاہ کھولے ہوئے
جوان لشکر شاہی ہیں تیغیں تولے ہوئے

۲۴

علم کے پاس ہیں سب نور عین شاہ نجف
عیاں رخوں سے ہے شان جلال و عز و شرف
ہر ایک غازی ہے شوق ارم میں سر بکف
صفیں ہیں فوج کی یا سطر ہائے سورۂ صف
حسین جلوہ نما ان میں ہیں اون تاروں میں
کہ سورہ ہے جس طرح یٰس پاروں میں

۵۲۵

جنابِ مصحفِ ناطق کے یہ ورق سب ہیں
جلیل ہیں دل و جانِ حبیبِ حق سب ہیں
اگرچہ حاملِ رنج و غم و قلق سب ہیں
پر افتخارِ رسولانِ ماسبق سب ہیں
زیادہ عرش سے آلِ عبا کا پایا ہے
انھیں کے واسطے قرآنِ پاک آیا ہے

۵۲۶

خدا کے دوست ہیں سبق پرستِ حق بیں ہیں
عدوئے رب ہیں وہ جو انسے برسرِ کیں ہیں
مجاہدین ہیں جری ہیں مروّجِ دیں ہیں
نہ کیوں ہوں شان میں اعلیٰ کہ آلِ یٰسیں ہیں
بزرگ و خورد ہیں گو رتبہ ایک حاصل ہے
کہ ان میں سے کوئی قرآن کوئی حامل ہے

۵۲۷

سخی شجاع اولوالعزم صاحبانِ کرم
خدیوِ مملکتِ جود و فیض و جاہ و حشم
امیرِ جن و ملک افضلِ بنی آدم
چراغِ کعبۂ حق شمعِ محفلِ عالم
بہارِ حسن پہ دنیا کی کشت ہے جن سے
یہ چاند وہ ہیں کہ روشن بہشت ہے جن سے

۵۲۸

علی کی نسل ہیں ذریتِ رسولِ خدا
بتول کے دل و جان عترتِ رسولِ خدا
ہر اک ہے شانِ علی شوکتِ رسولِ خدا
امانتِ شہِ دیں دولتِ رسولِ خدا
جو تھے بزرگ تو انکے وہی الے ہیں
امام زادے ہیں اور رسول زادے ہیں

٥٢٩

وہ شان و شوکتِ سالارِ لشکرِ اللہ
جنابِ اکبرِ غازی علی کے نورِ نگاہ
شبیہ حضرتِ ختمی پناہ عالی جاہ
کہ جن کے خوف سے خائف ہے لشکرِ گمراہ
دکھائین زور تو مثلِ ورق زمین اولٹے
کھڑے ہین مثلِ یداللہ آستین اولٹے

٥٣٠

جنابِ قاسمِ ذیشان اور ہین ایستادہ
حسنؑ کے باغ کا سرسبز سروِ آزادہ
دکھا رہا ہے جلالِ علی وہ شہزادہ
پئے جہاد ہین دادا کی طرح آمادہ
بڑھے رہین گے یہ بچپن مین نوجوانون سے
لڑی ہوئی ہے نظر وان کے پہلوانون سے

٥٣١

جنابِ زینبِ عالی کے دونو لختِ جگر
کھڑے ہین چین بہ جبین مثلِ حیدر و جعفر
ہین بر مین چھوٹی سی زرہین بندھی ہوئی ہے کمر
عنان پہ ہاتھ ہین اور نیمچے ہین کاندھون پر
یہ ولولے ہین کہ پسپا کرین ہزارون کو
ادب سے شاہ کے روکے ہین راہوارون کو

٥٣٢

عجب جلالِ علمدارِ شاہِ حق اساس
خدا کے شیر کے دلدار حضرتِ عباس
کہ جن کے رعب سے چھایا ہے لشکرِ دنی پہ ہراس
سپر کیے ہوئے سینہ ہین شاہزادون کے پاس
دعائین جینے کی اک اک جری کو دیتے ہین
کوئی بڑھا آتا ہے صف سے تو روک لیتے ہین

۳۳

اشارہ ہے کہ جا کے رہو تم اپنا پرا
شروع جنگ ہے ہاں اب نہیں ہے دیر ذرا
ہمارے بعد کرو نصرت شہ دوسرا
دکھاؤ رنگ جدال و صفی غیور ذرا
ہے انتظار کہ خونخوار فوج شر سے بڑھیں
خدنگ آئیں ادھر سے تو ہم ادھر سے بڑھیں

۳۴

یہ عرض کرتے تھے عباس سے وہ ماہ لقا
امام دین سے دلا دیجے پہلے ہم کو رضا
اور ڈالیں فوج پہ گھوڑے مثال شیر خدا
چلیں یہ تیغیں بھر دیں لہو سے دشت بلا
ابھی تو کاٹ کے ہر سر اتار دیتے ہیں
کہیں جو آپ تو دریا کو چھین لیتے ہیں

۳۵

ہمارے سامنے لشکر کے یہ جوان کیا ہیں
پچھاڑ کیا ہے علم کیا ہے اور نشان کیا ہیں
یہ بھالے کیا ہیں یہ سر تیز برچھیاں کیا ہیں
یہاں فوج ہیں کیا اور یہ پہلوان کیا ہیں
خدا کے شیر کے شیروں کے منھ یہ چڑھ نہ سکیں
ہم اس طرح انھیں پسپا کریں کہ بڑھ نہ سکیں

۳۶

حسین کہتے ہیں رکے رہو انھیں بھائی
بچے ہیں محفظ میں جب یہ فوج ہو آئی
ہمارے جسم کی ہیں جان سب یہ شیدائی
علی کے ہاتھوں کی قوت ہر اک نے ہے پائی
بڑھیں اگر تو ہزاروں سے بھی جھکیں گے نہ یہ
سوا ہمارے کسی اور سے رکیں گے نہ یہ

۳۷

یہ عرض کرتے ہین یحییٰ انکا تازی ہین
قلیل عمر ہین خواہان سرفرازی ہین
جری و ہاشمی و مکی و حجازی ہین
۱۰ ہین سب کے جد اسد اللہ وہ غازی ہین
سحر سے رزم کا یہ عزم کر چکے مولا
یہ شیر بچہ سے بھی مشکل سے ہین رکے مولا

۳۸

یہ ذکر ادھر تھا کہ تیر اوس طرف سے آنے لگے
رفیق آپکے یکایک اوڑن جانے لگے
مثال شیر ژیان جرأتین دکھانے لگے
اوٹھا کے زخم لہو مین جری نہانے لگے
فدائے راہ ادی ہر ایک جب ہوا
حسین لاش اوٹھا لائے جو شہید ہوا

۳۹

لڑے بہتر اوسدن بہ اوس پیاس مین وہ صفدر
بہائے خون کے دریا گئے لب کوثر
ہر اک دوست کی فرقت مین لٹ گئے سرور
کہ جیسے دوست تھے بھائی کو بھائی چلا کر
غضب کا غم پسر ختم مرسلین نے کیا
پچاس لاشون پہ ماتم امام دین نے کیا

۴۰

عزیز شہ کے پھر آمادہ جدال ہوئے
دغا سے اون کی تو عاجز جفا خصال ہوئے
شہید زینب و مسلم کے نونہال ہوئے
حسن کے لال بھی آخر لہو مین لال ہوئے
نظر سے چھپ گئے جو عرش کے ستارے تھے
وہ بچے قتل ہوئے جو نبی کے پیارے تھے

۲۲۱

ہوا نہیں غم قاسمؑ سے شاہ دیں کو فراغ
فلک دکھاتا ہے اب نوجوان بھائی کا داغ
وہ بھائی آہ جو ہے تربت علی کا چراغ
کہ جس سے تازہ ہے شبیرؑ کی حیات کا باغ
توان جسم ہے جان امام والا ہے
جسے حسینؑ نے گودی میں اپنی پالا ہے

۲۲۲

معین و حافظ جان لطف زندگانی بھی
جلال و رعب میں شیر خدا کا ثانی بھی
جری بھی شیر بھی سرگرم جانفشانی بھی
شفیق اہل وفا باپ کی نشانی بھی
جو صورت تن و جاں خوشخصال ساتھ رہا
وہ بھائی جس کا کہ بتیس ۳۲ سال ساتھ رہا

۲۲۳

وہی تھا جس سے دل شاہ اب بھی چھٹتا ہے
جو ہے شبیر اسد اب وہ چھٹتا ہے
علی کے گھر کا جو ہے ماہ اب وہ چھٹتا ہے
جو بازوؤں کا ہے زور آہ اب وہ چھٹتا ہے
کہاں بھی سے جھکی ہے یہ تیغ طاری ہے
یہ کوہ صدمہ و اندوہ سب سے بھاری ہے

۲۲۴

وداع ہوتے ہیں عباسؑ رو رہے ہیں امام
بکا کا جوش ہے رخ آنسوؤں سے تر ہے تمام
گلے میں ہاتھ ہیں بھائی کے اور لب پہ کلام
تمہارا کوچ ہے مظلوم کی اجل کا پیام
کیا بسھوں نے سفر تم بھی منہ کو موڑ چلے
مسافرت میں مسافر کا ساتھ چھوڑ چلے

۵۲۵

خبر نہ تھی کہ فلک یوں ہمیں ستائے گا
حسینؑ تم سا وفادار اب نہ پائے گا
تمھارے بعد کدھر یہ غریب جائے گا
ستم کی تیغوں سے کون اب ہمیں بچائے گا
مصیبتوں کے فلک اندھیر ہم پہ توڑیں گے
رسول پاک کا گھر اہل شام لوٹیں گے

۵۲۶

تمھیں شہید کریں بے ادب مرے آگے
اٹھو جہاں سے تم تشنہ لب مرے آگے
یہ ظلم ہو عیاں ہے غضب مرے آگے
حرم نبی کے تمھیں روئیں پیٹ سر سے آگے
تمھارے خون سے آلودہ یہ علم دیکھیں
فرات پر تمھیں بے دست جا کے ہم دیکھیں

۵۲۷

تمھارے غم سے ہے سینہ میں دل تہ و بالا
ابھی سے دن مری آنکھوں میں ہو گیا کالا
کیا یہ بخت نے ہیہات تفرقہ ڈالا
بچھڑتا اب ہے بچپن کا چاہنے والا
بچھڑ کے چھوٹے مسافر کی طرح بیٹھے
ہٹے ہیں جو تم سے نہیں ہیں جینے کے

۵۲۸

سکینہ بالی تو مر جائے گی یہ سن کے خبر
کہوں میں کیا تمھیں پوچھے اگر وہ تشنہ جگر
عطش سے ایک تو ہے جان بلب وہ نور نظر
پہاڑ دوسرا گرتا ہے غم کا یہ اوس پر
یہ ڈر ہے زیست کی صورت نکل بچا امید
تمھارے غم میں دم اوس کا نکل نہ جائے کہیں

۴۹

بکاے شاہ سے عباس بھی ہین اشک فشان
یہ عرض کرتے ہین اے قبلۂ زمین و زمان
غلام کیلیے یہ اضطراب و آہ و فغان
حضور فاطمہ و مصطفیٰ کی تن کی ہین جان
نثار ہوتے ہین پھر کیا کرون جو کرنہ کرو
یہ ظلم آپ پہ دیکھون نہین اور مدد نہ کرون

۵۰

گلے لپٹتا ہے کہہ کے ابن الرسالت کا
ہو کیا ابھی تک مری شہادت کا
سوال اگرچہ کہ کیا اجازت کا
اشارہ آپ سے پایا اگر نہ رخصت کا
خوشی تھی جس کی وہ ہنگام ٹل گیا ہیہات
ہمارے مرنے کا موقع نکل گیا افسوس

۵۱

ہین پہ بیٹا اگر [illegible] امام حسین
تو ہو سکا [illegible] ہوئے تھے شہید
جہان میں جو کہ کے ہو سکے گا
تو مجھ سے خوب ہوئے ہو سکے وہ سعید و رشید
وہ سب تو قتل ہوئے ہونگے [illegible]
وہ سب تو قتل ہوئے زندہ رہ گیا خادم
نبی کی آل سے شرمندہ رہ گیا خادم

۵۲

دعا ہے اب کہ ہو میری شہادت آپ رہین
خدا کے سایہ میں باشان و شوکت آپ رہین
مجھے ہو قتل کے مقتل میں زحمت آپ رہین
نہ ہون غلام مگر تا قیامت آپ رہین
جہان میں کیا ہے جو نور فلک جناب نہو
وہ دن ہے رات سے بدتر جو آفتاب نہو

۱۴

۵۵۳

پہ چاہتا ہوں کہ جلدی فرات پر جاؤں
ستم کی فوج سے لڑ بھڑ کے مشک بھر لاؤں
بچیں صغیروں کی جانیں جو پانی لے آؤں
بنوں سکینہ کا سقہ تو آبرو پاؤں
خیال ہوگا اُسے میرے پھر کے آنیکا
غلام کر چکا ہے وعدہ پانی لانے کا

۵۵۴

نہیں غم اس کا جو تیر تا بقدم ہوں میں بھروں
پھرائی دوش پہ بچوں کی مشک بھر کے دھروں
بتول جس سے خوشی ہوں وہ آج کام کروں
مری وفا کا ہے ذکر خلق میں جو مروں
اوٹھاؤں زخم بدن خون میں ترشاں بھی ہو
یہ ہاتھ بھی ہوں فدا آپ پر یہ جان بھی ہو

۵۵۵

کہا حسین نے بہتر ہے دیکھئے یہ عزم
چلا غم اور نکالا ہمارے جسم سے دم
مل آؤ جا کے حرم سے تو جاؤ سوئے عدم
کہا کہ سب سے مل آیا غلام شاہ امم
فراق آپ کا ہر چند شاق ہے مولا
نثار جلد ہوں یہ اشتیاق ہے مولا

۵۵۶

یہ کہکے بھائی سے عباس با وفا روئے
تڑپ تڑپ کے ادھر شاہ کربلا روئے
پدر کے رونے پہ ہمشکل مصطفیٰ روئے
چچا بھتیجے گلے مل کے پھر جدا روئے
امام نوحہ کناں یوں تھے نامور کیلئے
کہ باپ روتا ہے جس طرح سے پسر کیلئے

۵۵۷

یہی تھا لب پہ کہ ہے ہے مرے جوان بھائی
شفیق دوست مرے میرے مہربان بھائی
اب آج آنکھوں سے ہو جاؤ گے نہان بھائی
کہو کہ ڈھونڈھتے جاؤں تمھیں کہاں بھائی
دل حزیں کو نہ راحت نصیب اب ہوگی
بتاتے جاؤ ملاقات تم سے کب ہوگی

۵۵۸

قدم پہ گر کے یہ عباس باوفا نے کہا
خدا کے واسطے رقت کو تھام لیں آقا
کہا کہ خیر سدھارو جو کچھ خدا کی رضا
سلام کر کے بڑھا ابن شاہ قلعہ کشا
اٹھا جو درد تو شہ مشرقین بیٹھ گئے
کمر پکڑ کے زمین پر حسین بیٹھ گئے

۵۵۹

جری کا رخش صبا رشک تیز گام آیا
پری کی چال سے شبدیز خوش خرام آیا
گراں رکاب سبک سیر و خوش لجام آیا
قریب بادیۂ شاہ فلک مقام آیا
بلند کوکب اقبال نامدار ہوا
نشان مشک لیے باوفا سوار ہوا

۵۶۰

سوار ہوتے ہی طاؤس بن گیا رہوار
کیا جو دم کو چنور اور ہو گئی رفتار
بڑھا وہ یوں کہ چلے جس طرح نسیم بہار
طرارے بھرنے لگا مثل آہوئے تاتار
شجاع جری سواری میں اوس دلیری ہے
ہرن کی آنکھ ہے لیکن نگاہ شیر کی ہے

٦١

چمک میں نعل قدم سے ہے شرمسار ہلال
نشانِ نعل سے بھی تو ہیں آشکار ہلال
زمیں پہ بنتے چلے یاں سے چار چار ہلال
ہر ایک نقش پہ جس کے فدا ہزار ہلال
یہ ماہ نو ہیں ضرورت ہے کیا مثالوں کی
زمین دشت بلا بن گئی ہلالوں کی

٦٢

وہ یال عطر فشاں جو مثال زلف پری
ہر ایک رگ میں ہے سرعت عوض لہو کی بھری
سم ایسے جن میں کہ سب بدر کی ہے جلوہ گری
وہ چال جس پہ کرو اور جائے رنگ کبک دری
اک آئنہ ہے جبیں میں صفائیاں ایسی
خجل ہوں باندے حورا کلائیاں ایسی

٦٣

دم جدال جری بھی ہے باوفا بھی ہے
سحاب کا بھی چلن تیزیٔ ہوا بھی ہے
روش سے برق کی بھی سرعت صبا بھی ہے
ہما نہیں ہے سعادت میں پر ہما بھی ہے
اسد کا رعب بھی جرأت بھی ہے جلال بھی ہے
پھر اس پہ دیکھو تو خوش رو بھی خوش چال بھی ہے

٦٤

عقاب طلعت طناز و سرفراز بھی ہے
عدو شکار بھی اور لڑنے میں شاہباز بھی ہے
پری کی چال بھی انداز بھی ہے ناز بھی ہے
ادب بھی حلم بھی شوخی بھی امتیاز بھی ہے
سبک روی کو نسیم بہار سے پوچھو
فرستوں کو دل شہسوار سے پوچھو

٥٦٥

فلک نورد جہان سیر دور دم بھی ہے
روش میں رفرف و صرصر بھی خوش قدم بھی ہے
معین حافظ اسوار ذی حشم بھی ہے
اصیل نیک خصال و وفا شیم بھی ہے
حسین بھی غنچہ دہن بھی غزال چشم بھی ہے
تنک مزاج بھی غیرت بھی غیظ و خشم بھی ہے

٥٦٦

بعلمے عیب سے بھی صاحب ہنر بھی ہے
قوی بھی ہے دل و پرزور پر جگر بھی ہے
لڑے سوار تو ہشیار و باخبر بھی ہے
خلافِ طبع نہ مالک کے ہو یہ ڈر بھی ہے
فرس وہ کام کا ہے کوئی نقص جس میں نہیں
صفت وہ کون سے گھوڑے کی ہے جو اس میں نہیں

٥٦٧

ہرن کی جست بھی ہے شیر کی زغند بھی ہے
سبک عنان بھی ہے تنومند و سربلند بھی ہے
سریع سیر بھی چالاک و عقلمند بھی ہے
عدوکش و فتح توأم بھی وغا پسند بھی ہے
دمِ جدال قدم غازیوں کے بڑھتے ہیں
شجاع ایسے ہی گھوڑوں پہ رن پہ چڑھتے ہیں

٥٦٨

خوشا جلال و زہے شان ابن شاہ نجف
سوار وہ ہے جو دلدل سوار کا ہے خلف
عنان پہ ہاتھ ہے رخ لشکر لعین کی طرف
یہی ہیں فارسِ مضمارِ عز و جاہ و شرف
فن ان سے سب نے کیا یاد شہسواری کے
یہی جہان میں ہیں اوستاد شہسواری کے

۲۶۹

قدم قدم پہ جلالت دکھاتے جاتے ہیں
نگاہ تند سے جرأت دکھاتے جاتے ہیں
ولی حق کی قوت دکھاتے جاتے ہیں
جو تھی علی کی وہ شوکت دکھاتے جاتے ہیں
وہ طنطنہ ہے کہ ڈرے لشکر حسد جس سے
وہ دبدبہ ہے کہ دب گئے اسد جس سے

۲۷۰

وہ رعب چشم کہ آنکھیں ملا سکے نہ کوئی
وہ تیغ خشم اماں جس سے پا سکے نہ کوئی
نظر وہ تیز کہ تاب اوس کی لا سکے نہ کوئی
قوی وہ ہاتھ کہ پنجے سے جا سکے نہ کوئی
زمیں ہزاروں کی بڑھ بڑھ کے جرأت ایسی ہے
ہلا دیں خاک کے طبقوں کو طاقت ایسی ہے

۲۷۱

اودھر تو آمد ضرغام بیشۂ حق کا ہے غل
قدم ہٹیں ہیں تزلزل میں فوج ہے بیکل
ہر اک پہ خوف ہے طاری چراغ ہوش ہے گل
نظر ہے سب کی سوے ابن صفا و دلدل
یہی ہے شور کہ خالق کا اب غضب آیا
وہ گرد اوٹھی وہ جگر بند بو تراب آیا

۲۷۲

پیر خاک اوڑا دیگا سارے لشکر کی
غبار چھائے گا آنکھوں میں ہر دلاور کی
ہے بو ترابیوں میں شان جنگ حیدر کی
خراب ہو گئی مٹی ہر ایک افسر کی
نہ جا سکیں گے جوانمرد سامنے اسکے
دغا شجاعوں کی ہے گرد سامنے اسکے

بند ۷۳

رہو ترائی سے ہشیار شیر آتا ہے
ہر ایک صف سے پکار شیر آتا ہے
ہٹے نہ اب کوئی زنہار شیر آتا ہے
فرات سے بھی خبردار شیر آتا ہے
بنا ہے آل کا سقہ بھی پاس نام بھی ہے
لئے ہے مشک بھی وہ دوش تشنہ کام بھی ہے

بند ۷۴

یہ غل تھا کہ عالی جناب آ پہونچا
قریب ذرون کے وہ آفتاب آ پہونچا
پئے جہاد شجاعت مآب آ پہونچا
اولٹ پلٹ ہوئی صف شیر غاب آ پہونچا
اوٹھا کے غیظ مین سر ضیغم صمد کی طرح
سوئے فرات نظر پہلے کی اسد کی طرح

بند ۷۵

کیا جو حملہ تو ساتون طبق زمین کے ہلے
تنون مین ڈر سے جگر لشکر لعین کے ہلے
ہراس چھا گیا دل دشمنان دین کے ہلے
خمیدہ ہو کے نشان فوج اہل کین کے ہلے
سب اگلی صف کے جوان پچھلی صف مین جا لگے
لرز لرز کے فرس بھی قدم ہٹانے لگے

بند ۷۶

رجز کے شعر کئے اس طرح ادا بڑھ کے
شرف مین سب سے ہین سردار انبیا بڑھ کے
نبیؐ کے بعد علیؑ کا ہے مرتبہ بڑھ کے
مرے پدر سے نہین کوئی رہنما بڑھ کے
بزور تیغ ضلالت مٹا گئے ہین وہی
طریق دین محمدؐ بتا گئے ہین وہی

[illegible]

شریعت مکہ و یثرب مشید الفتوے
فصیح و رہبر و ہادی و انطق الفصحا
جمیل و بدر دجی شمس آسمان علا
ادیب ہازم الاحزاب و اشہر البطحا
ابو الائمہ و مطلوب کل طالب بھی
خدا کا شیر بھی اور لیث آل غالب بھی

[illegible]

سراج محفل رحمت کلید رحمت رب
نجیب و مفترض الطاعت و امیر عرب
حبیب ہاشمی و ذی شرف بلند حسب
سخی و محرم اسرار حق جلیل نسب
سرور فیض کا محتاج کے دلون کو دیا
گھر اپنا بیچ کے حیدر نے سائلونکو دیا

[illegible]

ظہیر و ناصر و منصور عروۃ الوثقےٰ
مقدم التقیا و سید النجبا
دلیل حجت خالق مبشر البشرا
امام ابن عم المصطفیٰ ابو الشہدا
شجاعت ایسی کہ مرحب کو لڑکے زیر کیا
مروت ایسی کہ قاتل کو اپنے سیر کیا

[illegible]

جلیل و مرشد و مولائے جبرئیل امین
کہ جس کا نقش قدم لنگر سفینۂ دین
امیر کون و مکان حاکم زمان و زمین
کہ جسکے حکم میں سب نجم و آفتاب مبین
کریم جسکی عطا ہے وہ خوش کرم ایسا
کلام جس سے کرے شمس نے کلیم ایسا

١٢٨١

اگر دین کا تھا ہے وا اگر کہا ثنا اے علی
ہوا ان میں خلق نبی کا حقیقت ہوں نبایل اے علی
نظر بھی نہ آتی تھی جب فرق ابن ابی اے علی
لقب پایا کس نے جبریل سے کس نے سوا اے علی
کہاں کہاں نہ ہے اور کہاں کہاں الکرتا کیا
وہ قصہ کہ ان سا تھا جو علی نے سر کیا

١٢٨٢

صفی و کعبہ الایمان و قبلہ السادات
رضی و دانا و تر درس کاشف الکربات
تقی و ولی آگہی و حامل الآیات
زکی و عابد و ذی فیض و سابق الخیرات
نبی و بار الہ جس کا سب رب کو بخشش
جواد نبی کی جو رب کو سب نے زیب بخش

١٢٨٣

ذکی و صفی متکلم دلیل صفا بن علی
نقی ہیں یا علی ساتھ الوفا بن علی
جواد و ابن کرم طالب رضا بن علی
بخیر و عادل و ذی عجز و با عفا بن علی
طلا ان جن کو صفدر آیہ یا نے گئے
جو داری و دین ثنا پیکر ملک جانے گئے

١٢٨٤

امام اول ہو ولادت و فخر حرم دو جہان
ولی و ثانی اہل الکسا و حید زمان
نسیم نبی و سبط رسول سلیل دو جہان
کہ صفات و بینت ارحم منبر کان
عطا کا سندر احمد فلک سریر
عمل اپنی بنی کا حج و نبیر

۵۵۵

سمیٔ رب علا نا مدارِ عرش و وقار
شجاع و صفدر و سیاف و غازی و جرار
معین و قوّت بازوئے احمدِ مختار
لقب ہے جس کا ید اللہ و حیدرِ کرار
عیاں ہیں اون کی لڑائی میں ڈر گئے جیسے
کوئی لڑا ہی نہیں ایسا علی لڑے جیسے

۵۵۶

امین و جامع فرقان و حافظ تنزیل
مطاع انس و جن و جبرئیل و میکائیل
نصیروں کے خدا بندۂ خدائے جلیل
مٹاتے ہو شرف اوسکا اے گروہ ذلیل
جلال و قدرِ جناب امیر بھول گئے
یہ غدر ہے کہ حدیثِ غدیر بھول گئے

۵۵۷

علی کے جو تھے وہی سب حسین کے ہیں شرف
نبی و فاطمہ زہرا کا لال در نجف
خدا گواہ کہ حق ہے امام دین کی طرف
یہ چاہتے ہو کہ دولت ہو مصطفیٰ کی تلف
فرات روک کے پیاسوں کی جان لیتے ہو
نہ امن دیتے ہو شہ کو نہ پانی دیتے ہو

۵۵۸

دیا جواب یہ غازی کو ابن سعد نے تب
کہ اس کلام سے کیا ہے جناب کا مطلب
کہا کہ عازمِ دریا ہے ابن ضیغمِ رب
یہ مشک بھر کے سوئے خیمہ گاہ جاؤں گا اب
نبی و فاطمہ زہرا کے پیارے پیاسے ہیں
ہے زیست تلخ کہ آقا ہمارے پیاسے ہیں

۵۸۹

پکارا شمر گذرتا ہے نہر سے دشوار
کنارے جب کے محافظ کھڑے ہیں تیس ہزار
کہا بڑھیگا جو ضرغام حیدر کرار
تو مثل موج کے بھاگیں گے سب یہ خام شعار
اگر رکے تو یہیں جو سے خون بہا دونگا
بنا کے لاشوں کا پل تا بہ نہر جاؤنگا

۵۹۰

یہ سن کے فوج ستم موج سے خدنگ چلے
علم کیے ہوئے تیغوں کو خانۂ جنگ چلے
وغا کو بہر وغا کے جو تھے نہنگ چلے
یلان روم و بہ پیکار و شام و زنگ چلے
بجے دہل کہ جنگ و جدال کھلنے لگے
غریو و خروش لشکر سے چرخ ہلنے لگے

۵۹۱

پلا دے بادۂ پرزور ساقیا جلدی
وہ مے کہ جس میں ہو نصرت کی بو سنگھا جلدی
بس اب صراحی و ساغر اٹھا کے آ جلدی
شروع جنگ ہے چھلکا کے جام لا جلدی
زیادہ جوش میں جرات کا نشہ چڑھتا ہے
وغا کو ساقئ کوثر کا لال بڑھتا ہے

۵۹۲

نیام سے خلف مرتضےٰ نے لی تلوار
بلند ہاتھ جری کا ہوا چلی تلوار
اوٹھی گری صفت صارم علی تلوار
ظفر کو کرنے لگی ظاہر و جلی تلوار
صفوں میں پیہم و بیجان ڈھیر ہونے لگے
سروں کے ہاتھوں کے کٹ کٹ کے ڈھیر ہونے لگے

۹۳

رہی نہ تاب یہ عادل کو پہلوانوں کے
خدنگ کاٹ گئے ٹکڑے کر کے کمانوں کے
جدھر کو منہ کیا رخ پھر گئے جوانوں کے
خزاں کی فصل تھی لاشے پٹے تھے جانوں کے
یہ گل کھلا کہ قدم باغیوں کے ہٹنے لگے
یہ پھل ملا کہ نہال حیات کٹنے لگے

۹۴

اولٹ اولٹ گئیں صف پر صفیں پرے پہ پرے
بدن میں جان نہیں ڈر سے کون جنگ کرے
یہ کانپے قلب کہ قبضوں پہ ہاتھ تک نہ دھرے
ذرا نہ دم رہا تیغوں میں تیغ زن جو مرے
سنا یہ جان گئیں یہ کہ سب کی جان گئی
ہر ایک تیغ بھی لوہا جری کا مان گئی

۹۵

کبھی سپر تو کبھی خود سر دو نیم ہوئے
یلانِ فوج گرفتارِ خوف و بیم ہوئے
نشانہ تیرِ ہزیمت کا سب لئیم ہوئے
جہنمی تھے روانہ سوئے جحیم ہوئے
عمل تھے زشت نہ باز آئے اپنی زشتی سے
پکاری موت کہ پھر کیوں لڑے بہشتی سے

۹۶

وہ تیغ موشگاف قبضے میں لائے جاتی تھی
چمک کے جوہر یورش دکھائے جاتی تھی
شکست فوجِ ستمگار پائے جاتی تھی
جو ساحر اون میں تھے ان کو دکھائے جاتی تھی
دکھایا معجزہ موسیٰ عصا بن کے
نگل نگل گئی کشتوں کو اژدہا بن کے

۵۹۷

صفوں کو شعلہ فشانی دکھائے جاتی تھی
تڑپ بہ نہر روانی دکھائے جاتی تھی
وغا میں تیز زبانی دکھائے جاتی تھی
گرانیوں پہ گرانی دکھائے جاتی تھی
نہ اوٹھ سکا وہ جو ایک اوسکی ضرب کھا کے گرا
ہوا لگی جسے اوسکی وہ دور جا کے گرا

۵۹۸

جدھر یہ شیر تڑپا بانیِ ستم نہ تھے
نشان کانپ کے گر گر پڑے علم نہ تھے
ہٹے ہٹے جنگ پہ جو کہ ہم قسم نہ تھے
اب آفرین سے ہو کیا فوج کے قدم نہ تھے
شقی چھٹے ہوے لاشے آگے جاتے تھے
سروں پہ پاؤں رکھے رن سے بھاگے جاتے تھے

۵۹۹

سپاہ بے سر و پا دست تیغ نے کر دی
زمین دلیر نے لاشوں سے دور تک بھر دی
سیاہ کاروں کے چہروں پہ چھا گئی زردی
بگڑ گیا طور رنگ اور گئی جوانمردی
کئی تھی فوج کی لاشوں کے ٹوٹے ہو گئے تھے
یہ خوف جان تھا مضبوط بوٹے ہو گئے تھے

۶۰۰

نہ اوسکے ہاتھ اوٹھے پھر جنگ کے
ملے وہ خاک میں غصے تھی سر میں جن جن کے
حسام تیز نے ٹکڑے کیے نہ کس کس کے
پٹے تھے گھوڑوں کی ٹاپوں سے جسم بیکس کے
ہوئیں شکست تو رہیں بھی خوفناک ہوئیں
زمین میں خود بھی ملے جراتیں بھی خاک ہوئیں

ایضاً

یارب تیغ علی سے لڑے کسی کی گرد نہیں
اس آن صف ابن حجر اڑائے کسی کی گرد نہیں
گھوڑا پاؤں کی اڑائے کسی کی گرد نہیں
مہر پہ تھی علی کی اڑائے کسی کی گرد نہیں
صبح ہو یا شام تیغ صبح پاتی نہیں
صبا اڑا کر ہوا تو جا کے کہ دیکھا نہیں

ایضاً

جا کے حضرت عباس نے کہا علی علی
ہر ایک ظفر بہادر شکست کیا علی علی
پیاسے یہ پیاسی کہا تو زینب نے ہائے علی
یہ تیغ ظفر پہ ہوئی نہیں ہائے
کہ جب نے ان پہ ستم سب بات یہ ہی
وہ ان کو ایذا دی کہ سب یاد آتی ہے

ایضاً

دیکھ تیغ پہ ہوئی یاد حضرت داد
کہا کہ سب دیکھا کہ خنجر قطرہ تک
سنے یہ ادھر اکبر نے چلا کہ آہ کوئی
یہ اکبر اٹھا تو ادھر اکبر یہ گئی
پیاس اٹھا تیغ نے کہا نہ سنا ہے
یہ گیا اس سب نہیں قتل کیا سب نے

ایضاً

بچھڑا اور اب جو ٹوٹا یہ جیتا ہے کہ کیا تھا
زینب نے چھٹکا مردہ نہ تھا کہ کہاں تھا
پیدا ہو درست کوئی کس کا سایہ تھا کہ کون تھا
کوئی اس سایہ دار ہوا سایہ کون تھا
وہ سب دے دادرس جس آہ ادا ان ہی
اماں اماں اس کی لاش پہ تو کہاں نہیں

۱۰۵

دو پارا تیغ سے بالائے خاک تھا کوئی
حسام خوف سے دشمن ہلاک تھا کوئی
کوئی تھا رو بہ قفا دردناک تھا کوئی
گلو بریدہ کوئی سینہ چاک تھا کوئی
کوئی تڑپتا تھا مرتا تھا بے اجل کوئی
پڑا تھا پشت کے بل کوئی منھ کے بل کوئی

۱۰۶

سوائے موت نہ آتا تھا کچھ کسی کو نظر
نہ اون کو اس کی خبر تھی نہ اونکو انکی خبر
بجا حواس نہ تھے ہوش فوج بانیٔ شر
اوڑی یہ خاک کہ مٹی میں مل گیا لشکر
سوائے خوف یہ ذرہ بھی درد سہکے اوٹھا
اوٹھا غبار تو یا بوتراب کہکے اوٹھا

۱۰۷

وہ تیغ برق جہندہ سے بے سوا بیتاب
ظفر نصیب طبیعت کی گرم فتح مآب
خموش اور یہ تیزی زبان میں نایاب
نہ دے سکے کوئی حاضر جواب جس کا جواب
جھکے تھے اونچون کے سر اوسکی سرفرازی سے
زبانیں بند تھیں اونکی زباندرازی سے

۱۰۸

گری وہ جب تو گری برق آسمان کیطرح
کلیجے چھید لیے نوک سے سنان کیطرح
سوئے حیات گئی مرگ بے امان کیطرح
بہار دیکھی جدھر آئی وان خزان کیطرح
نہ بے قلم کیے ہاتھ اوسنے اور نہ سر چھوڑے
نہال کفر کے آخر نہ برگ و بر چھوڑے

۱۰۹

ہر ایک وار مین سر تن سے چار چار جدا
حسام فتح و ظفر کی تھی بار بار جدا
چہار آئینہ تھے بر سے بار بار جدا
گرے زرہ کے بھی کٹ کٹ کے تار تار جدا
سپر نہ فوج کے زخم حسام آفت تھے
نہ خود سر تھے سلامت نہ سر سلامت تھے

۱۱۰

رکی کسی سے نہ وہ لشکر گران مین بھی
کبھی خدنگ مین تھی حلقۂ کمان مین کبھی
کبھی رگون مین در آئی تو استخوان مین کبھی
سرون مین غرق کبھی جسم پہلوان مین کبھی
شناوری مین بڑھی وہ جہان جہان تیری
زرہ کی موج پہ کیا ہی کہان کہان تیری

۱۱۱

لگائے ہاتھ ادھر دو کبھی تو چار کبھی
نہان تھی مثل نہنگ ورا شکار کبھی
ادھر کے سر کو اوٹھائی تھی بار بار کبھی
گہ اس پرے کے طرف اوس پرے کے پار کبھی
بھلا کسی سے وہ کب جنگ آشنا رکتی
وہ گھاٹ گھاٹ کا پانی پئے تھی کیا رکتی

۱۱۲

بہتون نے نہ کی تیزی لڑائی مین
نظر نہ آتی تھی صاف شکل بھی لڑائی مین
کرین تو کیا کہ نہین امن بھی لڑائی مین
دلیر کرتے تھے پہلو تہی لڑائی مین
زمین مین قدر اندازے ٹوٹے ہوے ہین پڑے
ہزارون تیر سہ پہلو کے ٹوٹے ہوے ہین پڑے

۱۱۳

جب جھکا کے گلا وہ شیرِ نیستاں کی سی آن
صفیں تیغ زنی سے دم جلالِ ربان
جا بجا کاٹ گیا ایسی کہ اکیلا تھا ان
کہیں دامن ظلم اٹھا ان پر نازاں آئی
کسی کا سینہ بپا ... وحشت سے دل جل اٹھا
بس تیغ ... کے ابد ... کران جلتا تھا

۱۱۴

دو تین دیکھے اور اس کی چمک ابر کی تیغ
ذرا ... کا تیغ جو ہر کو تو ہے کیا شے تیغ
چلا یہ ... زہر ایسا ... ارے تیغ
زبان ... کی ... فولادی تیغ
بیاں تھا تو زیر ... کی علامت ہے
بکھر ... عمر ... قیامت ہے

۱۱۵

یہ ... اس ... جن میں ... تیغ پیار
... اور ... دارن ... پکار
بلند ... کیا ... ان کا ... نثار
سبھی ... زور ... کی ... کا ایک
... کی ... تیری ... کھا دائی
... آیا ... جاتا ہے

۱۱۶

ادھر جس ابن کی رن میں کہ کمال کا ایک
ادھر ... کا ... آواز ... ایک
ادھر ... ادھر ... جوان ایک
جا بجا ... اللہ ... کا ایک
دفاع ... اور ... جس ... دائی
... بس ... دائی

١١٧

یہ خون بہا ہے کہ رنگین زمین کا دامن ہے
مثال بدر ادھر تیغ کا رنگ روشن ہے
ادھر بہار پہ نصرت برنگ گلشن ہے
ادھر مٹا ہوا رنگ سپاہ دشمن ہے
کسی کو یاد دم جنگ رنگ جنگ نہیں
وہ رنگ ہو گیا بیرنگ اب وہ رنگ نہیں

١١٨

دکھا رہی ہے ادھر شمع فتح کی لو رنگ
بدل رہی ہے ادھر اپنا تیغ پر ضو رنگ
مع سوار و فرس بیس بیس ہیں جو رنگ
ادھر ہے ایک سو بد رنگ غضب ادھر سو رنگ
یہ غل ہوا کہ جناب یداللہ سے علم یہ جنگ نہیں
یہ جنگ حر کا ہے رنگ اور جنگ نہیں

١١٩

یہ رنگ ادھر ہے کہ سمجھتے نہیں کمیت رنگ
ملے ہیں اسپ سیہ زانو و سمند و کرنگ
نہ تیر کی ہے چکا چاک نہ کمان کی ترنگ
پرون کو نوچ کے باندھا ہے دشمن شکستہ رنگ
زمین خاک کی ظالم پہ تنگ ہو گئے ہیں
سبھوں کے چہرے تو مٹی کے رنگ ہو گئے ہیں

١٢٠

لکھے جو فکر مین اس تیغ آبگون کی ثنا
کرے طبیعت رنگین نے رنگ نو پیدا
نئے فرد ہیں کے گل رنگ رنگ پہ بدلا
بھرا ہے صفحۂ کاغذ مین رنگ دشت شفا
نظر مین پھرتا ہے سب جنگ نابکار کا رنگ
بجان قلم سی ہے چلنے مین ذوالفقار کا رنگ

۱۲۱

وغا کا رنگ ہے جوش پر طبیعت ہے
علی کے شیر کی پیش نگاہ جرأت ہے
ہر ایک لفظ کی بھی تیغ کی شوخ رنگت ہے
رقم جو ہوتا ہے مصرع وہ تیغ آفت ہے
صریر کلک نہیں بولتا ہے رن گویا
کرا رہی ہے صدا سے بزن بزن گویا

۱۲۲

بس اب یہی ختم وغا اور یہ کارزار یہ رنگ
دکھا چکا قلم منقبت نگار یہ رنگ
رہیگا آج کی مجلس کا یادگار یہ رنگ
پسند کرتے ہیں سب میرے دوستدار یہ رنگ
نزول بزم میں وقت بیان جنگ دیا
نفیس خوب ترے مرثیے نے رنگ دیا

۱۲۳

بھگا کے فوج کو پلٹے ہیں حضرت عباس
علی کے شیر کو ہے وہ شبانہ روزی پیاس
ہٹے ہیں اب وہ محافظ جو تھے فرات کے پاس
بڑھا ہے غیض میں بازوئے شاہ عرش اساس
خیال ہے جو سکینہ سے وعدہ کرنے کا
بس اب ہے جوش بہشتی کو مشک بھرنے کا

۱۲۴

اُڑا کے اسپ کو ضرغام نہر پر آیا
نظر جو پانی پہ کی دل جری کا بھر آیا
جگر میں تشنگی رشک کا تیر در آیا
سمند نہر میں رکھ کر قدم اتر آیا
فرس یہ سوچا کہ تو تو کمال پیاسا ہے
مگر نہ پیجیو کہ زہرا کا لال پیاسا ہے

۱۲۵

سمند سے سوے آب رواں جھکا وہ جری
بہا کے اشک سکینہ کی خشک مشک بھری
دہانا باندھ کے دوش مبیں پہ اپنے دھری
زباں تھی سوکھی ہوئی اور آنسوؤں کی تری
یہ دھیان تھا کہ وغا میں نہ کچھ خلل آئے
بہت تھی پیاس مگر تشنہ لب نکل آئے

۱۲۶

کہا تھا جو وہ کیا کام واہ ری جرأت
بڑھا کے رخش چلے سوے خیمۂ حضرت
کہا فرس سے کہ چلنے میں تو بھی کر عجلت
قریب آ گیا ناگاہ لشکر بدعت
نہ آگے بڑھ سکے نرغے میں آ گئے عباس
سپاہ شام کے حلقے میں آ گئے عباس

۱۲۷

قریب خیمۂ سرور رسا نہیں سکتے
کہ کشمکش ہے کہ اس سمت آ نہیں سکتے
پہاڑ درد و الم کے ہٹا نہیں سکتے
ذرا بھی راہ نکلنے کی پا نہیں سکتے
نہ بڑھنے دیتی ہے غل ہے ستم شعاروں میں
گھرے ہیں نیزوں میں یوں جیسے پھول خاروں میں

۱۲۸

دعا یہ تھی کہ کسی طرح مشک بچ جائے
یہ تشنہ لب سے تا خیمہ گاہ پہنچ جائے
حضور میں تن تنہا ادھر سے کون آئے
سمٹ کے نکلے جو رستا کہیں فرس پائے
سپاہ اہل جفا دشمنی کی جوش پہ ہے
ابھی تلک تو سلامت یہ مشک دوش پہ ہے

۱۲۹

عجب مصیبت و آفت مین ہے علی کا پسر
زمین پہ لیٹے ہوئے مشک پر ہے آپ کی نظر
پسر ہے مشک پہ سینہ کیے ہوئے ہیں سپر
علم ہے ہاتھ نہ ہیں شمشیر آبدار مگر
قریب اجل تھا وقت ہے جو آئے ہین
وفا بھی کرتے ہین مشکیزہ بھی بچاتے ہین

۱۳۰

کمان تیر لیے برس رہے ہین خدنگ
ادھر سے چلتے ہین نیزے ادھر سے آتے ہین سنگ
جلال و غیظ سے بیٹے جری کا رخ ہے زرنگ
وہی ہے نعرہ شیرانہ اور وہی ہے جنگ
جو دوست تھے گھٹے ہین نہ دور ہوگئے ہین
مگر سنانون کے زخمون سے چور ہوگئے ہین

۱۳۱

یہ وقت گریہ ہے اے شیعیان خوش اوقات
کسی کی تیغ چلی دوش پر ہے ہیہات
زمین پہ کٹ کے گرا دست پاک نیک صفات
ہوین تمام ہوا بازوئے شہ کی نذر فرات
جری کو بار دگر غم پہ غم ہوا افسوس
ادھر کا ہاتھ بھی تن سے قلم ہوا افسوس

۱۳۲

پھری سنانون سے پھر مشک بہہ گیا پانی
کہا کہ ہائے ہوا یہ ملال روحانی
خوشی ہوئے ستم و جور ظلم کے بانی
لگا جو گرز ہوئی شق تمام پیشانی
سنبھل سکے نہ کسی طرح اور لڑائی مین
تڑپ تڑپ کے گرے سر کے بل ترائی مین

۱۳۳

سنین خیال سے اس بزم مین جبین آ کے
یہ ہاتھ کس کے لیے شیر نے ہین کٹوائے
بدن پہ تیغون کے پھل کیون دلیر نے کھائے
یہ دکھ اٹھائے ہین بخشش کے واسطے پائے
یہ ہاتھ تھامینگے محشر مین نیک نامون کو
یہ ہاتھ خلد مین لیجائینگے غلامون کو

۱۳۴

بس اب حسین کے بابا کے واسطے روؤ
حسن کے زینت پہلو کے واسطے روؤ
علی کے دلبر مہرو کے واسطے روؤ
برادر شہ خوشخو کے واسطے روؤ
نہیں ہیں پیچھے اب گھر علی کا لٹتا ہے
امام دین سے برابر کا بھائی چھٹتا ہے

۱۳۵

حسین لاشۂ زخمی پہ رونے آئے ہین
کنار نہر فرات اشک خون بہائے ہین
پدر کو تھام کے اکبر قریب لائے ہین
زمین پہ دست بریدہ جری کے پائے ہین
پڑے ہین تیغون کے خط جسم کے نگینے پر
لگا ہے مشک کا تسمہ ہے مشک سینے پر

۱۳۶

سرہانے لاش کے مجروح ہے سمند کھڑا
علم ہے پہلو مین تر خون سے ریت پر ہی پڑا
کئی ہین ماتھے پہ اور ایک ہی دہکتی مین گڑا
عیان ہے لحن سے کہ ہر زخم مین ہے درد بڑا
غشی مین سرد نفس بار بار بھرتے ہین
کھلا ہوا ہے دہن آہ آہ کرتے ہین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۳۲۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۳۲۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۳۲۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۳۲۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۵

یہ سن کے شاہ سے رونے لگا وہ خستہ جگر
رخ حسین پہ حسرت سے کی جری نے نظر
قریب مرگ بھی چھوڑا نہ پاس شاہ مگر
کہا یہ بس کہ فدا ے امام جن و بشر
ملی اجل سے نہ مہلت گذر گئے عباس
قدم پہ آنکھوں کو مل مل کے مر گئے عباس

۱۲۶

حسین سینہ و سر پیٹنے لگے اوٹھ کر
کہا کہ چھوڑ گئے ہم کو اے مرے صفدر
کمر تو ٹوٹ گئی کیا کرے یہ خستہ جگر
پدر کے ہاتھ ذرا تھام لو علی اکبر
غم فراق مصیبت میں دے گئے عباس
ہمارے بازوون کا زور لے گئے عباس

۱۲۷

برہنہ سر شہ دین خیمہ گاہ تک آئے
نشان و مشک علی اکبر جری لائے
کھڑے تھے در پہ جو وہ خورد سال گھبرائے
وہ مشک دیکھی جو خالی تو رو کے چلائے
حسین آئے نشان امام دین آیا
سکینہ جان کا سقہ مگر نہیں آیا

۱۲۸

پکاری بڑھ کے سکینہ مرے چچا ہیں کہاں
کہا حسین نے مارے گئے وہ تشنہ دہان
برہنہ سر ہوں سب اطفال با آہ و فغان
بس اپنے اپنے گریبان پھاڑو تا داماں
ملا نہ آب تمہیں وہ گذر گئے بچو
اوڑاؤ خاک کہ عباس مر گئے بچو

۱۲۹

پلک پلک کے لگے رونے جلتے تھے اطفال
علم سے لپٹی سکینہ بصد بکا و ملال
حرم سرا سے نکل آئی سب رسول کی آل
نفیس آگے نہ کہہ بیکسی شاہ کا حال
ستم کی فوج سے امن و امان کا طور نہ تھا
سوائے اکبر ناشاد کوئی اور نہ تھا

تمام شد

سلام

ہوا جو تشنۂ تمنائے بوتراب مجھے
خدا نے کر دیا ذرے سے آفتاب مجھے
زمین ہند میں مٹی ہو خراب مری
کرو نجف میں طلب یا ابوتراب مجھے
کبھی نہ دوں عرق روئے شاہ سے نسبت
ہزار طرح سے بھیجے جو دے گلاب مجھے

غم حسین سے ندی چڑھی یہ اشکوں کی
کہ آسمان نظر آنے لگا حباب مجھے
پدر کے غم میں تڑپتی ہوں کہتی تھیں صغرا
نہ نیند آتی ہے اب بے پدر خواب مجھے
ثنائے شہ میں جو طفلی سے کی عرق ریزی
بڑھی زبان فصاحت ملا شباب مجھے

گل حدیقۂ زہرا سے آبرو دے کر
کلی سے پھول کیا پھول سے گلاب مجھے
صدا یہ آتی تھی مقتل سے بعد قتل حسینؑ
کسے خنجر ہے جو حاصل ہوا ثواب مجھے
قطعہ
یہ بین کرتی تھی زینبؑ کہ اے علی اکبر
پکارتی ہوں میں دیتے نہیں جواب مجھے

لعین ڈوب کے گھر آئے جب سبھی بھیگیں
بھوپن نثار نہ دکھلا گئے شباب مجھے

سکینہ کہتی تھی زندان میں یوں نہ سوؤں گی
سلائیں چھاتی پہ بابا تو آئے خواب مجھے

بہت فشار پہ آمادہ تھی زمیں اے انس
مگر بچا گئے آ کر ابوتراب مجھے

حال کارزار و شہادت فرزند رسول الثقلین امام حسین علیہ السلام

بیت

کھینچی جب تیغ زباں آب دکھاتا ہوں

نمبر ۱۵۶

مصنفہ جناب نفیس علی اللہ مقامہ

مطبوعہ نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

مرثیہ ۱

پھر آج جوہر تیغ زبان دکھاتا ہون
پھر آج حسن معانی بیان دکھاتا ہون
پھر آج خوبی طبع روان دکھاتا ہون
پھر اوج نظم فصاحت نشان دکھاتا ہون
سخن کو پھر گل جنت کا رنگ ملتا ہے
پھر آج باغ تمنائے حسین کھلتا ہے

۲

مثال نجم در نظم پھر چمکتے ہین
ریاض فکر کے گل پھول سے مہکتے ہین
پھر آج لالۂ باغ سخن لہکتے ہین
کلام تازہ سے مضمون ٹپکتے ہین
نسیم فیض رسان بار بار آتی ہے
خدا کا فضل ہوا پھر بہار آتی ہے

۳

پھر آج ذہن رسا تیزیان دکھاتا ہے
گل کلام قزح خیزیان دکھاتا ہے
سحاب خامہ گہر ریزیان دکھاتا ہے
چمن سخن کا دل آویزیان دکھاتا ہے
شگوفہ ہائے مضامین آبدار سے ہے
تمام پھول سے شاخ برگ بار سے ہے

۴

اسی ریاض مین یہ زندگی بسر کی ہے
نظر پڑی یہی گلشن جدھر نظر کی ہے
اسی مین شام اسی مین بسر سحر کی ہے
یہی ریاضت جان بخش عمر بھر کی ہے
بہار اوج پہ کیون ہو نہ حسن کشت مرا
یہی ہے باغ مرا اور یہی بہشت مرا

۵

جہان کا ہم نے بہت سہل و مختصر جانا
ظلم کو ظلم بھی جانا نہ زر کو زر جانا
حقیر مال کو دولت کو پر خطر جانا
قلیل زیست کو دنیا کو رہگذر جانا
خزاں اجاڑ ہے جو تو وہ بہار ہے کیا
فنا ہے جس کو بھلا اس کا اعتبار ہے کیا

۶

نہ رشتے دوست جسے پیری تو وہ جوانی کیا
کمین میں بھی اجل ہو تو وہ زندگانی کیا
قریب مرگ ہو جس کے وہ شادمانی کیا
قرار جس کو نہ ہو پھر وہ کامرانی کیا
وہ عیش کیا کہ دوام اس کو نہیں جس کو
وہ سلطنت ہے تو کیا ہے بقا نہیں جس کو

۷

ثبات کس کو ہے دنیا کو جب ثبات نہیں
جہان یہ وہ ہے جہاں لذت حیات نہیں
بجز الم کوئی جس میں خوشی کی بات نہیں
سرور جس میں ہو وہ دن نہیں وہ رات نہیں
ہر ایک گھڑی بھی ملال عظیم میں گذری
غرض یہ عمر عجب خوف و بیم میں گذری

۸

یہ گھر ہے جس میں کہ بند اس کا باب رہتا ہے
کھلا ہوا در رنج و حساب رہتا ہے
ہر ایک لحظہ و دنیا انقلاب رہتا ہے
الم کا درد کا سر پہ سحاب رہتا ہے
نشاط و عیش میں یہ زندگی کٹی نہ کبھی
یہ کانٹا دل کا کھٹکا یہ کھٹکا گھٹی نہ کبھی

هو

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

هو

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

هو

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

هو

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

١٣

یہ التماس ہے اُن دوستون کی خدمت مین
شریک ہم بھی رہے جنکے رنج وراحت مین
نہ فرق آیا محبت مین نہ مروت مین
جو ہو فرق تو ہو یہین نہ ہمکو فرقت مین
دعاے خیر سے روح حزین کو شاد کرین
ہمارے بعد بھی احباب ہمکو یاد کرین

١٤

وہ شے ہی کیا جسے ہو تا ابد قیام ودوام
وہ ہے محبت آل رسول رب انام
یہان بھی آتی ہے یہ کام وہان بھی آتی ہے کام
اسی ولا مین کرے عمر چند روزہ تمام
اسی سے دور صداے صر خزانی ہے
یہی بہار گلستان زندگانی ہے

١٥

اسی ولا سے ہے آباد و شاد خانۂ دل
اسی ولا سے ہے راہ یقین و دین کامل
اسی ولا سے ہے قرب رسول حق حاصل
اسی ولا سے ہے شاداب گلشن محفل
اسی ولا سے فزون عز و جاہ ہوتا ہے
اسی ولا سے بحل ہر گناہ ہوتا ہے

١٦

یہ وہ گہر ہے چمک جسکی بڑھتی جاتی ہے
یہ نجم وہ ہے جھلک جسکی بڑھتی جاتی ہے
یہ وہ طلا ہے دمک جسکی بڑھتی جاتی ہے
یہ مشک وہ ہے مہک جسکی بڑھتی جاتی ہے
خدا کی شان یہ لو اور یہ باس ہر سو ہے
اس ایک پھول کی دونون جہان مین خوشبو ہے

۱۷

یہ نور وہ ہے کہ آنکھوں میں نور جس سے ہے
یہ نور وہ ہے کہ ہر سینہ طور جس سے ہے
یہ نور وہ ہے کہ حق کا ظہور جس سے ہے
یہ نور وہ ہے بطلان دور جس سے ہے
یہ روشنی نہ چمن سے عیاں نہ باغ سے ہے
تجلی دل ایماں اسی چراغ سے ہے

۱۸

یہ وہ ولا ہے جو مفتاح باب جنت ہے
گواہ جس پہ ہے قرآن یہ وہ آیت ہے
امیر جس سے گدا بھی ہیں یہ وہ دولت ہے
جو بر خلاف ہے دنیا تو کیا شکایت ہے
متاع حب امام زمانہ پاس تو ہے
نہیں ہے زر تو نہ ہو یہ خزانہ پاس تو ہے

۱۹

یہ وہ ولا ہے کہ عقبیٰ میں جس سے عزت ہے
حیات سے بھی سوا بعد مرگ راحت ہے
لحد میں جاتی ہے جو ساتھ یہ وہ دولت ہے
پس از فنا بھی ہو شادی وہ اسمیں لذت ہے
اسی ولا سے یہ تربت میں چین ہوتا ہے
دولھن کے پہلو میں جس طرح دولھا سوتا ہے

۲۰

وہ لازوال ہے یہ مال جس سے سب ہیں غنی
کہ اسکے سامنے دنیا ہے بے بقا و دنی
ہیں سرفراز غلامان سرور مدنی
نہیں پھرا تو کشش پنجتن میں پہ بجتی
بہت قلیل ہے دنیائے زشت میں رہنا
اسی ولا سے ہے آٹھوں بہشت میں رہنا

ہے

۳۱

ہے یاد وہ بیں و دلا سے خیال آیا عیاں [illegible]

رہا ہے رحمت ہے بالائے تجلی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۵

ہوئی کن اہل ولا پر ولا یہ ختم ہوئی
ہوئی کن اہل وفا پر وفا یہ ختم ہوئی
جہان میں کن شہدا پر ولا یہ ختم ہوئی
حسین کے رفقا پر ولا یہ ختم ہوئی
ولا کے ہاتھ میں ہر اک نے اپنا ہاتھ دیا
جنھوں نے مر کے بھی آقا کا اپنے ساتھ دیا

۲۶

ادھر ہے گنج شہیدان تو وہ جناب ادھر
ادھر ہیں جمع ستارے تو ماہتاب ادھر
ادھر غلام ہیں آقاے لاجواب ادھر
یہ خاکسار ادھر ابن بوتراب ادھر
امام پاک سے یوں قرب ہو وفا وہ ہے
جو بوے گل میں سرایت کرے ولا وہ ہے

۲۷

نہ سمجھے جان کو جان ایسی جان نثاری کی
بہشت ہاتھ لگا جب یہ سرگذاری کی
ستون عشق شہ دین کی پائداری کی
ہے ان شہیدوں پہ رحمت جناب باری کی
یہ مر کے زندہ ہیں صورت ہے نور کی حاصل
ہے اب بھی ان کو حضوری حضور کی حاصل

۲۸

وجوب طاعت سبط رسول یہ سمجھے
قلیل عمر کو اس دن کی طول یہ سمجھے
رضاے امام کی اصل اصول یہ سمجھے
بدن پہ زخم لگے جب تو پھول یہ سمجھے
ہر اک نے زخم پہ مرہم حناے خون کا غازہ کیا
گل کنول دل امداد شہ کا تازہ کیا

عزیز

١٩

عزتده کوکده فلکده نام ایمش شاه زاده آنام
عزیز جانان سعی حق بیک طلعتی بنی مقام
جلیل ایدی شاه سلطان شاه عرش اینه تمام
مه‌لقا جانان بین عشق حسین اولادن شاه و داده
بابان ایدی شیع کیبی وانی و آل کرام

٢٠

بو کون بنم یازیلدی یزید صف شهید
علی فاطمه مصطفی کبی سیبار اولدی شهید
حسین ایتدی بو عرش بین عرش بین ایکی شهید
سن بر ایدین بین الاخره الاخر اولدی شهید
بن الا سکیت اولدی امام شهید

٢١

رفیع منزلت و ذی حشم عظیم القدر
سمی حسن کبی بدر آسمان قدرت بدر
نہال آل رسول اولدی ساقی باب صدر
شہید حسین بابی اینه ظلم و جفا سمی فقدر
و کربلاده بیکس و بی‌یار اولدی اولدی

٢٢

سکنا قوتون بین کربلا ده کادر آه وای
عطش بین بطل رسول خدا کربلاده وای
نبی یا فاطمه ساقی او شاه کربلا آه وای
او حضرت یا شهید حسین کبی کربلا آه
نیاز ایدی جانان بین جگر ایدی ساقی کربلا

٣٣

بتول پاک کی تسبیح کے تھے وہ دانے
بجز امام کوئی انکا قرب کیا جانے
رہیں گے حشر تلک انکی وفا کے افسانے
کہ جنکے ذکر سے پر نور تعزیت خانے
فقط ہمیں نہیں منھ آنسوؤں سے دھوتے ہیں
محمد آکے انہیں مجلسوں میں روتے ہیں

٣٤

یہ وہ شہید تھے سب غازی و حسین سعید
نبی کے سامنے ہوتا جو ان میں ایک شہید
تو روتے اسکے لیے عمر بھر رسول مجید
ہوا یہ روز دہم کربلا میں ظلم شدید
ہزار حیف نہ اک ابن خوش خصال بچا
جوان بچا نہ کوئی اور نہ خورد سال بچا

٣٥

وہ غم ہے جس سے کہ خالی نہیں رہی کوئی جا
جہاں تلک ہے زمیں ماتم انکا ہے برپا
امام عصر جہاں ہیں غلام اونپہ فدا
وہاں بھی ہوتی ہوں یہ مجلسیں تو دور ہے کیا
جو اس مقام کی خلقت ہے روتی ہوئے گی
ضرور وہاں بھی عزاداری ہوتی ہوئیگی

٣٦

بزرگ انکے تھے پیاسے ہوئے یہ قتل جو سب
بنے ہیں تعزیہ خانہ وہاں تو کیا ہے عجب
دلوں پہ ہوئیگا طاری ملال رنج و تعب
زباں پہ ہوگا ہر اک کی کہ ہائے ہائے غضب
بتول پاک کا گھر آہ بے چراغ ہوا
رسول حق کا قلم کربلا میں باغ ہوا

ملال

۲۲

ملال ہوگا جگر بند مجتبیٰ کے لیے
تڑپتے ہوئیں گے عباس باوفا کے لیے
بکائیں گی ہمشکلِ مصطفیٰ کے لیے
زیادہ ہوگا غم اصغرِ مہ لقا کے لیے
گلوئے خشک سے ناوک ستم کا پار ہوا
پدر کی گود میں بیجاں وہ شیر خوار ہوا

۲۳

امام پاک وطن میں جب ہوئے ہونگے وہ حاضر
تو پڑھتے ہوئیں گے منبر پہ مرثیہ ذاکر
بکا کے جوش میں غمخوار صابر و شاکر
یہ کہتے ہونگے کہ ہے ہے امام بے ناصر
شہید ظلم ہوئے تشنہ لب فدائے حسینؑ
وہاں بھی ہوگا وہی غل کہ ہائے ہائے حسینؑ

۲۴

وہاں بھی ماہِ محرم میں اٹھتے ہونگے علم
وہاں بھی ہوگا اسی طرح شاہ کا ماتم
ہیں اپنے جد کے عزادار قبلۂ عالم
زیادہ کون ہے صاحب سے اور صاحبِ غم
یہ اشک خون شہید کے لیے بہانے ہیں
یہ کربلا میں بھی جمعہ کی شب کو آتے ہیں

۲۵

محرران کتاب مصائب و ماتم
دہم کا واقعہ کرتے ہیں اس طرح سے رقم
ورق الٹ گیا فوجِ حسینؑ کا جس دم
امام پاک کی جانب کھلا صحیفۂ غم
کوئی عزیز نہ ظہیر ناصرِ حسینؑ رہا
بس ایک مصحفِ ناطق کا نور عین رہا

۱۳م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۴م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۵م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۶م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

۴۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۸
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۴۹
بتاؤ کون سے اب کربلا کو دیں ہم
بیاں ہو جعفر و مسلم کے نورِ عین کا غم
تمہارے بیٹوں کا قاسم کا یا کریں ماتم
کہ اپنے بھائی کے خاطر کریں ملال و الم
کلیجہ تھامے کے اکبر کے واسطے رو دیں
تڑپ کے یا علی اصغر کے واسطے رو دیں

۱۵۰
شہید ہو گئے سب دم میں بہ تیغ و تبر
کسی کی لاش ہوئی پائمال فوجِ عدو
کسی دلیر کے بازو قلم ہوئے لب جو
کوئی جگر پہ سناں کھا کے مر گیا گل رو
نہ ہو کسی پہ جو ہم پہ ستم شدید ہوا
جو دودھ پیتا تھا وہ تیر سے شہید ہوا

۱۵۱
بس اب حسینؑ کی بھی تم سے ہوتی رخصت ہے
سفر قریب بہت ہی قلیل فرصت ہے
وہ سب شہید ہوئے اپنی اب شہادت ہے
نمازِ عصر کا ہنگام وقتِ رحلت ہے
خدا کی راہ میں جاتا ہے جان دینے کو
سحر سے آئی ہیں اماں ہمارے لینے کو

۱۵۲
بتولِ حق حرم آ کے دیکھو ہم کو
یہیں مہمان کوئی دم کے آ کے دیکھو ہم کو
سر اب تو ہو گا قلم آ کے دیکھ لو ہم کو
نہ جانے آئیں گے ہم آ کے دیکھو ہم کو
نبی و فاطمہ کے نورِ عین سے مل لو
فراق کی یہ گھڑی ہے حسینؑ سے مل لو

جہان

۵۳

جیحان میں اپنا اسپ ہمارا اگر لیں تو زمین پانی
فوارہ بن کے اس کا آگ لگے تو زمین پانی
چھائے تب آب تیغ کا ساحل کا یار آگ لگے تو زمین پانی
بیگانے وار آ بالا آگ ہو تو زمین پانی
سنبھے بیکس [illegible] مصیبت کے وقت ابھی
اٹھائے کاندھوں پہ لاش [illegible] جانا کبھی

۵۴

بیکس کا آل نبی کی میں سپاہ بدر سے تھی
رہن [illegible] قاسم [illegible] کے زینب [illegible] تھی
سر [illegible] حسین کے لب [illegible] سے تھی
وہ بیٹی [illegible] [illegible] صبر [illegible] تھی
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] جیتی

۵۵

شہادت نہ مصطفیٰ سے کسی سے نہ ہو سکے
وارث جہاں میں [illegible] کس سے نہ ہو سکے
نبی کا [illegible] [illegible] کسی سے نہ ہو سکے
بیٹا [illegible] بھائی [illegible] نہ ہو سکے
[illegible] فاطمہ سے [illegible] عباس سے ہوا
اٹھائے [illegible] ابا جب حسین سے

۵۶

نادوں میں اپنا اسپ جو دل طول اڑاتے تھے
پرچم [illegible] سب شیر سے تبول اڑاتے تھے
سر [illegible] تب [illegible] رسول اڑاتے تھے
[illegible] [illegible] [illegible]
جیحان [illegible] [illegible]
حسین [illegible] [illegible]

٥٧

کہا حسینؑ نے دل کو سنبھالو اے زینبؑ
کہا بہن نے جگر غم سے چاک چاک ہے سب
کہا یہ شہ نے کرو صبر کی خدا سے طلب
کہا بہن نے کہ طاقت نہیں ہے صبر کی اب
کہا بھلاؤ غم اے زینب حزین میرا
کہا بہن نے کہ دل مانتا نہیں میرا

٥٨

کہا حسینؑ نے تم صابرہ کی ہو دختر
کہا کہ قتل ہو بھائی نہ تڑپے یہ خواہر
کہا مشیت باری میں کیا ہے زور بشر
کہا کہ قید ہو بعد آپ کے یہ خستہ جگر
کہا کہ حق سے جو کچھ عہد ہے وفا کردوں
کہا یتیم یہ بچے ہوں میں بیگانہ کردوں

٥٩

کہا اسی میں ہے خوشنودیٔ خدائے انام
کہا سپرد کسے کرتے ہیں بہن کو امام
کہا کہ سب کا جو مالک ہے خالق علّام
کہا کہ آئے جو گھر لوٹنے کو لشکر شام
کہا کہ شکر ہے اب علیؑ کی جائی کو
کہا کہ یاد نہ کیجو بہن اپنے بھائی کو

٦٠

کہا جدا نہیں ہوتے ہیں بہن سے کیا بھائی
کہا کہ ہائے وہ بھائی میں جس کی شیدائی
کہا کسی پہ مصیبت یہ کیا نہیں آئی
کہا کسے یہ مصیبت فلک نے دکھلائی
کہا کسی سے کوئی کیا چھٹا نہ ہوئیگا
کہا کسی کا گھر ایسا لٹا نہ ہوئیگا

کہا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

۴۳

وہ خوش خصال سایۂ آہن میں [illegible]
فرس کو جو صیقلیں چاٹے وہ سب میں باہم
سوار کی نہ خطا کی کبھی وہ بیک شتم
رہ تو آب میں رکھے جب اُسے ترک قدم
مجاہدین جلال کو تکرار سے نہ یاد کریں
کہ جس پہ چڑھ کے امام زمان جہاد کریں

۴۴

وہ حسن ساز و براق اور وہ زین کی جلوہ گری
پری کے دوش پہ گویا پڑی ہے شال زری
نہیں ہے موج ہوا کی بھی تاب اس کو ذری
گراں سمجھتا ہے نرمی صرصر سحری
دغا میں دست سوار اٹھتے ہی روانہ ہے
پکار ہاتھ کی بھی اسکو تازیانہ ہے

۴۵

فزوں وہ برق سے ہے جو بہ سرعت پا ہے
ہوا بھی تیز ہے پر کیا جو اس سے شرمائے
سوار تیر لگا کر اسے جو دوڑائے
یہ اس کے آگے نکل جائے اور وہ رہ جائے
یہ کیا ہے پیک خیال اس کے آگے جا نہ سکے
بڑھے جو مرغ نظر اس کی گرد پا نہ سکے

۴۶

وہ جلد نرم و مخمل جس سے اطلس و قاقم
کوہستان دو کلی گل کی چادر غنچہ سم
ہے چشم نرگس شہلا و شاخ سنبل دم
نعل دو خرمن گل پیش دیدہ مردم
وہ شہسوار جسے تخت رو زندہ کہتے ہیں
اسی سبب سے اسے باغ زندہ کہتے ہیں

[illegible]

رسولِ پاک کا رہوار بادشاہ بلند
پلک جھپکتے ہی ہو جائے تا رخ بلند
نہ دن کی روشنی ہے نہ اندھیری رات ہیں بند
اشارہ آنکھ کا بس ہے جسے یہ دو سمند
جدھر سوار کی پتلی پھری روانہ ہے
اسے تو سر کی تحریر تازیانہ ہے

[illegible]

قریب فجر تو ہو چکا سوار دوشِ رسول
فلک سے اوج دو بالا ہوا زمیں کو حصول
پڑا جو پرتو رخسار نور عین بتول
یہ سمجھے شب کو ہوا ماہ فلک سے نزول
زمیں پہ روشنی نور پاک کی ہو چکی
کہ منزلوں رخ پرنور کی ضیا ہو چکی

[illegible]

خدا کے نور کی کیا مشت خاک سے ہو ثنا
زیادہ وادیٔ ایمن سے بھی وہ دشت بنا
یہ نور دیکھے تو ہو دل سے محو رخ و عنا
لقا جو ہے تو اسی ضو کو اور ہے سکو فنا
مثال ماہ ہر اک جا ظہور ہے انکا
ہے جس سے عرش منور وہ نور ہے انکا

[illegible]

علی و فاطمہ و مصطفےٰ کا نور یہ ہے
یہاں کا نور بہشت علا کا نور یہ ہے
نبی کے چاند ہیں ارض و سما کا نور یہ ہے
خدا کے فضل سے نور خدا کا نور یہ ہے
قدم دکھائیں تجلی نور صل علا
کہاں کہاں نہیں پہونچا یہ نور صل علا

وله

[illegible]

وله

[illegible]

وله

[illegible] ببین [illegible] ببین [illegible] ببین

[illegible] ببین [illegible] ببین

[illegible]

وله

[illegible]

وله

یاد اولسه کیم نفس ایدر باغ سحر بستان طولدی
دوشدی اکهده جه یا صعدن جهان طولدی
دوشدی بولدن جانک بین اتا اتا بین طولدی
کوکل ایله اتمه قد برآن بولدی
سوز اول رسول بسمله ایا بان طولدی

وله

دوشدی بولدن جانک بین صبرسزم اولدی فنا
دوشدی بولدن جانک بین صد فتنه لبك دردنما
دوشدی بولدن جانک بین صد جهان بیدنك ایندی فنا
کوکل رسولنه اجل اولدی نابنك
بین ایا بیدایا تجان ناتا بیلك بیا

وله

دوشدی بیک المدار او دولت ای حسب
دوشیل بند جهان بین تیغ کی آدم
بر آمدست و کل تبسم جام
دوشدی تا بین ز بیت بولدن بن بیک
نیه وقدر ایا اجل تقلیك ایمنی
کرجیکی اتیغ بیا لیك بید بیمنی

وله

دوشدی بولدن جیکد بیدار اتا افضل اعلا
دوشدی بولدن جیکد بیدار تا ب رسول بیدا
دوشدی بولدن جیکد بیدار بیاد سلطان بید
بیدار صحن کیکل ان اوقل اولدی
نیا بعض کیل ناطره زنجاب بیك
دوشدی بیك رحیك ادا تنبایه

۸۹م

امیر خلق و دید رسول بهر دو سر
امام و والی بیت الحرام از خطا
دلیل و دین [illegible] و زندان [illegible] و فانی
سر [illegible] جنت [illegible] سر کعبه [illegible] صفا
گواه [illegible] [illegible] من سعادت
بجای [illegible] [illegible]

۹۰م

صفی و برگزیده مطلوب و قبله مقصود
سر خلیل و حسن ادای نبی [illegible]
بجا احمد [illegible] و [illegible] محمود
ثنای [illegible] [illegible] معبود
و [illegible] [illegible] ترجیح و دین
بجد [illegible] [illegible] الحرمین

۹۱م

ثنای [illegible] صفدر و حیدر کرار و قلعه خیبر شکن
و [illegible] غضنفر [illegible] جنگ [illegible]
خلیل [illegible] [illegible] امام [illegible] حسن
حبیب [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

۹۲م

و دو دنیا [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

۹۳

ده [illegible]
ده [illegible]
ده [illegible]
ده [illegible]
ده [illegible]
ده [illegible]

۹۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۵

ای [illegible]
ای [illegible]
ای [illegible]
ای [illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۶

ای [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۷

کمان میں تیر کمان کش کوئی ملا نہ سکے
زبان تیغ کو سوفار لب ہلا نہ سکے
کسی کو جنگ پہ رغبت کوئی دلا نہ سکے
پڑے وہ ضرب کہ رستم بھی تاب لا نہ سکے
بچا کے جان لڑائی کی راہ سے بھاگو
فریدون کی طرح رزم گاہ سے بھاگو

۹۸

دیر نہ تھم ہو اٹھا کہ اہل شام بڑھے
لگا کے تیر سیہ رو و تیرہ فام بڑھے
جو آگے تھے وہ ہم آور و زال و سام بڑھے
ادھر سے شاہ امم کھینچ کر حسام بڑھے
صفوں کی خاک اڑائی ہوا سے فوت چلی
ادھر سے فتح چلی اس طرف سے موت چلی

۹۹

چلی جو سیف دو دم سر زمیں پہ گرنے لگے
دو دم ہو ہو کے پیکر زمیں پہ گرنے لگے
جو زندہ فیل تھے مر کر زمیں پہ گرنے لگے
لگی جو کٹ کے گلے خود سر زمیں پہ گرنے لگے
قریب داؤ تو ضربت گرائے دیتی تھی
جو دور تھے انھیں دہشت گرائے دیتی تھی

۱۰۰

بڑے بڑے دم پیکار نابکار گرے
جو نامدار عرب تھے وہ نامدار گرے
کہیں پیادے گرے اور کہیں سوار گرے
ادھر کو آٹھ گرے اس طرف کو چار گرے
غبار اسکے بھی دل کا نکلتا جاتا تھا
گرے ہوؤں کے فرس تن کچلتا جاتا تھا

ايضاً

ڏھوڙ جي چڪ لڪ تنديءَ ڦڦاڙو، سڪي ڪين ٿي ٿھي
پيغ الا تنگ آڳر اتي ڦاڙو، سگھي ڪين ٿي ٿھي
سکي سڪڙ ھاڙ، پاپا پاڻ سعاد اڻ پاڙو، سڪي ڪين ٿي ٿھي
ٻيا سک ٻيڙين ٻاڻ اتي ڪا ڦوڙ ٻيڙي جي
ڪا اڪڙون مرس ڪوڪاڻ پاڙي

ايضاً

زبين ڀيو الا ٿيو، ٻيلي ڪا اتي ڦڙي ٿيا پاڙو، سڪي ڪين ٿي ٿھي
ورالڻ ستو سعدالا ڏيا پاڙو، سڪي ڪين ٿي ٿھي
ڍڪ ڍيٺ ٺاڻ ولي پٺاڻ، مڙادو ڦاڙو، سگھي ڪين ٿي ٿھي
ٿيا ڏون ٻيڪ ٻيڙي، ماڙا ڏمڙ ٻيڙين وڏھان ٻيو
ٿي، ٿھي ٻالھو ٿيڻ، ماٺي ٺي ٿيا ٻالڻ ڪسر ڏو ڏيا ٿي

ايضاً

سر ڏاڻ ٿنگھو ڏٺين سڪي ٻالڻ آڳر ڏي
ٿھي ڦاڙو ٿنڌي ٻاڦي ٻاڦي ٻاڪ ٻار اتي ڏي
سڻ اڻ ڏسمر سڪ ٻيو ٿيڻ ٻاڻا ٻاڻ آگر ڏي
ٻاڻا ٻالڙ ڏھي الر، ٻا ٻالڙ اٽڪ آڳر ڏي
ٿيمر ڏسڪ سڪي ٿيا ٿي ٻين اٽڪ الان ٻاڻيا ڏي
اڪ ٻاڪڙ اڻ ٻلي ٿي ٿيا ڦاڻا ٻي

ايضاً

ٻني ڏنگھا سڪڙ ڏاڍو، چيلھي ڪائي ٿھي
ٻڙي سڪڙ ڏيا ڏو ڏعو، ٻيا ٻيٺي ڪاپي ٿھي
ٿيال اڦاڻ سڪٽ ٿڙي اٿڪي ٻيٺي، ڪاپي ڪاپي ٿھي
ڪاڻ سڪ ڦڙي سري ٽيو، ڪاڻ ڪاڻ سڪ ڪاڻ آڳر ڪو ٿھي
ڦاڪو ڏو سي ٻي ٿھي سيا ٻاڻيو آگر ڏي

قوشمه

قلم کاران قهاسمز آرکسه آلکانداز اولایدم
اوله‌یدم کوکس عیاندن تیغ کسان الماس بادام اولایدم
اوله‌یدم شعال تنها فاتمه آلده کلاده اولایدم
اوله‌یدم تیغ ایله ساقی وار ایچن تنها ایدم
اوله‌یدم قوینده اوله‌یدم ایتن تنها اولایدم
اوله‌یدم اوراسن تنها سلطانم تنها

دیکر

اوله‌یدم تنها عاشق حق تن الده اوله‌یدم
نیاز یا رب بن تنها اوله‌یدم تنها اوله‌یدم
اوله‌یدم تنها اوله‌یدم نیاز طوتن کیان اوله‌یدم
اوله‌یدم تنها حسن بن زینت اوله‌یدم تنها
اوله‌یدم تنها یا اوزن اوله‌یدم سن تنها
نیاز بن تنها کون اوله‌یدم تنها

دیکر

منال تنها سرمی سلطان تنها اوله‌یدم
تنها اوله‌یدم تنها سن بن تنها اوله‌یدم
اوله‌یدم تنها تنها یوزن اوله‌یدم تنها
اوله‌یدم تنها اغیار اوله‌یدم تنها
اوله‌یدم تنها تنها اوله‌یدم تنها

دیکر

وقتا کیم قلقلده دونر قدر قلقلار کیرنمو
نقره کیمین کلدی کیمسه تنها قلعه ده سن
جسن الله کسب کلدی رسول کلا نیاز
قنقود ایمنیان کی کلدی بیت ده بیت
نیاز ایه بن سن قلعه اسکان الیه
حال آنی سن بن الیه سولالیه
سیحان

١٠٩

عیاں تھی ہر اک رنج سے شور و افغاں کی صورت
نظر میں پھرتی تھی دل بلبل سودائی کی صورت
بنا کتھا نسیر تھی ادبیر اسی کی صورت
الکہ مرکی تھی ادھر کا دھرکار اسرا کی صورت
جھپایا ساچ دھال میں نہ تج اسکا لاکھی کی صورت
نہ آرا دون کس سے آگیج پا ساد کھائی جیون کو

١١٠

زمیں پر پڑی تھی ڈالی جس سے ٹھاڑا دان
سوار آگے گئے تھے لال حال میں ابھوا را دان
ستارم جیسے جھکا لیے نامہ ورادان
جیسے آگے نیند کھیرن ٹپ پر آکے ٹھاکے آٹھ
سواری آگئی پیچھے ان کے ٹھاٹھ
پیا رادر ٹھا تار کی جاتی بھاٹ

١١١

سم جھنگ کی ٹالی ڈالی جانے کھٹ ٹکٹ سے ٹھپ
گاٹھ سرسی ٹاں اڑنے کی آٹکٹ ٹکٹ سے ٹھپ
مرحوب سے چال ساتھ عنان اڑانے کو ٹکٹ سے ٹھپ
دونوں اپنے سب جان کی جان لٹن لٹن ٹھپن
سر کی ٹھکری ٹکی بھی چلیا تاڑ تاڑ نہ پرتیں ٹھپن

١١٢

ٹھیکا رسبند ٹھاٹھا کہ اس وارد جیں ٹھا
ٹپن اسکے وہ ٹھیٹھ جو ہیں کیا جڑی باتیں ٹھاں
جھاڑ پار ٹھے دو ٹپن کے دو کے نکا آٹھاں
جھٹ سرا کھیٹا سے ٹھٹ دو لیٹ کہ سپر و دانیں ٹھاں
جھولا ٹھوا کے ٹھیکا ٹیٹ ٹیٹ وہ جھبی ٹھکا
ٹھڑا ٹونی و ستٹ ٹھکے ٹیٹھون یا ٹھا

۱۱۳

وہ ضرب تیغ تھی یہ وہ قوت تن کرکین
ادھر فلک تو ادھر تھرتھرا رہی تھی زمین
جب اٹھی خاک میں انگشت صیام شیرین
تو کانپ جاتا تھا چوتھے فلک پہ مہر مبین
یہ ڈر تھا ہیں یہ قوی ید اللہ کی طرح
کہیں وہ نیم نہ ہو جاؤں میں قمر کی طرح

۱۱۴

جدھر جلال میں شیر تو شحصال آئے
یہ سمجھے سب کہ ادھر شیر ذوالجلال آئے
قریں جو تیغ زنوں کے دم جدال آئے
تو ساتھ جانوں کے اک اک کا بن نکال آئے
نہ سرکشی وہ رہی اور نہ آن بان رہی
نہ سر رہے نہ وہ غرہ رہا نہ جان رہی

۱۱۴

وہ حملہ خلف ضیغم خدا کے مجید
وہ تیغ تیز اصالت میں جو کہ فرد وحید
ادھر ظفر تو ادھر سے شکست فوج یزید
کسی کے سر پہ وغا میں پڑی جو ضرب شدید
نکل کے روح چلی تا بہین ہوا کی طرح
غرور خوف سے بھاگا گمر یزید کی طرح

۱۱۵

ہر ایک جو فوج میں صفدر تھے صفدری بھولے
جو روم و شام کے خود سر تھے خود سری بھولے
وغا کے رنگ کو لشکر میں لشکری بھولے
جو شہسوار تھے بھگدڑ میں بھگدڑی بھولے
جو تیز کی تھی دم جنگ وہ بجھی نہ رہی
بہادروں کی بھی مٹ کر بہادری نہ رہی

گرگئے

۱۱۷

گرے جو ظلم کے جھنڈے ادھر ادھر کے گرے
مکان جو کفر کے تھے وہ ادھر ادھر کے گرے
سنور سنور کے بڑھے تھے بگڑ بگڑ کے گرے
کیا جو سرو اجل نے اکڑ اکڑ کے گرے
ادھر تو موت نے ٹھنڈا دم نبرد کیا
ادھر حسام کے پانی نے اور سرد کیا

۱۱۸

وہ تیغ جب سوئے فوج زبوں صفات آئی
یہ شور اٹھا کہ وہ غارت گر حیات آئی
برید تیغ دو دم عمر بے ثبات آئی
تنوں سے جان چلی ساعت ممات آئی
ہر ایک وار میں سر تن سے بیت بیت کے کٹے
رگیں گلوں کی نہیں رشتہ ہائے زیست کٹے

۱۱۹

بڑھے جب آپ پئے جنگ آستین الٹے
قریب تھا کہ ورق کی طرح زمین الٹے
ادھر کو جان کے ڈر سے ہٹے لعین الٹے
کہیں تھے پشت کے بل مرد اور کہیں الٹے
الٹے ایسا کبھی ملک جان نہیں دیکھا
یہ انقلاب تہ آسمان نہیں دیکھا

۱۲۰

بدل گیا تھا لڑائی کا رنگ لشکر میں
نہ تاب تیغ یمن میں تھی اور آب خنجر میں
نہ ہاتھ تن پہ نہ دستانے دست خود سر میں
زرہ نہ جسم میں نہ ہتھیار آئینہ بر میں
دعا میں یا غوث کہے رخ وغا سے مڑ گئے تھے
یہ گل کھلا تھا کہ ڈھالوں کے پھول اڑ گئے تھے

۱۲۱م

[illegible]

۱۲۲م

[illegible]

۱۲۳م

[illegible]

۱۲۴م

[illegible]

١٢٥
سکی کوں ترت پیٹ ستھو تھا اندر دو تن او دھال
جنبیدہ سر دو بیں لنبیں میں پاوں اچھیر جو دھال
اتھی اتھی پرے کے تھا اندر میں اپنے قال
بند اتھی پاکر کے پیا بیا نام پرا و افعال
مو اتھا حال ترنید و بکار اس انگ تیں
کہ پنیا اٹھیں کے مرد کی [illegible] تیں

١٢٦
دیکھ جلال کہ ستے باد شاہ عرب
پکڑ حیات کہ [illegible] اور غضب
دیکھا عیب دی باد ہے دو پنچا غضب
نیل تھا [illegible] تعود رکھ طالب
پیا اوکن سنے قلعہ سنگ [illegible] بین
سبین پیٹ میں بی حاب ایر [illegible] بین

١٢٧
بیٹی پانی گاون وا اور ینہ بید سی
کہ او پنج فون بید ی ماسی ابل تیتی
تا ہم لسٹ دی بی [illegible] اپنے تیں
بکل جکو قبالہ [illegible] بی
سر ان کا [illegible] اسپے نیج بانی
نادابے ای جان [illegible] بانی

١٢٨
سبھا تھی [illegible] میں لکے ان کے [illegible] دو جیان
سبھا تھی فون سے [illegible] نھوی عیان
سبھا سبھا [illegible] غول میں [illegible] ان
سبھا بیادو [illegible] تیل [illegible] ابان
[illegible] میں [illegible] نہین دو تھا
[illegible] صفین [illegible] تھا

١٣٩

[illegible]

١٤٠

[illegible]

١٤١

[illegible]

١٤٢

[illegible]

۱۲۳

[illegible] تھی لالہ زار [illegible] زمین
[illegible] زمین
[illegible]
[illegible] کی آواز
[illegible] کی آواز

۱۲۴

[illegible]
[illegible]
[illegible] مصطفیٰ [illegible]
[illegible]

۱۲۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۶

[illegible] ایمان
[illegible] دامان
[illegible]
[illegible] حسین [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۰۵

[illegible]

۱۲۰۶

[illegible]

۱۲۰۷

[illegible]

۱۲۰۸

[illegible]

١٢١٩

[illegible]

١٢١٥

[illegible]

١٢١٥

[illegible]

١٢١٢

[illegible]

١٥٥٣
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

١٥٥٤
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

١٥٥٥
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

١٥٥٦
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حال بزم و رزم و جرأت و شہادت فرزند سبط رسول زمن قاسم ابن حسن ع

[illegible]

مصنفہ جناب نفیس اعلی اللہ مقامہ

مطبوعہ نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

۱

ہاں اے عروس حجلۂ اعجاز رو دکھا
اے دو حم مراد گل آرزو دکھا
اے لیلی حجاب شب مشکبو دکھا
اے حور طبع طرۂ مرغولہ مو دکھا
تو شگفتہ ہو بزم رنگ بیاں دہن میں کھلے
نقشِ تبسم پھول ہوں در باغ سخن کھلے

۲

یوں جلوہ گر ہوں شاہد مضمون دلپسند
ہو ثانی مرقعہ مانی ہر ایک بند
لفظوں کا نور ماہ دو ہفتہ سے ہو دو چند
ہو شور عرش پر کہ زہے معنی بلند
لفظیں ہیں کلام فصاحت سرشت میں
بیٹھی ہیں تخت نور پہ حوریں بہشت میں

۳

محفل میں آرہی ہے علی کے چمن کی بو
پیدا ہے لفظ لفظ سے تازہ دلہن کی بو
کیا عطر یاں سہاگ کا کیا نسترن کی بو
مہکی ہوئی ہے باغ حسینؑ و حسنؑ کی بو
آراستہ مکان ہے بی بی کے جلوس کا
ہر بیت ہے بنی ہوئی حجلہ عروس کا

۴

مصرعے ورق پہ پھولوں کی لڑیاں ہیں دلپذیر
آواز شادیانہ ہے یا کلک کی صریر
گویا مداد عطر دہن ہے کاتب بے نظیر
ہے کوزۂ نبات دوات صفا ضمیر
مضمون نئے جو ذہن رسا میں گذرتے ہیں
شادی کی دھوم دھام ہے مہمان اترتے ہیں

۵

[illegible]

۶

[illegible]

۷

[illegible]

۸

[illegible]

٩

[illegible]

١٠

[illegible]

١١

[illegible]

١٢

[illegible]

۱۳

اک جا ہوئے جو وہ گل بستان بو تراب
غل تھا کہ ایک برج میں ہیں ماہ و آفتاب
بیٹھی دولہن جو سر کو جھکا کر بصد حجاب
آنسو بھر آئے ماں کے جگر کو رہی نہ تاب
بڑھ کر بلائیں پیار سے بنت حسن کی لیں
دولہا کی ماں نے جھک کے بلائیں دلہن کی لیں

۱۴

آیا جو وقت آرسی مصحف کا آہ آہ
زیر ردائے فاطمہ تاباں تھی مہر و ماہ
حیران تھا آئینہ کہ یہ ہے کس طرح کا بیاہ
ناشاد تھی عروس یہ قرآن بھی تھا گواہ
کم ہوگا ہجر و وصل بھی ایسا زمانے میں
دولہا جناں میں ہو گا دلہن قید خانے میں

۱۵

تھا متصل جو حضرت شبّر کی بی کا سر
نور علی و فاطمہ اک جا تھا جلوہ گر
آئینہ میں جو رخ پہ [illegible] کی پڑی نظر
گھونگھٹ ہٹا کے دولہے کو دیکھا تو چشم تر
آیا حیا سے منہ پہ عرق سانس رک گئی
آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کے دولہن اور جھک گئی

۱۶

کھولی نہ آنکھ جب تو یہ بولا وہ گلعذار
صاحب کی ماں بہن تھی تو دیکھو تم ایک بار
کہنے لگی یہ زوجۂ عباس نامدار
کب تک یہ شرم چھوڑ دو آنکھوں پہ میں نثار
پلکیں ہلیں جو اشک کے قطرے ٹپک گئے
نرگس کے پھول [illegible]

۱۷

بولیں وہ اگر دیکھیں تو زنان نکو خصال
شادی مبارک اے حسن مجتبے کے لال
نام خدا باغی بی بی ہے بے مثال
پھولے پھلے جہاں میں رسول خدا کی آل
قائم سہاگ بھاگ رہے برتری رہے
صندل سے اُن کی مانگ ہمیشہ بھری رہے

۱۸

تاریاض صبح شب غم عیاں ہوئی
فصل بکا و شیون و ماتم عیاں ہوئی
ایسی سحر جہاں میں کبھی کم عیاں ہوئی
صبح شہادت شہ عالم عیاں ہوئی
خورشید کانپتا تھا یہ دن خوفناک تھا
ماتم میں صبح کا بھی گریبان چاک تھا

۱۹

گلشن میں باد صبح اُڑاتی تھی سر پہ خاک
غنچے شکستہ دل تھے تو دامن گلوں کے چاک
طائر ملال قحط سلیمان سے تھے ہلاک
نوحہ چمن میں بلبلوں کی صدائیں تھیں دردناک
غمگین تھے گل کہ شاخ کے اوپر دھرے ہوئے
آنکھوں میں اشک بلبل شیدا بھرے ہوئے

۲۰

سکتے میں سرو باغ تھے پامال تھی گیاہ
کوکو کے بدلے قمریاں کرتی تھیں آہ آہ
پژمردہ پھول رنج سے با حالت تباہ
شاخیں جھکی تھیں بار الم تھا جو روبراہ
کھٹکا یہ دل میں باغ نبی کی خزاں کا تھا
صدمے سے رنگ زرد گل زعفران کا تھا

٢١

نخلِ عزا بنا تھا ہر اک نخلِ باردار
ملتے تھے برگ بھی کفِ افسوس بار بار
سنبل تھا بال کھولے ہوئے مثلِ سوگوار
گل کیا نہیں کہ دل میں کھٹکتے تھے غم کے خار
شبنم نے اشک شام سے ایسے بہائے تھے
تھالے بھی چشمِ نم کی طرح ڈبڈبائے تھے

٢٢

گلزار میں فاطمہ میں تھا جو قحطِ آب
تھا بار بار غرقِ عرق شرم میں گلاب
او چمن سے پڑ گیا دل سنبل میں پیچ و تاب
تھی طائروں کو سوزِ قلق سے جگر کباب
گلشن میں بے حواس ادھر اور ادھر اوڑی
چڑیاں کی تو ذرا کن جانور اوڑے

٢٣

بادِ صبا یہ کہتی تھی آ کر گلوں کے پاس
یہ کیا شگون بد ہے تم اس سے کرو ہراس
فارغ ہوئے ہیں عقد سے شاہِ فلک اساس
یا رب یہ بیاہ حضرت قاسم کو آئے راس
پھولا پھلا نبی و علی کا چمن رہے
سرسبز باغِ دہر میں باغِ حسن رہے

٢٤

غنچے جواب دیتے تھے دل تنگ ہو کے تب
گذری بہار باغِ نبی پر خزاں ہے اب
باغی ہوئے ہیں در پئے آزار سب کے سب
کٹ جائیں گے یہ سروِ روانِ زمیں غضب
پوشیدہ زیرِ خاک ہر اک ماہ ہووے گا
پامال پھول سا تنِ نوشاہ ہووے گا

۲۵

پانی پیے وضو جو نہ تھا تشنہ کو دیتا تاب
جوش ملال سے دل دریا تھا آب آب
کھاتی تھی فرط غم سے ہر اک موج پیچ و تاب
آنکھوں میں اشک سوجے ہوئے دیدۂ پُر آب
کشتی تباہ تھی جو شہ خوش صفات کی
سب سینہ چاک پھرتی تھیں لہریں فرات کی

۲۶

گردوں پہ گو کہ صبح کے آثار تھے عیاں
لیکن ہر اک نگاہ میں تاریک تھا جہاں
نور سحر پہ تھا شب دیجور کا گماں
چمکا کبھی ہوا بھی تو نجم سحر نہاں
جھونکے نسیم غم کے جو گردوں پہ جاتے تھے
ہر دم چراغ انجم فلک جھلملاتے تھے

۲۷

جس وقت صاف صبح کا ظاہر ہوا ظہور
آکے پئے اذان شہ اکبر غیور
صوت رسول پاک کی گونجی زمین دور دور
خادم نے جانماز بچھائی اٹھے حضور
مصروف ذکر حق جو شہ با کرم ہوئے
پیچھے صفیں جمائے مصلی بہم ہوئے

۲۸

بیتاب تشنگی سے تھے گو وہ اہل ہوش
یاد خدا کا صورت دریا تھا دل میں جوش
وہ نور رخ سیاہ عبا میں وہ زیب دوش
پیرو امام پاک کے دیندار و سرفروش
باندھے کمر مرید امام سعید کی
دے دے کے جان دولت عقبیٰ خرید کی

۲۹

فارغ نماز و یاد حق سے ہوئے تھے ابھی امام
ناگہ ادھر سے تیر چلا جانب خیام
جب آ کے ناوکوں نے دیا موت کا پیام
سینہ سپر حبیب ہوئے تول کر حسام
عابس سپر ہوئے شہ عالی مقام کے
ابرو پہ چڑھ گئے ہلال فلک احتشام کے

۳۰

دم بھر جو دل کو شوق شہادت میں تھا یقین
تسبیح جا نماز پہ رکھ کر اٹھے حسین
داخل حرم سرا میں ہوئے شاہ مشرقین
وہ شور الفراق وہ سیدانیوں کے بین
روتی تھیں بی بیاں جو فراق امام میں
سامان حشر تھا دم رخصت خیام میں

۳۱

سمجھا کے ایک ایک کو باہر امام آئے
ہتیار سج کے یاور شاہ انام آئے
غازی سوار ہونے لگے خوش خرام آئے
باگیں اٹھا اٹھا کے سوئے فوج شام آئے
جانباز حوصلے سے سوا کام کر گئے
مرنے کا اذن پا کے بڑے نام کر گئے

مطلع ۳۲

جب [illegible] چکے انصار با یقین
نکلے برائے جنگ عزیزان شاہ دین
لوٹا [illegible] سے جب چمن زینب حزین
سر پیٹنے لگے حرم ختم مرسلین
غل تھا تباہ زینب ناشاد ہو گئی
غربت میں بنت فاطمہ برباد ہو گئی

٣٣

ڈیوڑھی پہ رو رہے تھے جو شبیر خوش خصال
قدموں پہ سر جھکا کے یہ بولا حسن کا لال
آنکھوں کے آگے مر گئے زینب کے نونہال
پہلے وہ کام آئے جو ہم سے تھے خورد سال
دیجئے رضا ہمیں کہ دم کارزار ہے
اب زندگی غلام کو بھی ناگوار ہے

٣٤

آنکھوں میں اشک بھر کے یہ شبیر نے کہا
اے لال کس طرح تمہیں مرنے کی دوں رضا
شرمندہ مجھ کو روح حسن سے کرو گے کیا
تم سارے گھر کی جان ہو اے میرے مہ لقا
پوچھیں اگر تو بانوئے مضطر سے کیا کہوں
کھو دوں تمہیں تو بیوۂ شبر سے کیا کہوں

٣٥

قاسم نے کی یہ عرض کہ یا شاہ نامدار
سب اوس پہ ہیں نثار جو ہو آپ پر نثار
آتی ہے یہ صدائے پدر مجھ کو بار بار
جنت میں فاطمہ کو تمہارا ہے انتظار
آفت کا وقت ہے دل و جان بتول پر
اب تک نہ تم فدا ہوئے سبط رسول پر

٣٦

جلدی بچا سکے کہ رضا مجھ کو ہیں چچا
ہمشکل مصطفےٰ کے عوض تو تمہیں نہ جاو
پاس شرم کرو جہاد میں سینہ پہ زخم کھاو
عباس نامدار سے پہلے گلا کٹاو
غازی ہو دلبر شہ ذوالجلال ہو
سر سبز خلق میں ہو کہ شبیر کے لال ہو

٣٧

فرمایا شہ نے خنجر پھیرو مرضی خدا
روئین بہنین بھی آج یہ قسمت مین لکھا
چھوڑو ہمین کرو سفر گلشن بقا
مان سے پھوپی سے بہنون سے مل آؤ اور کہدو ذرا
افسوس پہلے تم سے نہ ہم کوچ کر گئے
دو ٹکڑے تباہ ہو گئے الم گذر گئے

٣٨

داخل ہوا حرم مین یہ سنکر وہ گلبدن
رخ کی بلائین لینے لگین شاہ کی بہن
دولہے کے گرد پھرنے لگی بیوہ حسن
چھاتی سے جب لگایا تو بولا وہ صف شکن
اب کامیاب ہو گئے فضل خدا سے ہم
امان رضا جلدی کی لائے چچا سے ہم

٣٩

مان نے کہا کہ شکر ہے جاؤ دعا کرو
بیٹا چچا کے پیار کا حق ادا کرو
امداد نور چشم رسول خدا کرو
جلدی سراپا اونکے قدم پر فدا کرو
واری وہ مرد ہے جسے فکر مآل ہو
نہ مان کا دھیان ہو نہ دولہن کا خیال ہو

٤٠

تسلیم کو جھکا جواب سے وہ نونہال
چھاتی بھر آئی ہو گیا مادر کا غیر حال
جب کر چکا وداع سبہون کو وہ خوشخصال
مان نے کیا اشارہ کہ اے مجتبیٰ کے لال
کاہے کو قتل گاہ سے اب پھر کے آؤ گے
صدقے گئی دولہن سے نہ کیا مل کے جاؤ گے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۲

جی چاہتا ہے تمکین چھوڑ کر جو بین
آنکھیں تمہارے پاؤں سے ملکے بہت اچھا ہیں
بتلا دو کیا ہیں جو نہ مہلت اجل سے پائیں
جاتی ہے آبرو جو نہ غموں کے کام ہیں
جیتے رہے تو مر کے حضوری میں جائیں گے
رو دو بوش ہوں تو باپ کو کیا منہ دکھائیں گے

۵۳

ایک ایک چاہتا ہے کہ تو بیسے کام آئیں
تنہا ستم کشوں سے زباں جو اٹھیں دکھائیں
مانع تھا پاس ہم کو کس طرح سے جائیں
کہتے ہیں سر خرو ہوں اگر خیر بین ہتھا ہیں
گھونگھٹ پہ دونو ہاتھ ہیں منہ کھولتیں نہیں
ہم بیٹھیں بھی کیسے ہیں تو بولتیں نہیں

۵۴

دشمن کبھی ہنسائے کبھی تقدیر یوں رلائے
دو دن خوشی سے ایک جگہ بیٹھنے نہ پائے
کیا ہی کی صبح و شب عقد کے ہائے
جو کل بارات میں تھے وہ سب خیر بین ہائے
سامان بیاہ شام میں جنگل کے ہیں
زندہ جو ہیں وہ سب متمنی اجل کے ہیں

۵۵

بیکس سے کیسی شرم مسافر سے کیا حجاب
ہم یوں ہیں اب کہ جیسے لب بام آفتاب
یہ عقد تھا کہ موت یہ شادی تھی یا کہ خواب
دم بھر نہ خوش ہوئے کہ دیا زیست نے جواب
حسرت بھرے ہوئے سوئے ملک عدم چلے
افسوس جب غم آئیں تو دنیا سے ہم چلے

۱۳

۱۴۹

باہر کبھی گئے نہیں دربار شاہ سے
سائے میں پرورش ہوئی کس عز و جاہ سے
منزل سے مطلع ہیں نہ واقف ہیں راہ سے
جانا ہے دور آگے ہمیں رزمگاہ سے
اک دن میں گھر بھرا ہوا یوں کوئی لٹ گیا
جلدی یہ سب کے ساتھ شہید و کچھ چھٹ گیا

۱۵۰

کیونکر دکھائیں تم کو ہمیں داغ دل و جگر
عجلت کا ہے مقام کہ ہے خوف کا سفر
فرما کے یہ قدم پہ جھکانے لگے جو سر
بولے کہ ہاتھ یار کے حنائی وہ ہو جو تر
منظور ہے جو کچھ ادھر سے اظہار کیجئے
صاحب کرو تو گھر کا ہمیں تار کیجئے

۱۵۱

بیٹھے ہیں جان دینے کو تیار آپ ہیں
مجھ سے بھی زندگی سے بھی بیزار آپ ہیں
مجبور ہے رضا کے طلب گار آپ ہیں
کیا میرا اختیار ہے مختار آپ ہیں
کیجے سلوک وہ کہ ہر اک باوفا کرے
پیاسی جو ایک شب کی ہو صاحب دعا کرے

۱۵۲

قسمیں ہمیں نہ دیجئے آنسو بہائیے
صاحب ہیں رو رہی نہیں بہتر ہے جائیے
یوں ہے خوشی تو رانڈ ہمیں کو بنائیے
صورت کوئی نباہ کی میرے بتائیے
رو رو کے عمر کون گزارے فراق میں
ہم اپنی جان دیں گے تمہارے فراق میں

٥٥٣

سنتا ہے کون کس سے کہیں اپنے دل کا حال
موت آئے اب کہ ہو گئی ہے زندگی وبال
رو دوں تو خوف ہے کہ نہ ہو آپ کو ملال
راضی ہوں گر تو اپنے رنڈاپے کا ہی خیال
دشمن کا بھی جہاز تباہی میں پڑ نہ جائے
یوں کسی کا بھی کیا مقدر بگڑ نہ جائے

٥٥٤

ہائے بے جا نہیں یوں نہ کوئی گھر تباہ ہو
ماتم سحر کو جس میں ہو شب کو بیاہ ہو
وہ سچ ہے جا نہیں جو بچھڑ ہمسر و راہ ہو
وارث نہ ہو تو رانڈ کا کیونکر نباہ ہو
لکھا تھا بخت میں یہی مجھ دل فگار کے
رنڈ سالہ پہنوں بیاہ کا جوڑا اوتار کے

٥٥٥

رویا نبی کی مصیبت پہ زار زار
آئی صدائے طبل وغا رن سے ایک بار
اوٹھے لگا جو تیغ پکڑ کر وہ نامدار
دامن پہ ہاتھ رکھ کے یہ بولی وہ دل فگار
دن حشر کا فراق کی ہر رات ہوئے گی
اب کس جگہ شہا ملاقات ہوئے گی

٥٥٦

انجھو بہائے آنکھوں سے تو لادہ مرتقا
اب حشر میں ملیں گے ہم اے غم کی مبتلا
بولی بتائے جائیے کچھ اور بھی پتہ
تب بیٹیوں کو پچھاڑ کے دولہے نے یہ کہا
ہو گی کفن قبا جو شہانی ہماری ہے
صاحب رکھو اسے یہ نشانی ہماری ہے

۵۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

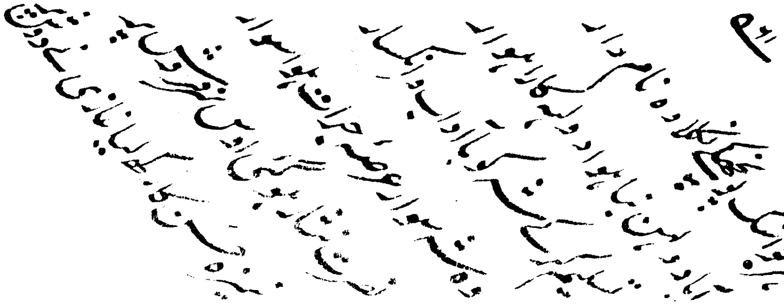

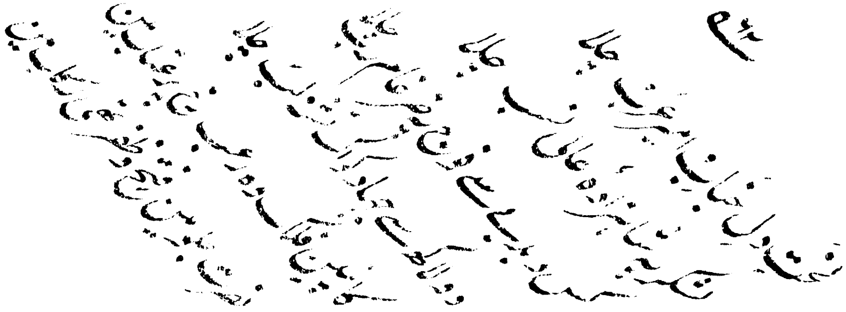

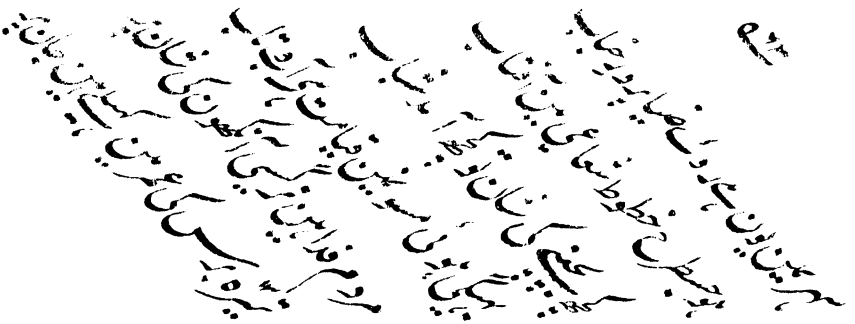

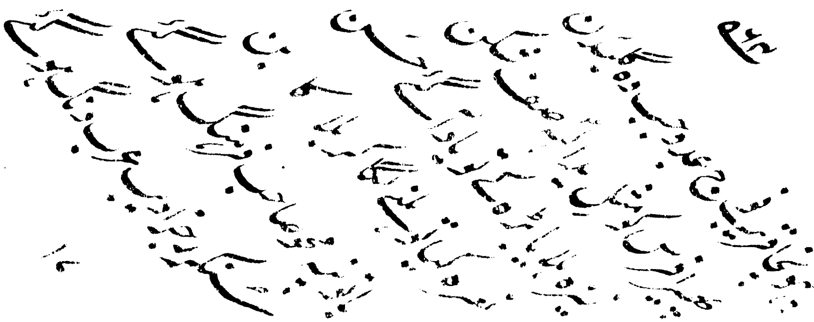

٤٦٥

[illegible] منزلت فیض [illegible]
[illegible] اولیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٤٦٦

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٤٦٧

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٤٦٨

[illegible] الاتفاق
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٣٩
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٤٠
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٤١
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٤٢
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۷۳

ہر اک بڑھایا قاسم عالی جناب نے
اولٹی شعاع کو بھی سپر آفتاب نے
جولاں کیا سمند کو گردوں رکاب نے
لی تیغ میاں سے خلف بوتراب نے
گھونگھٹ میں تھی دولہن کو وہ تیغ غلاف میں
جلوہ کیا عروس ظفر نے مصاف میں

۲۷۴

کس شان سے صفوں پہ وہ لیلیٰ ادا چلی
وہ کیا چلی کہ جانب لشکر قضا چلی
سمجھے یہ سب کہ تیغ شہ لافتا چلی
چمکی ستم کی برق اجل کی ہوا چلی
ڈھالوں کا ابر جو ہجوم سے جنگل میں چھا گیا
موسم بنا سروں کے برسنے کا آ گیا

۲۷۵

چمکی جو تیغ تار میں فوج زبوں چلی
کاٹا جگر کو جس پہ وہ الماس گوں چلی
اس رنگ سے وہ ماہی دریائے خوں چلی
اودھر کبھی چلی تو کہیں سرنگوں چلی
جنگ آزما دکھاتے ہیں جوہر اس طرح
دریا میں پیرتے ہیں شناور اس طرح

۲۷۶

وہ تیغ اور وہ دست حنائی کی شان و ضو
گویا عیاں تھا پنجۂ مرجاں میں ماہ نو
بجلی سا ہر جگہ تھا سمند براق دو
بیجان تھا ہر پیادہ تو بے سر ہر ایک شو
مشکل تھا ضبط فوج کے وقت کارزار سے
سر نیزے کے کہ بڑھ گئے لاشے شمار سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱م

[illegible]

۲م

[illegible]

۳م

[illegible]

۴م

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۹

[illegible]

۳۰

[illegible]

۳۱

[illegible]

۳۲

[illegible]

٩٣
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٩٤
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٩٥
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٩٦
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٩٧

آیا وہ اُسطرف یہ اُدھر سے پلٹ کے آئے
یوں آئے جیسے شیر درندہ جھپٹ کے آئے
گھوڑے بھی تنگ گشت میں ہر یک سمٹ کے آئے
ٹھہرا کیا وہ جست و زن کو ڈپٹ کے آئے
اب کیا پڑے کہ تاب و تواں میں کمی ہوئی
ہر بار اُکھڑی جاتی تھی پیری تھکی ہوئی

٩٨

نیزے ہنسنے لگے جو بند تو کھلنے لگے ہنر
نیزہ سا بڑھ کے آ گئیں اینان قریب سر
زورِ علی دکھایا جو اک نیزہ باندھ کر
نیزے کی چوب پیچ سے دو ہو گئی اُدھر
صدمہ کمان کا سا صفِ نحس لعین پہ تھا
آدھا تو ٹوٹا ہاتھ میں آدھا زمیں پہ تھا

٩٩

ٹوٹا ہوا جو دانت اُٹھا کر بڑھا وہ پیل
فرمایا او شکست رسیدہ سنبھل سنبھل
نیزہ چلا جگر پہ تو تھرا گئی اجل
کھینچا تو گر پڑا وہ ستم ایجاد منھ کے بل
بالا سناں نکل گئی بجلی سی کوند کے
گھوڑے نے چور کر دیا پاؤں سے روند کے

جب مر ہوا عدم کو روانہ وہ بدگہر
کھینچا اجل نے تیسری کو جانبِ سقر
تنہا ہوا جو سامنے آیا وہ بے ہنر
چھٹا اُدھر سے ابنِ حسن مثلِ شیرِ نر
ضربت پڑی کہ لشکرِ دیں دنگ ہو گیا
اک ضربِ تیغِ تیز میں چورنگ ہو گیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بند ۱۰۵

افراط قہر و غیظ میں بولا وہ نابکار
رونا زنوں کی طرح ہے مردوں کو ننگ و عار
اب زندگی یتیم حسنؑ کی ہے ناگوار
جاتی ہے ایک وار میں گردن کے پار
غم ہے تو تم ابھی نہ ہو نہ تم کو رونے دونگا
روئیں حسینؑ اسے تو میں بیٹوں کو رونے دونگا

بند ۱۰۶

جب سچ چکا یہ لاف وہ مغرور خیرہ سر
پھر آستی سے کسی غیظ میں کمر
خنجر کمر میں رخ پہ ہم دوش پر سپر
نیزہ وہ جسکے ڈر سے کہ کوہ کا جگر
کانپا سپہر ہاتھ جو ڈالا عمود پر
اکڑا وہ خود دکھا کے سرکش غرور پر

بند ۱۰۷

پکڑا کردن شمشیر دوش پر کمان
دب جاے جس کو دیکھ کے رستم سا پہلوان
وہ فربہی وہ سخت درخت وہ کجی جوان
وہ قد کہ الحذر وہ تن اور کہ الامان
لٹکا وہ بھالا کوہ کا دست دراز پر
وان ہم نشیب پائیں ہے جس فراز پر

بند ۱۰۸

ترکش بہ پشت اور وہ چہرہ سیاہ و تار
بہا سے روم جس کی بہا ہی زنگبار
چار آئینہ کہ قلعہ خیبر کا تھا حصار
گھوڑے یہ جب جما تو ہلا دشت کارزار
دام زیب تھا کہ تیغ کی کمند تھی
نیزہ سے بھی سوار کی گردن بلند تھی

۱۰۹

آنکھیں کہ وہ کھلا چمن میں نہ حجاب
گویا کہ ادھر دو نیل اودھر سے تھے دو حباب
سینے کے تھے کواڑ کہ قصر حسد کا باب
سینہ تھا میکدہ تو شکم تھا خم شراب
اور تہہ زمین ہے نشہ اچھی بد خصال کا
اور سامنا ہے ساقی کوثر کے لال کا

۱۱۰

ڈھکا ہوا سیاہ میں مجسم تھا وہ عمل
ہیبت وہ جس سے ڈرتے تھے دیو موٹھ بھل
کالا وہ رنگ دیکھ کے جسکو ڈرے اجل
دندان دراز و تیز کہ نیزوں کے جیسے پھل
جن کا نشہ تھے آنکھ سے اُس خود پرست کی
ماتھا شقی کا تھا کہ جبین فیل مست کی

۱۱۱

بیٹھا ہو کر زرہ پہ زرہ میں چست و تنگ
حلقہ کمان کا وہ کہ کرے رستم کو دنگ
تو زین جگر پہاڑ کا ترکش میں وہ خدنگ
وہ تیغ برق وش جو در آئے میان سنگ
دستانوں کے بھی صاف تھے جوہر کھلے ہوئے
دو اژدہوں کے منہ تھے برابر کھلے ہوئے

۱۱۲

کاندھے پہ ڈھال تھا کہ فولاد کی سپر
جس پر نہ تیغ تیز نہ خنجر کرے اثر
حلقے کمند کے تھے کہ تھا دام کید و شر
گردن نہ نکلے دیو بھی اوس میں پھنسے اگر
دل کانپتا تھا خوف سے چرخ اثیر کا
باتیں فلک سے کرتا تھا نیزہ شریر کا

١١٣

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١١٤

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١١٥

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١١٦

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وله

[illegible]

وله

[illegible]

وله

[illegible]

وله

[illegible]

۱۲۱

بولے اوٹھا کے ہاتھ شہنشاہ کربلا
مستغیث تجھی سے یا سامع الدعا
ازرق ہے ظلم پیشہ و بیباک و پر دغا
یہ لخت دل حسن کا ہے بیوہ کا دلربا
دس سال مجتبیٰ کے ہوئے انتقال کو
پالا ہے میں نے گود میں اس نونہال کو

۱۲۲

صدقے ہیں تیرے راہ میں سب جان و مال کیا
یہ پیر کیا جوان ہیں کیا خورد سال کیا
میں کیا ہوں بھائی بند سے کیا یہ لال کیا
عزت زدہ کے فاقہ کشوں کی مجال کیا
قوت عطا ہو ہاتھ میں اس گلعذار کے
مر جائے یہ پہ ازرق شامی کو مار کے

۱۲۳

حق سے یہ عرض کر کے جو رونے لگے حسین
مضطر ہوئے اور حرم شاہ مشرقین
دولہا کی ماں پکاری یہ کیا ہے مسند نشین
مارا گیا جہاد میں کیا میرا نور عین
دولت مجھے خدا نے جو دی تھی وہ چھن گئی
میں رانڈ تھی بہو بھی مری رانڈ ہو گئی

۱۲۴

آواز دی یہ شاہ نے آ کر قریب در
نوشاہ زندہ ہے ابھی کیوں پیٹتی ہو سر
چلّے میں تیر رکھ کے پکارا شقی ادھر
ہاں اے حسن کے لال بچا سینہ و جگر
دونوں اوٹھا کے ہاتھ جو کھینچوں کمان کو
غربال ناوکوں سے کروں آسمان کو

١٢٥

نیره گر اوقهادن اوزاتسه زلف الاسی تاب
نابدید نیمن بابی الینک سیری وسنتن فریاب
سیمرا ابدی بعلوب بانه سری ایچ کلاب
زاویدن آلمه دن سبعو ادلیکاره بعو ایاب
نسبتی سبعو دلیکادن آلمه دن الکلاب
هیچ اوقهادیکی یل دیان کوی بیاد

١٢٦

سکن نکاه یه سس سی حسن کلمه نیم
سر اوکلایه بعر و ریحه لیب اوقهاقوس یابی زیم
یه محلب یه بین بیس اوقهادن قامتر بعو البیک ایاتی
اوبادهلو حی سرین یه این یه سرتیس البیک جهان
یه سی وقامین یه سی طیین البیک کمان
ایه بلکمه سی یه بیو یه سی

١٢٧

یالان یه کر اولان وعده سی ساغر
سیبین بیو نیمون سکه ور بیو ساغر
سعیب وتکا سولهاسی بیو نبذ وریتن اقدیر ساغر
رنی یه سی سیسمر یه ولدی یه ساغر
هیچ اوکلادن اوقهاسی الیوبادن کراولدن کلکماک دیاید
یاکه یه آسمان سی آلک سی اوزین یه

١٢٨

یا زنعه سری طعه گوریه سیاه ری سیاه یه
یه بین ایلیک اوله اوراه ایه اکلاه یه
بیابی بین یا اوزن یه سی سی یه ود یا کراه یه
اصفهان آلمه اهجاوش سراه یه
بانه نعمی یه سی بسا کمه یه جامع صهیمی یه
بنبالا سی بین اولدی وازینه سی آکعبی یه

۱۲۹
اسے تیغ اسد اللہ داد یاں جوہر صفا دیکھا
جوہر ذوالفقار نے تیرے الوقتا دیکھا
عالم کو اور بار دیکھا جو تیری آن او دیکھا
صورت جو تیری قاتل کا تیرا الکون تبار دیکھا
نا آتش جو ہر لطف یہ تیری بدر مرالکافرین
جوہر یار جنگ بدر ذوالفقار الکافرین

۱۳۰
کل سطرف سے خار مغیلاں کو او سطرف
دین اسطرف سے اور یمن ایماں سے او سطرف
اندا سطرف سے آتش غوران سے او سطرف
اوکی اورا سے اتش جبل بیابان سے او سطرف
تیرا کو سب اور اسے بین صفین ادو میں
سے سے جو اد ہین اور عابد یا امری

۱۳۱
از داد پاک علی ولی یا تیری سے نشان
اور بین سے ادو یا کل کان
بالقصہ نیست سے کچھ سے سوکھ ادو دیان
یا جس نہیں سے ادو اسے الا ایمان
سہ جو یہ جنگ الطف الرسہ حسن یا سکا
سیاہ نہیں سیاس نہ سے بحطا و اولیا

۱۳۲
بغاوت کا وہ الا یا تیرا کیوں تب
دریا بیت وا لوف مسکن تب
جنگ پیام تیغ لب جہاں ادو مسکن تب
تیغ جہاں الرسہ تیرے اطیب
نہ جہاں تیرا یا امیر ی
سے کا ساں امیر بیا یاری

۱۳۳

قاسم نے دی صدا کہ رہے طاقت و تواں
لڑکے بھی یہ خطا نہیں کرتے ہیں او جواں
کھینچی ہی تیغ سوے خادم وہ پہلواں
عجلت میں جھک کے لینے لگا دوسری کماں
مردود پر خدنگ ملامت کے جھڑ پڑے
ترکش کا منہ جو کھل گیا سب تیر گر پڑے

۱۳۴

بولا جری کہ شاخ کماں اب کے بے ثمر
اوندھے پڑے ہیں ریت میں تیر او زبوں سپر
پھینکی کمند پھر سوے نوشہ نامور
تھی بہر حفظ عقدہ کشا کی دعا ادھر
دم بند ہو گیا وہ لڑائی پہ تل سکے
حلقے اُدھر کے ذرا نہ کاوش سے کھل سکے

۱۳۵

غازی نے ہنس کے دی یہ صدا تو سمند کو
الجھا عبث ہے پھینک زمیں پر کمند کو
نیزہ لیا شقی نے بڑھا کر سمند کو
رستم بھی نہ کھول سکے جس کے بند کو
ہاتھ ان کے کھل گئے تو یہ دستی ولی کی تھی
یاں ناخنوں میں عقدہ کشائی علی کی تھی

۱۳۶

وہ وار چل گیا کہ سنان و زبان اڑی
یہ خاک پر اڑی وہ سوے آسمان اڑی
غل تھا کہ دیکھو نیزہ آتش فشان اڑی
دیکھو وہ کٹ کے مار سیہ کی زبان اڑی
سر پر نہ آ گرے یہ انی برق تاب ہے
ڈھالیں اٹھاؤ آمد تیر شہاب ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٤١
تو کھنچ گئی وہ میان سے تلوار ادھر ادھر
دو بجلیاں ہیں رہزن شرر بار ادھر ادھر
پیہم سر و سینہ پہ رکتے گی وار ادھر ادھر
بڑھتے ہیں اور ہٹتے ہیں رہوار ادھر ادھر
ہیبت میں قاف قاف ہیں گلگوں کے شیم کے
تھم تھم کے آتی جاتی ہیں جھونکے نسیم کے

١٤٢
ساز و یراق ہے کہ دلہن کا بناؤ ہے
بجلی کا کیا اتار ہے اور کیا چڑھاؤ ہے
پانی پہ یہ حباب وہ دریا یہ ناؤ ہے
آفت کا جزر و مد ہے غضب آؤ جاؤ ہے
پھر بڑھ کے آفتاب سے سرگرم سیر ہیں
سرعت میں ہیں جو تیر تو اڑنے میں طیر ہیں

١٤٣
دونو طرف سے چلنے لگے جو غضب کے وار
بڑھتے ہیں تن کے یہ تو وہ کرتا ہے دب کے وار
ناگہ جھار کاٹتے ہیں بے ادب کے وار
لیکن ہیں ان کے وار امیر عرب کے وار
بڑھ جاتے ہیں یہ جب تو وہ ہٹتا ہے حرب میں
باڑھی زرہ کے اڑتے ہیں ایک ایک ضرب میں

١٤٤
روباہ وہ یہ شیر ہیں دشت قتال کے
تیور ہیں سب یہ طور علی کے جلال کے
قربان ضرب قاسم یوسف جمال کے
پرکالے اڑ رہے ہیں سیہ رو کی ڈھال کے
ظلمت زدہ پہ تیغ ظفر احتشام ہے
غل ہے کہ دوپہر کا بھی دورہ تمام ہے

۱۴۵

تیغ اوسکی صدر سے تو یہ پہلو سے مل گئی
وہ تا بہ ساعد آکے یہ بازو سے مل گئی
خالی گئی وہ سر سے یہ ابرو سے مل گئی
شانے سے وہ یہ گردن بدخو سے مل گئی
غل ہے کہ حملہ اسد اللہ دیکھ لو
عنتر سے لڑ رہے ہیں ید اللہ دیکھ لو

۱۴۶

کس کس طرح سے پھرتے ہیں اسپان تیز تگ
بڑھ جاتے ہیں کبھی کبھی ہو جاتے ہیں الگ
بجلی ہوئی ہے اوسکے لگے کی ہر ایک رگ
ہٹتا ہے مثل گرگ دبکتا ہے شکل سگ
تیور بچے ہیں رخ یہ نہ کسطرح ڈھال لے
دہشت یہ ہے کہ شیر نہ آنکھیں نکال لے

۱۴۷

ہر دم یہی ہے بیم نہ وہ چہرہ پر چڑھا
دب کر پڑا ہاتو تو یہ رکھ کر سپر بڑھا
تلوار جب اوٹھا کے حسن کا پسر بڑھا
ثابت ہوا کہ جانب ظلمت قمر چڑھا
پیاسا تھا اسطرح وہ سیہ رو حیات سے
جسطرح رات بھاگتی ہے آفتاب سے

۱۴۸

ٹھہرا رہے تھے بازوون تک دست کینہ جو
کیونکر رہے کہ گھٹتا ہوا ہے جسم کا لہو
جب کھینچتا تھا باگ کو بڑھکر وہ تند خو
ہٹتا تھا دب کے پچھلے قدم مرکب عدو
طاقت جو گھٹ گئی تھی ہر ایک جوڑ بند کی
مل جاتی تھیں زمین سے رانیں سمند کی

۱۴۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۵۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۵۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۵۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

١٠٥٣

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

١٠٥٤

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

١٠٥٥

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

١٠٥٦

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۵۷

اک سینہ دس ہزار کماندار ہے غضب
چاروں طرف سے تیروں کی بوچھار ہے غضب
ڈھالوں کا ابر اٹھا ہے دھواں دھار ہے غضب
تلوار پر چلی ہے تو تلوار ہے غضب
نرغہ ہے دلبر حسن بے زرہ پوش پہ
ہر سو کی جب کی ٹوٹتی ہیں برچھیاں دوش پہ

۱۵۸

تیغوں سے چاک چاک ہے سب پیارہ کا لباس
ڈوبا ہے خوں میں سر سے قدم تک وہ حق شناس
وہ دن وہ زخم اور وہ سوا پہر کی پیاس
ہے سامنا اجل کا یہ مطلق نہیں ہراس
گردن نہ خم ہے غش آتا ہے اس تشنہ کام کو
دولہ بنے چلے ہیں پدر کے سلام کو

۱۵۹

رہ رہ کے خوں ٹپکتا ہے ہر بار ہاتھ سے
زخمی ہیں نکلی جاتی ہے تلوار ہاتھ سے
اب کیا کریں نبرد میں بیکار ہاتھ سے
چھوٹی عنان اسپ وفادار ہاتھ سے
خوں بہہ گیا جہان سے منہ موڑنے لگے
گر کر زمین گرم پہ دم توڑنے لگے

۱۶۰

سر کاٹنے کو دوڑے وہ سب فوج کے سوار
دوڑے ادھر سے شاہ علم کر کے ذوالفقار
تھے ساتھ ساتھ اکبر و عباس نامدار
دہشت سے تیغ تیر و تبر بھاگے جفا شعار
مجروح و ناتواں کا عجب حال ہو گیا
گھوڑوں سے جسم پھول سا پامال ہو گیا

۱۱م

۱۶۱

جب قریبِ لاش سے پہنچے شہِ زماں
دیکھا کہ آنکھیں بند ہیں خوں تن سے ہے رواں
ثابت نہ کوئی عضو نہ سالم ہیں استخواں
ٹوٹی ہیں جوڑ دو طرف کی ہیں پسلیاں
برچھوں کے ہیں نشان تنِ چاک چاک پر
گردن اُٹھی ہے پاؤں رگڑتے ہیں خاک پر

۱۶۲

رونے لگے امام جو دیکھا یہ حال
لاشہ اُٹھا کے لے چلے آخر بصد ملال
اک دو قدم بڑھا تھا رسولِ خدا کا لال
ہچکی جو آئی مر گیا بس وہ خوش خصال
گودی میں شہ کی پھول سے کمہلا کے رہ گئے
بازو لہو بھرے سے ڈھلک کے رہ گئے

۱۶۳

فضہ نے دیکھا شہ کو جو آتے ہوئے اِدھر
چیخی کہ صحن سے یہ پکاری بچشمِ تر
سیدانیو عروس کی ہشیار و باخبر
ڈیوڑھی تلک آئیں مادرِ نوشاہ تا بدر
فاقوں سے ہیں نڈھال قدم لڑکھڑاتے ہیں
مسند بچھاؤ دولہا کو شبیر لاتے ہیں

۱۶۴

حالت ہی غیر غم سے شہِ خوش خصال کی
یہ ہے جوانی قاسمِ یوسف جمال کی
پوشاک خون سے سرخ ہے اس نونہال کی
آؤ برات دیکھو پیمبر کے لال کی
رونے کا شور حجرے پہ جاتا ہے صاحبو
دولہا چچا کی گود میں آتا ہے صاحبو

۴م

۱۶۵ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۶۶ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۶۷ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۶۸ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۶۹

قضہ نے باندھا اجڑ گیا یہ وا الصد ملال
لائیں دولہن کو تھام کے بانوے خجستہ خصال
مٹی بھری تھی مانگ میں کرا کا تھا یہ حال
میلی سی چادر اوڑھے ہوئے کھولے سر کے بال
دکھلائے زخم سب جو یہ پاش پاش کے
بٹھلا دیا عروس کو پہلو میں لاش کے

۱۷۰

جس دم دولہن نے چہرے کی جانب کی نظر
کانپا کلیجہ شک سے ہی شق ہوا جگر
قدموں کی سمت جھک کے یہ بولی وہ نوحہ گر
صاحب اٹھو تم آئے ہیں لاشے پہ ننگے سر
کھولے ہیں بال بیکس و نالاں کو دیکھو
تم بھی ہمارے حال پریشاں کو دیکھو

۱۷۱

یہ کس طرح کا بیاہ تھا کیسی تھی یہ برات
آخر ہوئی جو صبح تو گزری یہ واردات
آپس میں ہونے پائی خوشی کی نہ کوئی بات
آئے تمہاری لاش لئے شاہ کائنات
کیا کیا ہوئے نہ صدمہ و ایذا کے سامنے
بیاہے دولہن نہ مر گئی دولہا کے سامنے

۱۷۲

تم کس گھڑی سے جانب دشت بلا گئے
جیتے تھے سہرے موت کے پنجے میں آ گئے
بیوہ کو چھوڑ کر سوئے ملک بقا گئے
گوشہ کوئی نہ دنیا کو میرے بتا گئے
سب گھر تو آج لٹ گئے چھوٹے بچھڑے ہو
جاؤں کہاں میں خاک جبیں پر ملے ہوئے

۹۲۳

ہمسر نہ بہار ایسی نہیں کسی کی [illegible]
ویران [illegible] چاک [illegible] مصیبت [illegible]
دنیا [illegible]
[illegible]

۹۲۴

یہ بن [illegible] صورت [illegible] سوار
جھک جھک [illegible] دیکھتی [illegible] بار
[illegible]
[illegible]

۹۲۵

[illegible] نفیس طبع کو تشویش تھی کمال
[illegible] کا کمال
[illegible] حلال [illegible] فصاحت [illegible]
[illegible] عروس کلام [illegible]

حال حضرت شہادت و رزم و بزم پسران جناب زینب صلواۃ اللہ وسلامہ علیہا

کیا جنبش شہنشاہ ولایت

نمبر (۱۸۱)

مصنفہ جناب میر نفیس اعلی اللہ مقامہ

مطبوعہ نظامی پریس وکٹوریہ سٹریٹ لکھنؤ

کیا چاکر بنده شهنشاه رسالت کوکب
کیا جوش اقبال ز خلق بهین حضرت یکسر
کیا تابان سه تحریر نبوت کوکب
کیا انوار سحاب از افلاک جنت کوکب
روز و شب ابن آن بهین ایوان افلاک روی زمین
از حیات حکم جهان والی ملک روی زمین

حمید و سید اولیا که سیاه پایه زر و ولان
عرش عظم کرد ترشده و ثنای سرو دوان
فرق فاطمه کرد ارج و والا سکه زیوان
آن گنبگ کرد بنگ اجنبیش که سیاه حوان
حسب سلطین آن تاج بهین کرم آن سی
عطا بهین آن ادب کی و اوج بیکی جا سی

جان بنده آوی آب از امام ابن امام
آن بی ایشه سه جهان دو دو اد سلام
کیا او جهین وقت و پایسته کوه او فنگ بهین علام
به گاه اعاز سه کرایک کاشته رای
ابک شته بنشین جهین کاملکا جهار ی
به گاه بسته آن بهین جهین آن گرانک والا جهان

عدل بهین بلب بهین بیتا آب کرسول عربی
فضل ابی عمر بابی پیمبر و بیمه سلبی
زود و طاقت بیس بهی آن تسوت کرسیت بهین بیمن عزبی سبی
زوق و بهر گلشن عرال ای
حیدر آبا سه بناوب آن بهین فاق و ای
سب برکه آن بنیاب ای بهین فاق و دی

۲۵

راہ بر راہ نما راہ الہی کے شہید
حامی خلق خدا شفقت رب مجید
عشق ان کا ہو تو کہلائے دو عالم میں شہید
حور عین کی چمن خلد میں آنکھوں کو سو دید
سایۂ طوبیٰ کا ملے قرب شہنشاہ سے
لطف ہمسایۂ پیغمبر ذیجاہ سے

۲۶

رتبہ شبیر و شبر ہے عالم پہ عیان
عزت کعبۂ ایمان شرف عالمیان
دوش احمد کے مکین بادشہ کون و مکان
نور چشم و وارث میراث رسول دو جہان
بعد احمد انہیں تابوت سکینہ پہونچا
ان کو سب علم نبی سینہ بسینہ پہونچا

۲۷

دونوں ذیشان بہار چمنستان بہشت
دونوں ذی رتبہ و سردار جوانان بہشت
روح و ریحان جنان نخل ارم جان بہشت
لونڈیاں حوریں غلام ان کے ہیں غلمان بہشت
سلطنت ملک سخی اور دو جہاں کی پائی
دونوں شہزادوں نے شاہی دو جہاں کی پائی

۲۸

قرۃ العین علی فاطمہ زہرا کے نور العین
دونوں فرزند ولیکن سب شان میں بدر حنین
دونوں یکتائے جہاں دونوں امیر کونین
شکل سے حسن پاک ہیں شکل و قد سے حسین
انکا رتبہ ہے جو اعلیٰ تو جلیل ان کا ہے
ورنہ مثل ان کا ہے کوئی نہ عدیل ان کا ہے

دونوں

٩

دو قمر ایک خورشید رسالت کے ہیں
دو گہر ایک دریائے امامت کے ہیں
ایک سرو گلستان کرامت کے ہیں
ایک لال بدخشان شرافت کے ہیں
پائی اسلام نے زینت انہیں دو کے سبب
رہ گئی دین کی عزت انہیں دو کے سبب

١٠

رنگ سے کفر کے آئینۂ حق صاف کیا
دین احمد کا عمل قاف سے تا قاف کیا
خار بدعت سے رہِ شرع کو شفاف کیا
نصفت و عدل کو بے اندازہ اضعاف کیا
مثل شب دن بھی سراسیمہ میں کالا ہوتا
پھر اندھیرا جو اٹھا تو نہ اُجالا ہوتا

١١

جد وہ پایا کہ جو سرخیل رسولان سلف
باپ سرتاج امم شیر خدا شاہ نجف
والدہ وہ کہ جو ہے مریم و حوا کا شرف
کسی مرسل کو ملے ایسے نہ ذیشان خلف
مالک و قت عالم ہی عالم میں ہوئے
افتخار بنی آدم ہی عالم میں ہوئے

١٢

دونو پیارے وہ دو فرزند نبی کے معصوم
دونو مغموم و ستم دیدہ ہیں دونو مہموم
دونو دکھ درد کے مارے ہوئے دونو مظلوم
ہجر کینوں سے یہ مذبوح ہوئے وہ مسموم
امن پایا نہیں امت کی نہ سرتابی سے
ہوئے پیاسی سے بیجان وہ بیتابی سے

جان

جابکندان عالم سلطان رسول و آل الثقلین عینین
ایدوب مالک آن حق بن اکبر ایکی آل شین
آن کیم آل عالم بن اولی ایشیدن حسین
جان رسول صلبی ایکی آل آن حسین
جان صنعت ایکی آل اهل بن
دل آن غیب آل حق کهل جان بن

ویل کیا آنده اولده سی و لسب بودی
کیا لیده ده آرحسن آل ابری و باک اسبدن
وان الله الم بن آل صدقی ابکی آل کی قوس
صبر سنین هم آل بوی ایکی ودن جانبور
دیرس ودت ایکی وحش تأدیه
و آرمیده فصل بن ابن نسل اله آسه

کونی فاتحین آل او دو قو نامسی آن کیند
ونیز ده بر دلیل حق حق اه اسعه دو رسول و سر
از بیاره دستن بن همراه حمله کعبه اکاله اعمر
بولد الهمین صاب کلی آن اولو
صدیقات اسماین آل سعد عالم تیر کمین
اینه مضان معرو اینده کوسن

ایکی مجلس کی لاده دونیه وکه سیحان آب
نقیه یغمور دمع جالسن عقول کثار بخ
لعنه برفنا سلطین بن ترکیه فراق ها
نفت صحابه کیف دان بن بین
ملک ایکی درکی کی بنی

۱۷

ان کے ماتم کو نہیں بڑھ کے کسی کا ماتم
ان کا ماتم ہے رسول عربی کا ماتم
ان کا ماتم ہے محمد کے وصی کا ماتم
ماتم ان دونوں کا ہے بنت نبی کا ماتم
احمد و فاطمہ و شاہ عرب کو روئے
ان کے ماتم میں اگر روئے تو سب کو روئے

۱۸

مجھ کو ذکر محمد کے نواسوں کا بیاں تھا
اب علی کے بھی نواسوں کا سنو حال ذرا
دونوں ذی رتبہ و ذی عزت و اہل وفا
جاں نثار جگر و جان جناب زہرا
دو تر و تازہ شجر یہ بھی اسی باغ کے ہیں
ایک سے دو گل تر یہ بھی اسی باغ کے ہیں

۱۹

ہاشمی مطلبی برج شرافت کے قمر
نور کے ایک ہی پیڑ کے دو میوۂ باغ حیدر
لعل عبد اللہ ذی قدر کے پاکیزہ گہر
راحت جان و دل فاطمہ زینب کے جگر
ہیں جگر بند رسول عربی کے یہ بھی
دونوں رشتوں سے نواسے ہیں علی کے یہ بھی

۲۰

جگر و جان علی جعفر ذیشان کے خلف
صدف بحر جلالت کے گہر در نجف
جا بجا تیر و شمشیر کے اثر سے شرف
ماں وہ ہیں جن کا جد فخر رسولان سلف
جوہر بے مثل ہر ایک انکا یگانہ ایسا
جس کے سردار محمد ہیں گھرانا ایسا

معل

۲۱

مثل قرآن نہیں کچھ انکی بزرگی میں کلام
جن کے نانا بھی ہیں بھائی بھی ہیں بابا بھی امام
صاحب عزو شرف آل نبی عرش مقام
باکرم فخر عجم فخر عرب فخر انام
ذی نسب ان سا کوئی غرب سے تا شرق نہیں
اک امامت کے سوا اور کوئی فرق نہیں

۲۲

جو پسر باغ نبوت کے گل تر کو عطا
وہی بیٹے ہوئے سب قاسم تسنیم کو عطا
جو نواسے کہ خالق سے پیمبر کو عطا
وہی ذیشان نواسے ہوئے حیدر کو عطا
وہی عزت وہی توقیر وہی بات رہی
ہم میں بھی احمد و حیدر میں مساوات رہی

۲۳

کس زبان سے شرف عون و محمد ہو بیان
جن کو جان اپنی کہیں سبط رسول دو جہان
شیر دل غرۂ دستار شجاعان زمان
آج تک روتے ہیں ان کی کمسنی پہ جوان
وصف اداؤں کا ملائک کی زبانوں سے نہ ہو
کام طفلی میں کیا وہ کہ جوانوں سے نہ ہو

۲۴

باغ زہرا میں یہ دو پھول بھی نایاب کھلے
پالے حق نے گل زہرا کی محبت کے صلے
مان سے رایت کے نہ ملنے پہ ہوئے گرچہ گلے
پر وہ پائے مراتب جو کسی کو نہ ملے
تھے محق جعفر والا کا حشم بھی ملتا
گر جوان ہوتے تو نصرت کا علم بھی ملتا

عب

٢٥

رعب وہ جس سے کہ شیر درندہ کا ہو آب
چشم وہ جس سے کوئی آنکھ ملائے کیا تاب
زور میں دے نہ سکے کوئی بھی طاقت میں جواب
نقل طفلی میں اکھاڑیں جو جھٹ خیبر کا باب
پہلوانوں سے بھی لڑتے اور سواروں سے لڑے
تب تو کم عمر میں بڑھ بڑھ کے ہزاروں سے لڑے

٢٦

پائیں بچپن میں وہ کچھ ہنر رزم کے کمال
تربیت جن کی کریں بادشہ نیک خصال
علم میں فضل میں یکتا ہوئے زینب کے وہ لال
روز دونا تھا چمکتا ہوا حشم و اقبال
حسن و اخلاق میں مشہور وہ دلدار ہوئے
مثل جعفر کے فن جنگ میں تیار ہوئے

٢٧

نیزہ بازی میں حسن تیغ زنی میں حیدر
شہسواری میں علمدار جری کے ہمسر
ناوک اندازی میں ہمتائے جناب جعفر
کوئی گر تیر چلائے تو دکھائیں جوہر
پہلوانوں سے لڑیں کشتی اکھاڑوں میں اکھاڑ
چھیدیں تیر سے چیونٹی کی کمر تاریکی میں

٢٨

وہ جری آگ کا دریا ہو تو ہنس کے کودیں
وہ نگاہیں جو سناں بن کے کلیجوں میں گڑیں
وہ اسد غضب ہیبت میں زمیں کو الٹیں
قتل مرحب کا کریں رستم وقت سے لڑیں
اور نگہبان حق اسد اللہ کی یاد سچے تھے
بچے تھے پر سے وقت میں سو اچھے تھے

سان

۲۹

شان وہ دونوں کی وہ دبدبہ و خلق و کرم
گھر میں جاتے تھے بہم اور نکلتے تھے بہم
ادب و علم میں مانند شہنشاہ امم
وہ تہوّر وہ شجاعت وہ مروّت وہ حشم
سب کو ہوتا تھا گماں حق کے ولی کو دیکھا
جس نے دیکھا وہ یہ سمجھا کہ علی کو دیکھا

۳۰

دونوں کس خوبی سے پورنگ بچانا سیکھے
دونوں بیتاب ہوئے سیف ہلانا سیکھے
گھات سے لاکھوں میں گھر کر نکل آنا سیکھے
گھاتیاں سیکھ کے ہر چوٹ بچانا سیکھے
پھاٹھ بدلا تو جگرداروں کے دل ٹوٹ گئے
جب ہٹے چھوٹ کے بنکیتوں کے بھی جی چھوٹ گئے

۳۱

شہسواری کا بھی سب علم و ہنر یاد کیا
رخش کو صاحب دلدل کی زبس شاد کیا
بس کو بھولے نہ جو استاد نے ارشاد کیا
یاں اپنی بھی طبیعت سے کچھ ایجاد کیا
ولولے اور بڑھے جنگ کے مشتاق ہوئے
طاق و مشتاق ہوئے شہرۂ آفاق ہوئے

۳۲

گھر میں آتے تھے جو وہ بنت علی کے دلبند
کرتے تھے دونوں پہ عباس دلاور اسپند
عرض کرتے تھے بہن سے کہ نہیں پہونچے گزند
صورت جعفر طیار ہو نام ان کا بلند
آپ کے نور نظر خوش رہیں محفوظ رہیں
نظر بد سے زمانے میں یہ محفوظ رہیں

۲ج

۳۳

آن کس حسن سے پھیرے ہین اُنھون نے رہوار
دنگ تھے دیکھ کے وہ جو کہ ہین برسون کے سوار
نیزے اس شان سے دونون نے ہلائے کئی بار
پھر گئی آنکھون مین تصویر علی کرار
شادیان انکی ہون گھوڑون پہ جو فرش پہ چڑھین
سایۂ ظل الٰہی مین یہ پروان چڑھین

۳۴

ہنس کے فرمانے لگین عباس علی سے زینب
کیون نہ ہو بھائی تمھاری ہی یہ تعلیم ہے سب
عون مین جعفر طیار کا ہے رعب و ادب
ہین یہ چھوٹے پہ ہین یہ شان شہنشاہ عرب
جب تک بندے ہین اونکی یہ حمایت مین ہین
یہی شادی ہے کہ آقا کی اطاعت مین ہین

۳۵

ہین سے پالے ہین انہین جس لیے ایذا سہکر
جب وہ ہو کام تو ہان شاد ہو لے مادر
جو مرے بھائی پہ گذرے گی وہ ہے مجھ کو خبر
معرکے مین یہ نہین ڈھالین شجاعت سے کمر
یون تو عالم مین طلبگار سبھی نام کے ہین
فاطمہ ان سے خوشی ہون تو کسی کام کے ہین

۳۶

ابنے تب عرض یہ کرتے تھے وہ دونو گلفام
پیرہن دیکھین نہ ہتھیار ہین جو حضرت کے نہ کام
وہ بھی سکتے ہین کسی کے جو ہین آقا کے غلام
ہون نہ پائین تو الٹ دیوین ابھی کوفہ و شام
ہم سے غازی ہون تو منہ پر کوئی آسکتا ہے
سبط احمد سے کوئی آنکھ لڑا سکتا ہے

خون

۳۷

چون گریں تیغ پہ سینے پہ شہ والا کے
دم یہ نکلیں گے قدم پر پسر زہرا کے
جان بھی دیں گے تو ہم زور علی دکھلا کے
کہتے تھے ماں سے یہ جب جیتی تھیں دونوں آ کے
شاد ہوتی تھیں کبھی گاہ دعا دیتی تھیں
ہنس کے زینب انہیں چھاتی سے لگا لیتی تھیں

۳۸

بچو جب لیتے تھے پہلو میں وہ دونوں نادان
دیر تک سوتے نہ تھے سنتے تھے بابا کی وہ جان
عرض کرتے تھے کہ بتلائیے نہیں ہم اماں
آپ پچھلے کبھی نانا کی شجاعت کا بیان
سنتے ہیں اونکی ثنا خیر ادا کرتے تھے
کس طرح رن میں ہزاروں کے دو ٹکڑے کرتے تھے

۳۹

دونوں فرزندوں سے خوش ہو کے یہ کرتی تھیں بیان
حال حیدر کی شجاعت کا نہ پوچھو میری جان
کیا کہوں ہائے وہ جرأت وہ جلال اور وہ شان
ایک ہی بس تھا خدائی میں خدا کی وہ جوان
حق نے قوت وہ عطا کی تھی کہ سب کانپتے تھے
نام سے جس کے شجاعان عرب کانپتے تھے

۴۰

زور طاقت کا کہوں حال کہ جرأت کو کہوں
فضل کا ذکر کروں ذکر اطاعت کو کہوں
علم کا حال سناؤں کہ شجاعت کو کہوں
کونسی اونکی بزرگی و جلالت کو کہوں
شان حق جس میں ہو اوس کا کوئی کیا وصف کرے
جسکی احمد کریں تعریف خدا وصف کرے

زور

۱۲۱

زود آیا مرا رضا عتی بی عنایتی
یک بسترم نه یاد و نه دست و هجر آید
تا چشم فراق من زبون حسن یابی تن [illegible]
کحل انتقام روی تو وصله رو فرا [illegible]
گر دل تو هجر [illegible] خدا [illegible]
تا کی من یابی [illegible]

۱۲۲

دو دو هیچ [illegible] ها کی را طاقت کلوفتر
آن که [illegible] بی [illegible] ظهور
[illegible] قصه [illegible] بساط [illegible] شور
[illegible] زین حسب [illegible] بی تو
[illegible] الا او [illegible]
صان دو [illegible] دیدن با تو

۱۲۳

شد صرف [illegible] طول [illegible] حال
[illegible] وصال
[illegible] اشتغال
[illegible] اشتغال
[illegible] بی تو
[illegible]

۱۲۴

[illegible] است
[illegible] است
[illegible] است
[illegible] است
[illegible] است
[illegible]

مطلع

[illegible]

مقطع

[illegible]

مطلع

[illegible]

مقطع

[illegible]

۴۹

پہونچے جب دم درِ خیبر کے قرین ضیغمِ رب
صفتِ پیلِ دمان قلعے سے نکلا مرحب
جسکی تلوار سے تھراتا تھا سب ملکِ عرب
تیغِ حیدر جو پڑی سر پہ تو حیران ہے سب
ایک ہی ضرب میں تھا دشمنِ دین دو ٹکڑے
مع مرکب ہوا مرحب لعین دو ٹکڑے

۵۰

اسے نہ تھی طاقتِ بازوے حبیبِ داور
بڑھکے توڑا اسد اللہ نے بابِ خیبر
دست پر چین لئے اونچا کیا مانندِ سپر
در لئے لڑنے لگے خیبریوں سے حیدر
پٹ گئی وان کی زمین اتنے لعین قتل کیے
ہوے اوپر تلے صد انداز یونہی قتل کیے

۵۱

فتح جب کرچکے وہ جنگ تہ قلعہ کشا
بابِ خیبر پہ کیا وا درِ قتال کھلا
پھر اوسی طرح علم لیکے پھرے شاہِ ہدا
دیکھ کر ہو گئے کیا شاد رسولِ دوسرا
بوسہ دستِ علی ختمِ رسل لینے لگے
لافتا کی ملک العرش صدا دینے لگے

۵۲

جنگ کو جنگِ احد پر جو چڑھا دستِ احد
ہاتھ کفار کے قتل کئے جس کی نہیں حد
غزوہ بیر الم پر جو سدھارا وہ اسد
وان بھی کی شاہِ جن و انس کی خالق نے مدد
آبِ شمشیر کی دکھلاکے روانی نکلے
چاہ سے نکلا تو لیتے ہوئے پانی نکلے

من سکے

۲۵۳

سن نه چوقسن کیم جهانه یقین [illegible]
بیلمه اندن بو [illegible] که دیلرسه [illegible]
کیمسه بر شی [illegible] وقتنده [illegible]
اول [illegible] بیلمک [illegible]
[illegible] اولدی [illegible] جمالی [illegible]
[illegible] اولدی [illegible] بیلدی [illegible]

۲۵۴

چونکه مادر دنیادن [illegible]
[illegible] وار ایکن عالمه [illegible]
[illegible] کیم اولا [illegible]
[illegible] اوله [illegible]
[illegible] ایدن [illegible]
[illegible] اولدی [illegible]

۲۵۵

شیخ حمزه بو سوزی [illegible] رسول [illegible]
بابا دادا اولدیلر [illegible] عالمه [illegible] شاه
طاقت [illegible] جعفر [illegible] اعدا [illegible] پناه
اودن کیم [illegible] اولدی [illegible]
[illegible] عرب [illegible] [illegible]
[illegible] جان [illegible]

۲۵۶

جمله مؤمنلر قلدیلر حسبی [illegible] رسول [illegible]
[illegible] اولدی [illegible] ال [illegible]
[illegible] بیلدی [illegible] اولدی [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] جعفر [illegible]

٥٧

[illegible]

٥٨

[illegible]

٥٩

[illegible]

٦٠

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٦٥

شہ پہ صدقے ہو علم لیکے ملے بانو سے
زور دکھلا دو وہ اپنا کہ زمین رنگی سے ملے
حق سے واسطہ محمد کی غلامی کے صلے
لالہ ساں جسم پہ ایک ایک گل امید کھلے
خوش ہوں میں تازہ و تر گلشن اسلام رہے
کام ایسا تو ہو جو تا بہ ابد نام رہے

٦٦

جب زبانی سنی فرزندوں نے وہ خواہش شاہ
جھوم کر دونوں یہ کہتے تھے کہ انشاء اللہ
ہاں یہی ہوئیگا اے والدۂ عالی جاہ
حسرتیں دل میں ہیں جو اُن سے خدا آگاہ
وہ گھڑی آئی جب تیغوں کے پھل کھائینگے
بچے آقا پہ تصدق ہمیں ہو جائینگے

٦٧

کہا زینب نے کہ ہاں دونوں ہو تم نیک صفات
وقت پر بھول نہ جانا مگر اس وقت کی بات
اب سفر کرتے ہیں قبلۂ عالی درجات
عرض کی دیکھیے بچنے کا تو باقی ہے حیات
ہم نہیں ایسے کہ تلوار پکڑ کر نہ مریں
دودھ بخشیں نہ ہمیں آپ جو لڑ کر نہ مریں

٦٨

سنکے یہ رونے لگیں دختر شیر مردان
پھر گیا قتل کا آنکھوں کے تلے سب سامان
آہ کی دل سے اور آنسو ہوئے چہرہ پہ رواں
کہا بیٹوں سے کہ تم دونوں پہ صدقے اماں
غم اٹھانے کے لیے فاطمہ کی جائی ہے
تو اب آرام کرو رات بہت آئی ہے

مجھے ہم

۲۶۹

کل پھر احوال شہ یکتا سر شام کہیں ہم
ابھی باقی ہیں بہت غزوۂ سلطان امم
بستر خواب پہ جب لیٹے تھے وہ باہم
جھک کے منہ دیکھتی تھیں دونوں کا بادیدۂ نم
فکر انجام میں منہ آنسوؤں سے دھوتی تھیں
جب وہ سو رہتے تھے تب بنت علی سوتی تھیں

۲۷۰

اب سنیں جنگ جفاجو کی جفا اہل عزا
دو ہی دن میں لٹے کاشانۂ محبوب خدا
فوج شہ میں کوئی عاشور کو باقی نہ رہا
شمع کاشانۂ آفاق ہیں وہ ماہ لقا
موت سے عالم طفلی میں نہ مہلت پائی
ہوئے پیاسے جو جواں بھی کہ شہادت پائی

۲۷۱

گلستان حرم غم سے کلیجے پہ رقم
وارد وادی غربت ہوئے جب شاہ امم
اہل بیت کے مانع ہوئے بھیجے ستم
ساتویں سے تو قیامت کا ہوا ظلم و ستم
گھاٹ کو روک لیا ہم سے منہ پھیر لیا
شامیوں نے شط علقمہ کو گھیر لیا

۲۷۲

پیاسے مہمانوں کی یہ کی کوفیوں نے مہمانی
بند لب نہر پہ کیا دانہ پانی
روز عاشور ہوئی باعث طغیانی
رن سے بڑھ آئے کئی لاکھ ستمگر باغی
جب نہ صورت ہوئی اور عجب مدارات ہوئی
فوج آمادۂ خونریزی سادات ہوئی

۱۳

تا لاشہ کی طرف بہ ستم آنے لگے
رفقا آپ کے لیے رعنا جانے لگے
اپنی جانباز یاں جنگاہ میں دکھانے لگے
زخم تیر و تبر و تیغ و سناں کھانے لگے
رشتہ شیر جگر داری پہ جراروں کی
لاشیں آنے لگیں ڈیوڑھی پہ نمک خواروں کی

۱۴

شہ نے تا بعض نفس آپ اوٹھائے لاشے
اپنی آغوش میں احباب کے لائے لاشے
خوں میں تر سر سے قدم تک نظر آئے لاشے
قبلہ رو گنج شہیدان میں لٹائے لاشے
کوئی اک دور زمیں پر ہو نہ شفقت کا ہوا
خاتمہ ظہر تلک سارے رفیقوں کا ہوا

۱۵

سنیے احوال کہ اک ایک کا غم کھاتے ہیں
دیکھ کر چرخ کو اشک آنکھوں میں بھر لاتے ہیں
نام لے لے کے ہر اک دوست کو چلاتے ہیں
دل کو تھامے ہوئے جھک جھک کے یہ فرماتے ہیں
تشنہ و بیکس و مظلوم سے منہ موڑ گئے
بھائیو عالم غربت میں ہمیں چھوڑ گئے

۱۶

ابھی جیتے تھے ابھی مر گئے تم ہائے غضب
ابھی پھرتے تھے زمیں پر ابھی بے جان ہو سب
ابھی آپس میں سخن کرتے تھے اب بند ہیں لب
جاگتے تھے ابھی یہ کیا ہے کہ نیند آگئی اب
فوج چڑھ آئی ہے بیدار نہیں ہوتے ہو
دھوپ میں پاؤں کو پھیلائے ہوئے سوتے ہو

۵۶۸

ذکر یہ تھا کہ یکایک ہوا غل ڈیوڑھی پر
قتل مقتل میں ہوئے ابھی شہ کے پسر
سنکے یہ شور بکا سے تہ و بالا ہوا گھر
دوڑیں سب بیبیاں ڈیوڑھی کی طرف ننگے سر
حشر تھا شاہ بھتیجوں کے جو لائے لاشے
پہلے خیمہ میں اونہیں دو بچوں کے لائے لاشے

۵۶۹

بنت زہرا نے یہ بیچین ہو کے کہا
پہلے اون دونوں ہی پہ کیوں نہ گئی بہر وغا
بولی فضہ کہ نہ دی سبط پیمبر نے رضا
رو کے فرمایا کہ اب سے مجھے شرمندہ کیا
جیکا دم کا تھا وہ سامان نظر آئے مجھکو
نخل جرأت کے ثمر خوب دکھائے مجھکو

۵۷۰

ناگہاں خیمہ میں دی آکے یہ فضہ نے خبر
جنگ کرتے ہیں امام ایک ہیں بیکس بیسر
کہا زینب نے بتا عون و محمد ہیں کدھر
عرض کی تیغوں میں اکبر پہ ہیں وہ سینہ سپر
کوئی بڑھتا ہے تو غصہ میں الٹ دیتے ہیں
تیر جب آتے ہیں ڈھالوں پہ انھیں روکتے ہیں

۵۷۱

عترت شہ میں بپا تھا رفقا کا ماتم
صحن میں روتے تھے سر کھولے ہوئے اہل حرم
غل تھا ہے ہے ہوئے سب شاہ کے یاور بیدم
تو حبیب ابن مظاہر بھی گئے سوئے عدم
دب کلی کی جو اون اشکوں نے منہ دھوتی تھی
پرسہ شہ کے دیکھ اوسی بنت علی روتی تھی

۱۸۱

اُس کے فرزندوں کی میت پہ پکاری مادر
ہائے مجھ رانڈ کے مالک گئے غربت میں بہم
ہائے برباد ہوا مسلمِ مقتول کا گھر
ہے غضب ہو گئی ان بیٹوں کی یہ خستہ جگر
ہائے دکھ سہہ کے مرے راحتِ جاں قتل ہوئے
دو ہوئے کوفے میں دو لال یہاں قتل ہوئے

۱۸۲

لے گئے لاشوں کو جب گھر میں امامِ دوسرا
پونچھ کر اشک یہ فرزندوں سے زینب نے کہا
تم نے جو منہ سے کہا تھا وہ کیا خوب وفا
خوب پیاسے گئے سب طرفِ دشتِ وغا
خوب بڑھ بڑھ کے لڑے معرکے میں کام کیا
نام کا وقت جب آیا تو بڑا نام کیا

۱۸۳

خوب میداں میں شجاعت کے ہنر دکھلائے
خوب ماموں کے عوض سینوں پہ نیزے کھائے
شام اور کوفے کی فوجوں کو الٹ کر آئے
خوب سرسبز ہوئے کھیت یہ پھل کیا لائے
سرخرو فاطمہ زہرا سے مجھے خوب کیا
تم بھی محجوب ہوئے ماں کو بھی محجوب کیا

۱۸۴

رن میں کیا کیا قدر اندازیاں دکھلا کے چلے
کیسے جانباز تھے کیا جانبازیاں دکھلا کے چلے
گھر کی حیدر کے سرافرازیاں دکھلا کے چلے
اسوار دونوں کی یکتازیاں دکھلا کے چلے
کون سا دن ہے وہ جن کے لیے پالے تھے
ہم تو جنگ کس دن کے لیے پالے تھے

تمام

۲۸۵

نام آور صفت جنبش طیارہ ہے
جلوہ اور دولت شیریں میں ... بیدار ہے
پنج کہ جان سیہ زادت کے اک خریدار ہے
نام ہے اوج کے آفاق کے طلسم گلزار ہے
دل میں ارمان تھا کہ دل دار کا تسلیم ہے
عادی عوام ہے جوانان کے ... ہے

۲۸۶

تشنہ لب ہے کہ شمع جگر کی شکایت دیکھی
دو جہاں میں ہم کو نظر دو دولت کی جرأت دیکھی
جام دو ... کے ... صورت کی دیکھی
صورت کے آتش ... یار ... ترکیب کے تہمت دیکھی
... سے بلبل ... سے ... ہیں ... سلطان ... ہے
... ہے ... کے دوا ... اور مہر ... ہے

۲۸۷

جوان وفا دار وفا دار یاران جو کھلا دیتے ہیں
اپنے سر دار سے ... کام آ دیتے ہیں
منہ پھیر لیتے ہیں و تبسم و نشان کھا دیتے ہیں
ہم کے لوگ ... ہیں ... بیٹھے ... دیتے ہیں
... ہو ... ہیں ... ہیں ... ہیں
... دیدار ... دنیا ... دیتے ہیں

۲۸۸

جن کی ... دل نیک ... اور اطراف ... یاں
... دل دادگی ... جہاں ... اصل عیاں
... ہو ... وفا ... تقسیم ... زوال
... ... اصل ... ... القصہ ...
... ... دل ... کیا ہے
... دوران کا ... کیا ہے
... ہے

٨٩

اکیک بین اولدی قوی بیتن بیکلر کوردی
وینا بین لالی بین سکی تیز قوی کوجری
ولن قوی تیز بین تیز بین بکجری
تیره بکی بین جولن ستن اولادی
تیهی بین قولن سکی بین ایکی بین قابی قانجی
کهابین لولن بین الکلوی لری کندی

٩٠

قنج کلم سکلم کابیتی کینک سی
تیلاوری تیز نیط کابی تیز کینک سی
زنبان اولوب تیز تیره کابی تیز کینک سی
ایکیه تیره ترارون کلبولوادو سی
تعابیدن کاپتین قوی تیز تقدیم سوبین

٩١

تیر ول قوی بین وکر سکی بین تراولینی
تیهی سکی تیغ لوبی سر ایکی دی بتی بین ایا اولی
زنت بین جکی کلاوکی کاوتیکی بین یتی کیا سودوا
متن زانکی الکهبی تبی تعین تو کیره بی الاسی اولی
کهاسی الکهبی طلب تبی کاسی تولوی کتیبا کیا
بامر اوکس تیوجوتی کیا الی

٩٢

ومرتیب فلاتلرح بخاطریکری سکی
تعبد ووفوده کل انما سکران بین فنا
فوای تعب اکهوت تیکت تیب غتیره سکی
الایبکی بین دولوان خطی بخ جهاد
عهد بیتنا بین انکیعد الکلو اراتان
سکی ایتا سی کیعر کهری دیاوآران
شرکی

۲۹۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۹۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۹۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۹۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹۷

[illegible]

۹۸

[illegible]

۹۹

[illegible]

۱۰۰

[illegible]

۱۰۵

عرض کی قلب کو فرحت ہوئی زینب کے سبب
کہا زینب نے میں صدقے گئی تو جاؤ بس اب
فوج اعدا سے لڑو مثل شہنشاہ عرب
قتل ہو جاؤ گے تو دم سے مرے جی نکلیگا اب
ابھی سر کھولتی ہوں نہ اشکوں سے منہ دھوؤں گی
یاس میں اپنی ہی آ دل کھول کے میں رو لونگی

۱۰۶

تھا جو دونو کو دم صبح سے وہ جوش وغا
باہر آتے ہی سمند و نیز ہوئے جلوہ نما
دوش پہ تیغ تو کمر میں ہے صفت شیر خدا
یمن جو پائیں تو فرس دونو اوڑے شکل ہما
دیکھ کر دور سے مادر نے کہا بسم اللہ
فتح و نصرت نے بھی دی بڑھ کے صدا اللہ اللہ

۱۰۷

ساقی نامہ

ساقیا ہاں مئے گلفام ملا ہو تو ملے
ساغر نور و دل آرام ملا ہو تو ملے
ساز تسکین و فرح انجام ملا ہو تو ملے
آج لبریز کوئی جام ملا ہو تو ملے
نشۂ بادۂ اعجاز بیانی بڑھ جائے
ہو زبان صاف طبیعت کی روانی بڑھ جائے

۱۰۸

یار نے دل دیکھے ہیں اہل غرض نظم مری
حسن میں سلک گہر سے ہے سوا نظم مری
رنگ دکھلائے گی مجلس کو نئی نظم مری
سب سے مضمون ہیں الگ سب سے جدا نظم مری
باغ ایجاد کا ہے یہ سبزۂ بیگانہ نہیں
ذکر حیدر کے سوا اور کا افسانہ نہیں

۱۰۱ م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۲ م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۳ م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۴ م

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شعر ۱۰۸

اُن سے دل دیکھے نہیں اہل غرض نظم مری
حسن میں یہ لگ کہ سب سے سوا نظم مری
رنگ دکھلا گئی مجلس کو نیا نظم مری
سب سے مضموں میں الگ سب سے جدا نظم مری
باغ اپنوں کا ہے یہ سبزہ بیگانہ نہیں
ذکر جینے کے نواسوں کا ہے افسانہ نہیں

شعر ۱۰۷

ساقیا اس سے گلفام ملا ہونٹوں سے
ساغر نورِ دل آرام ملا ہونٹوں سے
ساغر گیسوِ فرح انجام ملا ہونٹوں سے
آج لبریز کی جام ملا ہونٹوں سے
نشہ بادہ اعجاز بیانی بڑھ جائے
ہو زباں صاف طبیعت کی روانی بڑھ جائے

شعر ۱۰۶

تھا جو دونوں کی دمِ صبح سے وہ جوش دعا
باہر آتے ہی سمندر پہ ہوئے جلوہ نما
دوش پر تیغ کو رکھ کر صفتِ شیر خدا
لیں جو باگیں تو فرس دوشِ ہوا
دیکھ کر پشت سے مادر نے کہا بسم اللہ
فتح و نصرت نے بھی دی بڑھ کے صدا بسم اللہ

شعر ۱۰۵

عرض کی قاری فرزند کی رخصت کی ہے اب
کہا زینب نے میں صدقے گئی او جاؤں بلا
فوج اعدا کی گردش شہنشاہ عرب
قتل ہو جائے گی تو دے گی مرے بچوں کا
ابھی سر کھولوں گی اپنا کوں سے منہ دھو دوں گی
لاشیں آئیں گی تو دل کھول کے میں رو دوں گی

وله

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وله

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وله

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وله

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۳

ہیں قرابت میں قرین شہ خدا سے دونو
عشق رکھتے ہیں یہ شاہ دوسرا سے دونو
بھولنا ایسے نہ ہرگز کہ ہیں پیاسے دونو
بھانجے شہ کے علیؑ کے ہیں نواسے دونو
نیزہ داروں سے رکین گے نہ کمانداروں سے
آگ برسائینگے لشکر پہ تلواروں سے

۱۱۴

ہان سرک جاؤ کہ دو شیر وغا آتے ہین
غیظ مین جانب ارباب جفا آتے ہین
دو جگر بند شہ قلعہ کشا آتے ہین
نیچے تولے ہوئے اہل وفا آتے ہین
چتونون سے ہے عیان قہر الٰہی دیکھو
فوج کی ہوگی گھڑی بھر مین تباہی دیکھو

۱۱۵

مورچے فوج یزید کے بندھے چار طرف
برق تیغون کی چمکنے لگی جمنے لگی صف
بل گرجنے لگے بجنے لگے نقارۂ و دف
تیر آنے ہی پڑے جعفر غازی کے خلف
دیکھ کر انکا غضب زور ادھر گھٹنے لگے
ہاتھ قبضون پہ جو ڈالے تو پرے ہٹنے لگے

۱۱۶

تیغین میان سے دونون نے برابر کھینچے
اوٹھے دو شعلون نے بالائے فلک سر کھینچے
جو قوی دست کہ بڑھ آئے تھے خنجر کھینچے
جنگ سے ہاتھ اوٹھا ہین لوگون نے ڈر کر کھینچے
زعم تھا روح تن اعدا سے سفر کھینچے گی
نہ خبر تھی کہ اجل سوئے سقر کھینچے گی

۱۱۷

مثل حیدر صف اول پہ وہ صفدر برسے
تیغیں تولے ہوئے آئے تو برابر برسے
یوں وہ جانباز سمندوں کو اڑا کر لائے
مثل شمشیر دو دم نعل سمر ان پر لائے
غل تھا کہیں یہ نہیں اختر پر ضو چمکے
چار ادھر چار ادھر آٹھ مہ نو چمکے

۱۱۸

وار دو تیغوں کے چلنے لگے دو جانب
جسم دو بجلیوں سے جلنے لگے دو جانب
دست افسوس شقی ملنے لگے دو جانب
کھیت میں نخل ظفر پھلنے لگے دو جانب
غل تھا وقت آ گیا سر تن سے قلم ہونے کا
ختم آخر یہ ملا خمسہ ہونے کا

۱۱۹

زندگانی کی زراعت پہ چلا دست اجل
فتح پر عامل نصرت نے کیا اپنا عمل
ٹھہرتے دو میں زیانکار پڑا تھا یہ دخل
جب ہوا جانکا نقصان تو ہوا فتح میں بل
یوں کوئی دشت نہ لاشوں سے پٹا ہوگا
اسطرح بھی نہ کوئی کھیت کٹا ہوگا

۱۲۰

دونوں جانب جو بھرے تھے وہ ہوئے سل خالی
خون یہ برسا کہ ہوئے شام کے بادل خالی
پہلے ہی وار میں بس ہو گئی صف اول خالی
کر دیا شیروں نے دو بار ہوئے جنگل خالی
زندگانی سے دم جنگ و جدل شیریں ہیں
شیر کو صید جو کر لیتے ہیں وہ تیر یہ ہیں

۱۲۱

واہ ری چھوٹے سے بڑے کی لڑائی دوجا
جسد و روح میں ہوتی تھی جدائی دوجا
تھے مکدر یہ صفوں کی تھی صفائی دوجا
غضب و قہر کی تھی چشم نمائی دوجا
دو تو چار آنکھ کے منہ پہ چڑھے جاتے تھے
صاف کرتے ہوئے لشکر کو بڑھے جاتے تھے

۱۲۲

خوب ایک اک کو ہر اک شعبدہ بازی کا ملا
زخمی راکب کا بنا اور نہ تازی کا ملا
نہ عوض بغض شہنشاہ حجازی کا ملا
اڑ کے ہاتھ پہ پھل دست درازی کا ملا
دو تو ساعد تھے قلم ہو گئے دستانے قلم
سر قلم پاؤں قلم ہاتھ قلم شانے قلم

۱۲۳

جب دیا زخموں نے قتل کا میدان چپ و راس
خاک پر ڈھیر سر و تن کے تھے میدان چپ و راس
راستے بند تھے تھا حشر کا سامان چپ و راس
سارا مجمع تھا سراسیمہ و پریشان چپ و راس
اس طرف کس طرح نہ صف راست تھی تیغیں تھیں
راس و چپ کیوں نہ گریں سر وہ دو دمی تیغیں تھیں

۱۲۴

جس طرف تیغ کو چمکا کے وہ ضرغام آئے
بڑھ کے منہ پر نہ یلان سیہ فام آئے
سر پہ جن جن کے نظر آتے ہی صمصام آئے
طائر روح یہ سمجھے کہ تہ دام آئے
قاطع رشتۂ جان و رگ گردن یہ تیغیں تھیں
دست صیاد اجل تھا کہ وہ تلواریں تھیں

تو زمین

١٢٥

تو تیغیں تر وٹ رہی تھیں کمر و پیکر پس و پیش
فرق پر پہنچی تھی موت کہاں لشکر پس و پیش
خوف سے کرتے تھے ہٹنے میں دلاور پس و پیش
ہر جگہ مردوں پہ مردے تھے برابر پس و پیش
روح کب ہوتی ہے واپس کہ سفر پیش آیا
منہ پہ در کھل گیا دوزخ کا یہ در پیش آیا

١٢٦

لب سوفار کو چلّے سے ملانے نہ دیا
ہونٹھ نے منہ میں زباں کو بھی ہلانے نہ دیا
رنگ اوس فوج میں ہتھوں کو جمانے نہ دیا
ڈھال کو رخ کے قریں ہاتھ سے لانے نہ دیا
کر دیا جنگ میں بیکار ستمگاروں کو
یوں سزا ملتی ہے دنیا میں سیہ کاروں کو

١٢٧

کر دیئے بڑھ کے صف اہل دغا کے ٹکڑے
ساتھ بکتر کے اوڑے تن کی قبا کے ٹکڑے
تھے زمیں پر جسد اہل جفا کے ٹکڑے
دست و بازو و سر و گردن و پا کے ٹکڑے
دیکھنے والوں کا بسمل دل بیتاب بنا
صفحہ دشت بلا تختۂ قصاب بنا

١٢٨

خود میں کونسا جو تخوارہ و پیچوارہ نہ تھا
خاک پر کونسی جا کشتوں کا پشتارہ نہ تھا
ان کڑی جوڑوں نے جوشن کو بھی کچھ چارہ نہ تھا
جسم میں کونسا چار آئینہ صد پارہ نہ تھا
کاٹ میں موم سے کم گرز گراں سر جانا
چاک کر دینے میں بکتر کو بک تر جانا

١٢٩

بوجیکلقلقاده سن چیکان کلونن کمالا
سن دریادان برابن سرین ارتین کمالا
ارنسی جنهمی برانی کاجین لا کمالا
انسانبلار سن قاتقچه تکین کمالا
سین بازاولوب سن بیس ساعتین کمالا
صبا بیلن سن ووب سن دین کهین

١٣٠

سیوالوینک ارکهود وینک قلمی اولاق
بیچی بری بر سن نهمی سن الکاون
صبا بر جانه بیچین بیکلی داودنی
قیل بر ارنکه انهمی بیر جهان
ایلی بر ساله جرابت بیرن بیر ونینه
سن بیچون انیل الای سی انجنبیه

١٣١

کلانسه سن اوجیکلی نهمی بنیکلی اسن تکمول
صیف اولدی تانه بیچون بیچین اوده بیرلیغاقول
خسیب جان الکرده آتیچی الیحلی ایتیکی بول
سیابه اوینکیه تیمی باده سنی ابادا سانکل اول
جسب بابر ساده ابار اسبی ایتیچی امه
کهاب الکه کیکی اللکی سیجوب اوده اسبیتی ججهو

١٣٢

بکیانلار تیونه سن بیدان بلاده سر کهربن بیتان
جون سن کامیکال اسن کوله کهربار اه کهرابن
صافونکاندوسنکی سیکلادن اونبیکان اغاله کهربن
فنی بجامی سیکلاینابی بی عمل اورا کمرین
اوکیکه یاون اصیف اینکی سین کلاسنی
کاهیکه بیکه یهیکالکه زینیکانی سی

١٢٣

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٢٤

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٢٥

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٢٦

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۶ھ

چھوٹی سی تو تھی وہ کاٹ وہ تیزی دمِ جنگ
نرم تر موم سی تھی اور کڑے سختی سنگ
سرفشان شعلہ فشان آئینہ تاب سیہ رنگ
اور کیا پانی وہ سم آگین تھا کہ موذی تھی نہنگ
زہر چڑھ جاتا تھا جب کاٹ کے اٹھ جاتی تھین
سر پہ دو ناگنیان فتح کے لہراتی تھین

۱۲۷ھ

بند و بست یہ شام کو پہونچی یہ شکست
وقت پیکار کے بیکار تھے پیکار پرست
اٹھ کے نمرود سے بلند سے زمین ہو گئی پست
چونک اٹھے وہ کہ جو تھے ملتی سے بدمست
بے سوتے ہوئے جنگل کو جگا دیتے ہین
بچہ شیر تو ہاتھی کو بھگا دیتے ہین

۱۲۸ھ

قفس جسم کو ہر طائر جان نے چھوڑا
صحبت تیر سے پہلو کو کمان نے چھوڑا
ہاتھ کو بھالے نے بھالے کو سنان نے چھوڑا
توڑ کر رگ نے تو ہر رگ کو توان نے چھوڑا
وصل مین فصل ہوا جتنے پرے ٹوٹ گئے
سالہا سال کے وہان ساتھی تھے چھوٹ گئے

۱۲۹ھ

جب یہ پیکار سلاح یہ کفر و جہول
تب لرزہ مین گرفتار زرہ تیغ ملول
تیر و چار آئینہ مدقوق وہ اور یہ مسلول
درد سر خود کو اور قوس کے بازو مشغول
جتنے نیزے ہین وہ سب لاغر و فرسودہ ہین
مرض رعشہ مین سب برچھیان آلودہ ہین

۱۲۱۰

کود ہر دیدہ پہ جوشن ہی تو سکتے ہیں۔ ردیل
تیغیں بے آب ہیں اس ستم کی یہ بھی ہے دلیل
سر اوٹھے گرز کا کیا اوسپہ بھی ہے بار ثقیل
میان میں ڈر سے ہوئے جاتے ہیں خنجر تحلیل
عمر بھالے کی بھی آخر ہے بہت دور نہیں
آ کے سینہ میں سر ڈھال کے ہیں بھول نہیں

۱۲۱۱

سانس قرنا کی ہے اوکھڑی ہوئی چپ ہے شہنو
گوشمالی سے ہیں ٹوٹے ہوئے تار طنبور
ڈر ہے سرنا کو سرافیل نہ پھونکیں کہیں صور
نے نوا میں وہ نواے نے کی بھی کرتی ہے قصور
جان بربط میں نہیں اور ہے کچھ جنگ کا رنگ
بول سکتا نہیں دہشت سے یہی چنگ کا رنگ

۱۲۱۲

چھید سینہ کے کلیجے میں ہیں تو دیں اوسے غم
نیزہ دم اوٹکی یہ نوبت ہے کہ چھاتی پہ ہے دم
ہاتھ افسوس کے ملتے ہیں جلاجل باہم
زرد رنگی ہے تو نقاریکو ہے نفخ شکم
ورم صدر سے یہی حال ہر ایک تاشے ہے
دف کو دوران ہے اور طبل کو استسقا ہے

۱۲۱۳

ہاتھ کٹے ہیں کسی ظالم کے نہ تھے ہوش بجا
ساز و سامان تھا جو لشکر کا وہ سب خاک ہوا
فوج میں چار طرف تھا تو انہیں ڈنکا
قہر تھی اوسکی لڑائی تو غضب اوسکی وغا
اُس نے دل توڑ دیے اوسنے سروں کو توڑا
توڑ دیں اُسنے صفیں اوسنے پروں کو توڑا

۱۳۵

اوسنے مغفر جو اوڑایا تو سر اسکے کاٹے
اوسنے گر ڈھال لی سینے مین کاٹے جگر اسکے کاٹے
اوسنے خنجر کے لیے ٹکڑے تو پر اسکے کاٹے
رخت جسم لیے تو بند کمر اسکے کاٹے
غل تھا پیوند زمین فوج یزیدی ہو
جوڑ سے جوڑ جدا قطع وریدی ہو

۱۳۶

ماڑے ہو گرے اونکے نشان مقتل مین
تیر بے پر ہوئے بی چلہ کمان مقتل مین
گوشہ امن تھا نہ جائے امان مقتل مین
بھاگے پھرتے ہین بچکر جو جوان مقتل مین
آبرو مٹ گئی سب تن سے جدا فرق ہوئے
نام بھی ڈوب گیا جو نہین یون غرق ہوئے

۱۳۷

جسکو ڈانٹا وہ گرا دھڑ سے مع تیغ و سپر
منہ سے نکلا نہ اس افتاد کی تھی ہمکو خبر
پھینک کر تیغ تو جب بھاگے تھے بانی شر
عون غازی سے یہ کہتے تھے محمد منہ کر
جاکے وہان چھپتے ہین لاشون کے جو پر تو دین
بھائی سچ کہتے ہین اب امان یہ بڑے سیکو دمین

۱۳۸

لڑتے لڑتے جو کبھی آ گئے نزدیک فرات
پھیر کر منہ کو بڑا کہتا تھا چھوٹے سے یہ بات
یاد ہے کچھ سخن والدہ نیک صفات
بھائی چھونا نہ او سو پانی تو جبتک کہ حیات
ہمکو جو حکم ہے اوس امر پہ مامور رہو
پیاس شدت سے ہے دریا سے بہت دور رہو

۱۴۹

عرض کرتا تھا وہ [illegible] زمین
بیٹیاں [illegible] نہیں
[illegible] عون [illegible] حسین
[illegible] یقین
[illegible] تصدق [illegible] کہاں
[illegible] کہاں

۱۵۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۵۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۵۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سوال
[illegible] سوال

۱۳۵

دیکھتا ہوں میں بڑی دیر سے دونوں کی جدال
یوں چپٹتے ہیں کہ جس طرح اسد سو شغال
چپٹے پھرتے ہیں یلان سپہ اہل ضلال
دیکھتے پھر گیا سب لاشوں سے میدان قتال
عون نے گرچہ دم جنگ جدل کام کیا
مگر اس پیاس میں چھوٹے نے بڑا نام کیا

۱۳۶

جنگ میں ساتھ بڑے بھائی کا بڑھ بڑھ کے دیا
جو نمودار تھے چن چن کے انہیں قتل کیا
جا اودھر جھکے چلا اس نے اوسے مار لیا
نیچے دو ٹوک کے بجلی کی دکھاتی میں ضیا
سامنے آکے نمودار کھڑے رہ نہ سکے
دو نو بچوں کی زرہ پوش کڑی سہ نہ سکے

۱۳۷

شہ نے فرمایا بلا لوں اونہیں کیونکر بھائی
بنت زہرا کے ہے اب گھر پہ تباہی آئی
رن سے جیتے نہ پھریں گے وہ ہیں سر شیدائی
ایک کی دونوں میں شادی بھی نہ ہونے پائی
ہے غضب یہ جو چمن پھولنے پھلنے پایا
کوئی زینب کا نہ ارمان نکلنے پایا

۱۳۸

اسطرف روتے تھے یہ کہکے امام ابرار
اسطرف اون پہ لعین ٹوٹ پڑے تیس ہزار
پاس سے چلنے لگے تیغوں کے اور نیزوں کے وار
دور سے ہونے لگی تیروں کی پیہم بوچھار
جو گریزاں ہوئے تھے وہ بھی پھرے ہا غضب
دو قمر شام کے بادل میں گھرے ہا غضب

١٥٧

[illegible]

١٥٨

[illegible]

١٥٩

[illegible]

١٦٠

[illegible]

۱۶۵

آئی پہلو سے یہ خاتونؑ قیامت کی صدا
ہائے ویران ہوا گھر میری بڑی بیٹی کا
ہاں اب اے اہل عزا گریہ و زاری ہے بجا
دو فرزندونکا دو شہ کی بہن کو پرسا
بنت احمدؐ بھی نواسونکے لیے روتی ہین
حوریں فردوس مین پیاسونکے لیے روتی ہین

۱۶۶

میتین بھانجونکی خیمے مین لاتے ہین حسینؑ
قاسمؑ و اکبرؑ و عباسؑ ہین غم مین بیچین
ننگے سر چاک گریبان ہین امام کونین
ساتھ ہین نوحہ کنان روح شہ بدر و حنین
عون کو سید ابرار لیے آتے ہین
لاش چھوٹے کی علمدار لیے آتے ہین

۱۶۷

فرق پر دونون کے ہے سایۂ دامان علم
خون سے تر ہوئے رخسار ہین سب ہائے ستم
گردنین ڈھلکی ہین اور بند ہین چشم پرنم
دوش پر ماموؤں کے سر ہین تو لٹکے ہین قدم
دل پہ شبیرؑ کے اک خنجر غم پھرتا ہے
خاک پر زخمون سے ٹپکے لہو گرتا ہے

۱۶۸

دیکھکر لاشونکو آتے ہوئے فضہ نے کہا
بیبیو تھام لو احمدؐ کی نواسی کو ذرا
در تک آ پہونچے ہین بچے نکو لیے شاہ ہدا
جان دونونمین نہین ہائے غضب واویلا
چھد کے تلوارون سے وہ نیک خصال آتے ہین
مرکے رن سے مری شہزادی کے لال آتے ہین

۱۶۱
رو کے فرمایا کہ شہزادے ہین یہ اور وہ غلام
خیر دنیا سے گئے گر تو گئے وہ گلفام
ہین تو روتی نہین رونیکا یہ گرچہ مقام
یہ سلامت رہین اور سرپہ مرے شاہ انام
تیر وہان چلتے ہین کسطرح نہ غم کھاؤن مین
بال بیکا ہو جو اکبرؑ کا تو مر جاؤن مین

۱۶۲
سب ادہر روتے تھے سن سن کے یہ زینبؑ کا بیان
پہونچے لاشون پہ ادہر نیمین امامؑ دو جہان
چوڑ کر خیمون سے چلے بنت علیؑ کے دل و جان
دیکھا ریتی پہ ہو چاندر سے بیٹون نے روان
عون کے پاس علیؑ اشکون سے منہ دہوتے ہین
جعفرؑ آغوش مین چھوٹے کو لئے روتے ہین

۱۶۳
دونو بچون سے لپٹ کر یہ پکارے سرور
ہاے جیتا ہو نہین تم خلق سے کرتے ہو سفر
غش سے چونکو کہ مرا سینے مین ٹکڑے ہے جگر
کھولدو خون بھری آنکھو تو مین صدقے تم پر
گھر سے یان آے تھے جنگل سے کہ پانیکے لئے
مان نے پالا تھا تمھین برچھیان کھانیکے لئے

۱۶۴
سن کے آقا کی صدا ہوش مین آے دونو
قدم شہ کی طرف فرق کو لاے دونو
دم جو سینے مین تھا ٹوٹا کچھ کہنے نپاے دونو
مر گئے زینبؑ ناشاد کے جاے دونو
ہو گیا صرف خزان حیدرؑ کرار کا باغ
موت نے لوٹ لیا جعفرؑ طیار کا باغ

۱۶۹

لائے خیمہ میں جو لاشوں کو شہنشاہ امم
پیٹے سینہ و سر دوڑے تمام اہل حرم
پڑ گیا غل کہ ہوئے عون و محمد بے دم
شاہ چلائے یہ ماں کے پیارے کیا مر گئے ہم
اب جہاں آنکھوں میں اندھیر ہے آؤ زینب
لاشۂ فرزندوں کے چھاتی سے لگاؤ زینب

۱۷۰

گھر میں سامان الم و رنج و محن کے دیکھو
خون بھرے چہرونکو ذرا تم تو نو بدنکے دیکھو
خشک بے آبی سے غنچونکو دہن کے دیکھو
پھول مرجھائے ہوئے اپنے چمن کے دیکھو
جان دی گلشن جنت کی بسانے کیلئے
آئے ہیں آخری دیدار دکھانے کیلئے

۱۷۱

سن کے یہ غم کی چھری چل گئی ماں کے دل پر
شاہ نے فرش پہ لاشوں کو لٹایا لا کر
بڑھ کے زینب نے جو کی دونوں شہیدوں پہ نظر
تیر اندوہ نے مجروح کیا قلب و جگر
اشک خوں دیدۂ گریاں سے گرے بہ بہ کر
جھک گئیں لاشوں پہ ہے ہے مرے بچے کہکر

۱۷۲

[illegible] ہاتھ اسپہ تو اک رکھا بار دل زار
خون بھرا اسکا جو منہ چوما تو اوسکے رخسار
لیں بلائیں کبھی اسکی کبھی اوسکو پیار
کبھی صدقے ہوئیں اسپر تو کبھی اوسپہ نثار
زخم تن سر سے کبھی تا بہ قدم دیکھتی تھیں
ہاتھ رکھ رکھ کے کبھی سینوں پہ دم دیکھتی تھیں

کلام ۱۶۳

کی کبھی آہ کبھی زلفوں کی سونگھی خوشبو
تو کبھی ڈوبے کبھی تیر و نشتر سا کھچو
اپنی چادر سے چھڑایا کبھی گالوں کا لہو
کبھی منہ ہاتھوں پہ رکھ کر ٹپکائے آنسو
گردن جھکا کبھی با دیدۂ تر بیٹھ گئیں
کبھی اوٹھیں تو کبھی پیٹ کے سر بیٹھ گئیں

کلام ۱۶۴

کبھی آنکھوں پہ رکھے ہاتھ وہ پیارے پیکر
کبھی منہ دیکھ کے چھاتی پہ دو ہتڑ مارے
کبھی چلائیں کہ ہمت کو نہ دو تو ہارے
شوق سے راہ الٰہی میں سر اپنے وارے
صدقے شہ پر ہوئے دیکھے مرا مانا کہنا
جان کو جان نہ سمجھے مری جان کا کیا کہنا

کلام ۱۶۵

ہائے نسبت جو تھے مدینہ میں کیا تھا وہ کیا
صادق القول ہو یا ہمیں کرتے ہیں وعدہ کو وفا
گر یہ ہم کس لئے پہ دنیا میں بڑا نام کیا
سرخرو ماں ہوتی راضی ہوا رب دو سرا
خلق میں فدیۂ سردار شہ لولاک ہوئے
شکر ہے تم سی نیک بختی بی پاک ہوئے

کلام ۱۶۶

اب میں روتی ہوں کہ ہے مرگ پریشان تجھ پر
ہائے مقتول جفا ہائے یہ ارمان تجھ پر
ہے غضب ہائے یہ کیا ہو گیا سامان تجھ پر
مرکے میدان میں آئے ہو میں قربان تجھ پر
ہائے احوال پریشان پہ نظر کو نہیں
گرد سب بیٹھ کے روتے ہیں خبر تو نہیں

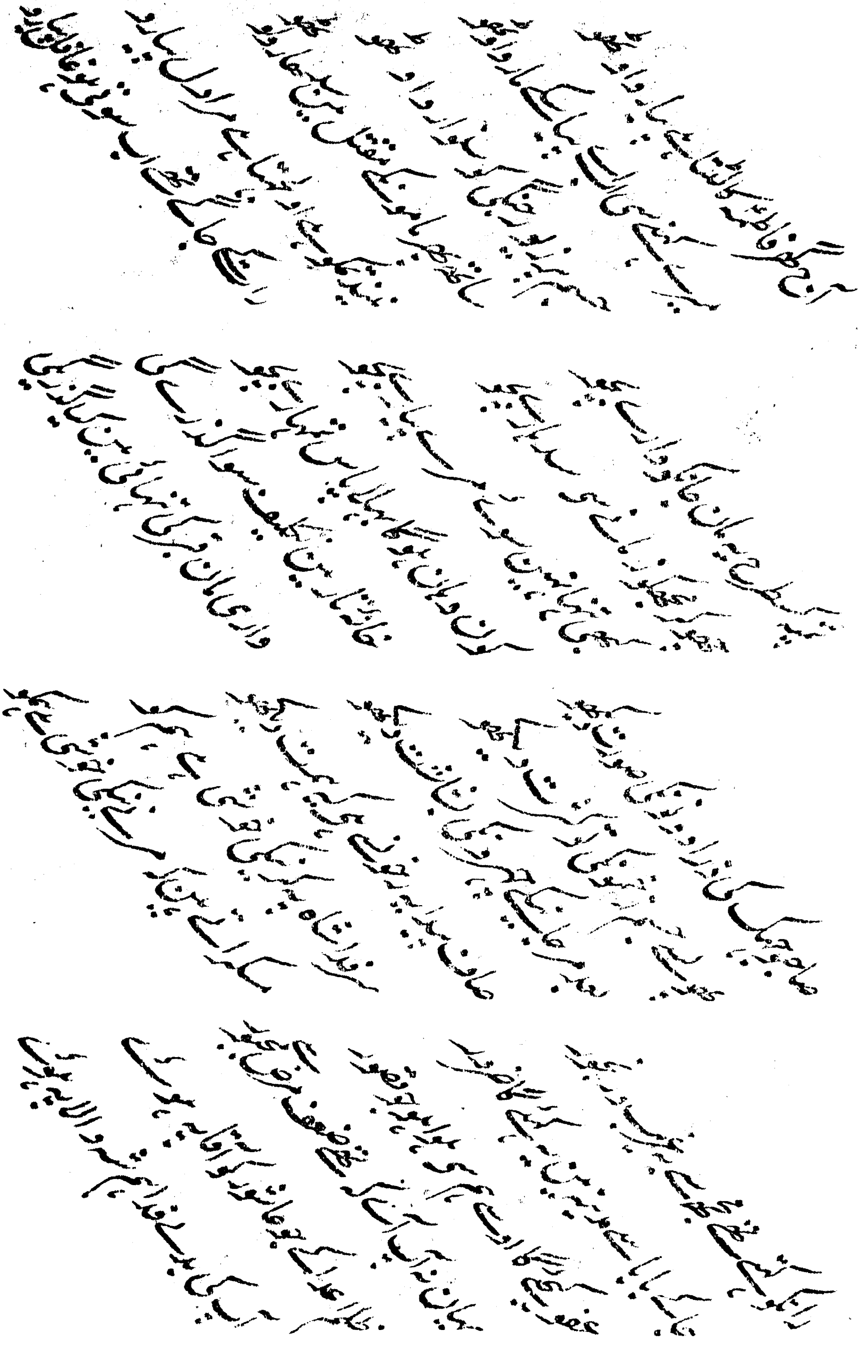

۱۸۱
دیکھا نہ عون کو تو تڑپ کر یہ بیان
ہائے غضب مر گئے تم اور نہ نکلی مری جان
عمر بھر اب تمہیں اے لال نہ پاؤں گی یہاں
وہاں گئے ہو کہ جہاں کا نہ نشاں ہے نہ زباں
کون سا دیس ہے جس دیس میں ڈھونڈوں تمکو
جا کے اس دیس سے کس دیس میں ڈھونڈوں تمکو

۱۸۲
چھوٹے فرزند کی پھر لے کے بلائیں یہ کہا
اے تنک طبع مرے لال مرے شیر وغا
صبح سے تمکو لڑائی کی ہوس تھی کیا کیا
تھی یہ جلدی کہ تمہیں پہلے ہوں آ کے فدا
در پہ جاتے تھے کبھی گر مرے پاس آتے تھے
دیر مرنے میں جو ہوتی تھی تو گھبراتے تھے

۱۸۳
یاد آتا ہے وہ لپکر ترا پھرنا ہر بار
بر میں وہ چست قبا اور کھلے رخسار
پیچ پگڑی کے وہ ترچھے وہ نرالی رفتار
اے مرے بانکے سپاہی تری میت کے نثار
یہ غم و درد نہ کس طرح سے تڑپائے مجھے
پھر وہی طرح پھر اودھر کے تو چین آئے مجھے

۱۸۴
یہ تو زینب کے کہیں بین تو اک حشر ہوا
لائے گرد خیمہ سے لاشوں کو امام دوسرا
پیٹ کر سینہ و سر اور جھک کے یہ زینب نے کہا
قبر میں سونے کو جاتے ہو مرے ماہ لقا
جاؤ اے وادی غربت کے مسافر بچو
صدقے اماں ہو خدا حافظ و ناصر بچو

[illegible]

[illegible]

حال جرأت و شہادت و رزم و بزم حضرت عون و محمد علیہم السلام

[illegible]

مصنفہ جناب نفیس اعلی اللہ مقامہ

مطبوعہ نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

مرثیہ

طلوع ہوتا ہے پھر آج آفتاب سخن
چڑھا ہے اوج پہ یہ نور لاجواب سخن
سوا قمر سے ہے پھر حسن انتخاب سخن
کھلا ہے پھر صفت باغ خلد باب سخن
جو بلبلیں ہیں وہ اسمیں ہزار گو وہی ہی
بہشت کے ہی جو پھول اون میں رنگ و بو وہی ہی

۲

یہ تازگی سخن واہ یہ لطافت نظم
زمین شعر ہے گلشن گل تازہ خوش نزاکت نظم
فصیح جتنے ہیں قائل ہیں فصاحت نظم
بلیغ بھی ہیں معترف بلاغت نظم
یہی بلند مضامین نظر پہ چڑھتے ہیں
مرے کلام کا عالم بھی کڑھتے ہیں

۳

حلاوتیں ہیں فزوں قند و نبات سے ہے
ظہور حسن و صفا ایک ایک بات سے ہے
زبان میں ہے مزا لذت حیات سے ہے
یہ فیض وصف شہنشاہ خوش صفات سے ہے
جہاں میں قدر نہ کیونکر ہو ایک ایک شی کی
سخن وہی ہے ثنا جس میں اہلبیت کی ہے

۴

کھلا ہے نور کا شاداب تازہ باغ سخن
فلک کے فرق پہ ہے آج پھر دماغ سخن
بھرا ہے بادہ توقیر سے ایاغ سخن
خموش ہو گا نہ دنیا میں یہ چراغ سخن
کریگا ضو کو فزوں خالق غنی اسکی
بروز حشر بھی پھیلیگی روشنی اسکی

۵ خ

جمال شاہد مضمون مین پردے نور کا ہے
ضیا مین طور تجلی ہے شمع طور کا ہے
دو ون کیواسطے مصرع سر کن تنور کا ہے
خدا کے فضل سے جو چیز ہے وہ نور کا ہے
نہ کیون ہو ذکر امام غیور سے اس مین
ملک ہین جس سے مشرف وہ نور ہی کا ہین

۶

خدا کے نور کے اوصاف بھی ہین نورانی
قلم بھی کرتا ہے کاغذ پہ گوہر افشانی
زہے فضائل نور علی عمرانی
کہ جسکے نور کا جز مصطفیٰ ابن ثانی
کیا بیان نور رسولان خوش خصال مین ہے
وہ ہے یہ نور تو حیدر اور اسکی آل مین ہے

۷

یہ ایک نور محمد سے ہے محمد تک
کہ جس کے نور سے ہے نور عرش و صفت فلک
ہین کو نور کی کرسی کے نور مین سے جھلک
ہین سے نور کے روشن ہین مہر و ماہ فلک
ہین سے نور سے کل شہرون کو نور ملا
ہین کے نور سے پیغمبرون کو نور ملا

۸

یہ نور خلد مین اور ماہ و آفتاب مین ہے
یہ نور پاک بہشت برین کے باب مین ہے
یہ نور نسیم عطر شیشہ گلاب مین ہے
یہ نور بحر مین ہے برین سے سحاب مین ہے
خدا کے فضل سے اسکا ظہور کم نہ ہوا
کہان کہان گیا او پہر یہ نور کم نہ ہوا

خ

۹
ہوا جو نور فلک کا سبب وہ نور ہے یہ
بہشت جس سے منور ہے سب وہ نور ہے یہ
ملک بھی کرتے ہیں سجدہ اب وہ نور ہے یہ
درود بھیجتا ہے جس پہ رب وہ نور ہے یہ
شریک طاعت معبود بے نیاز میں ہے
یہ وہ درود ہے واجب جو ہر نماز میں ہے

۱۰
علی کا ذکر فضائل ہے ذکر خیر وری
نبی کا ذکر ہے ذکر الٰہ صلِّ علی
خدا کا ذکر عبادت ہے یہ عہد خدا
نہ یہ عطا و نوازش لطف خالق دوسرا
یہ انتہا کا تلطف ہے اور عنایت ہے
علی کا ذکر بھی معبود کی عبادت ہے

۱۱
سماعت اوسکے مناقب کی ہے ثواب عظیم
کہ اوس سے ہوتے ہیں خوش مصطفیٰ و رب کریم
ہیں عبادت حق ذکر مرسلان قدیم
شریک اسمیں سلیمان ہیں مسیح و کلیم
اب اس حدیث میں بھی نور کا سخن دیکھو
کہا ہے ذکر علی کو عبادت دیکھو

۱۲
کسی نبی کے یہ رتبے ہیں نہ مناقب ہیں
مراتب اسد اللہ سب پہ غالب ہیں
یہ عرش اعظم خالق کے نجم ثاقب ہیں
حبیب حق کے یہ محبوب ہیں مصاحب ہیں
رسول سے نہ جدا یہ نہ وہ وصی سے جدا
نبی نہ ان سے جدا ہیں نہ یہ نبی سے جدا

۱۳

سوائے پنجتن اور اسم خالق عالم
کسی رسول کا بھی نام عرش پر ہی رقم
نہ کیوں ہوا پنجتن سب پہ فضل اعظم
ہوئی قبول ان اسموں سے توبۂ آدم
مصیبتوں میں بھی لب پر یہ نام آتے ہیں
ہر اک نبی کے یہ مشکل میں کام آتے ہیں

۱۴

ہزار حیف کہ جن کو ہے انحراف ان سے
خطا کی راہ پہ ہیں جو ہیں برخلاف ان سے
وہ برگزیدہ ہیں جن کے ہیں قلب صاف ان سے
قصور ہوتے ہیں ہم عبد کے معاف ان سے
قریب اپنے ہیں جو صاحب شعور ہیں وہ
جو ان سے دور ہیں رحمت سے حق کی دور ہیں وہ

۱۵

بھرا تھا بغض و حسد دشمنوں کے سینے میں
زیادہ تھے کہیں ابلیس سے وہ کینے میں
حسین امام کو راحت نہ دی مدینے میں
وطن سے نکلے ہیں شعبان کے مہینے میں
اٹھا کے راہ کی تکلیف نینوا پہونچے
دوم ہی ماہ عزا کی کربلا پہونچے

۱۶

بہشت بن گیا جنگل نبی کے پیاروں سے
زیاں ہو گئی ذرّوں میں ضو ستاروں کی
علی کے چاند اتر آئے راہواروں سے
کہا حسین نے شکر کر وفا شعاروں سے
اب اس زمیں پہ مرا آخری مقام ہوا
بخیر پہونچ گئے یہاں تک سفر تمام ہوا

(خ)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۱

فرات کو لو یہ ظلم و ستم تو معلوم
رہیں گے پانی سے دو دن امام دیں محروم
پئیں گے نہر کا پانی تمام اہل شوم
عطش سے ہو گی یہیں سب کو جان بلب معصوم
پیادہ شام سے پیاسوں پہ تیر برسینگے
نبی کے لخت جگر ہم آب کو ترسینگے

۲۲

نہاں دشت پہ بھی ظلم کا کھلا تھا نہ حال
کہ ہوگا یاں چمن باغ مرتضےٰ پامال
کٹیں گے تیغ و تبر سے ریاض دیں کے نہال
لٹیں گے یاں غضب اجناب بتول نیک خصال
جفا و جور سے برگ ثمر نہ چھوڑینگے
شجر نخل امامت کے پھول توڑینگے

۲۳

اب اہل درد سنیں حال شاہ عرش مقام
یہاں بھی آ کے نہ پایا حسین نے آرام
ہوا بھی سامنے سے جمع سپاہ کوفہ و شام
ہم آئے جانب اشقیا کے ادھر سے پیام
ہوئی نہ صلح نہ کم دشمنوں کا جور ہوا
وہ ستم کہ صبح کو کشتی کا طور ہوا

۲۴

ادھر بھی شاہ کا آراستہ ہوا لشکر
صفیں بنائیں حسین نے کھلا نصرت و فتح کا در
حبیب ابن شاہ مبارز نیابت میمنہ پر
کیا حضور نے عباس کو علم سرور
کہیں پہ بھی ہیں مقام خستگی میں رکے
علی کے شیر میں ہیبت سے ہوگئے زمیں رکے

٢٥

بو غطلوفن حسنی سنی سواری اولدیکده
اسمین بیکه سکه عصمتی سیننده نامکاره ونکه
عصمت بوقتیکه تدبیرنه کرتنا سلیمانی اشتیکه
طاب ایتنده ایشیتن سلیمان اسعد ایستکی بیتن
بکاه سیمی صفت الیوقنه یکین آکیتی بن

٢٦

سوای ولاده حیاکی سیسنوفیکه
اوکی بیوتی بی مواوقن اولوقی سنه قلم
لب یوزونه بیت انهیجه ایدی سلطان اری بر حقیم
بیده ایتیه بیوی بین کسیمه بتان اولی باره و شاه و الاه
ایکی بین حیاکه ازنکیامه بانوی اوغاه

٢٧

ایکی سی و بکهی الدین الرسینه بیکه
بلابی بعدین بیده سه حسینیه بیکه
قوسن بیجه بین بین وکهسه بیکه اولسیفه بیکه
طالکه ایله ایدیانه مالان بین اکسی ایسه اولی
تغییجه زلیفکه انگه ساول اوقانه ایکی
عیانی بین ورسکی بین اکی کوهی و وانی

٢٨

جناره ابی عی بابا کاکه کنجه بان
ار طوانه صیحه حویه بیاوان قوی ایران
عابدانه ایسیان سکه عیتی تسر حوان
بیسه ایسه اللهی اسکه بی یعنی ایستیه و ان
اود اورایسه اللکه کی خاوی یرقی ایکی بیوه
سیاه قیانه سکه و فیانکه الکاه سکی بیوه

٢٠٩

مردم دیدهٔ واصل عشقی ایام و لالی اکسی کی
بکا دوجهان حزین اولور غمین ار [illegible] آتاکی
بر عیش پیاپی ساغر حالت نهانی [illegible] آدهٔ باکی
سن مه [illegible] اول [illegible] دن یکی اولور [illegible] باده جوی ایچرده باکی
یر [illegible] جهان اولور [illegible] ایدر ده باکی

٢١٠

آکر ماه بر ماه هم باکی ادعیانی انان
عناوین [illegible] جان نامه [illegible] کی جان
بر اوج عشق [illegible] اول کیسه ن کی کهان
بز اهل جنان [illegible] ایدر طفل جوان
عناکی بر طرح اولدم [illegible] بر بن
بر بن [illegible] بر [illegible] بر بن

٢١١

جکیسن بر حرمی [illegible] اولدی
عالمی اولدر نبهاری کی [illegible] بر
ذهنیمی [illegible] بر ایله [illegible] باب [illegible]
کیما [illegible] اولدن [illegible]
ایچمی سن [illegible] بر

٢١٢

اولدی [illegible] بر بر
حاکم صاحب [illegible] اوکالم [illegible] بر بر
لطف [illegible] اولدن [illegible] بر
بر وجد [illegible] بر
حاکم [illegible] اولدن [illegible]
نامهٔ [illegible] باب

٣٣

یہ وہ جری ہیں کہ جنگی پرو پنجہ توڑینگے
کلائی شیر دورتن کی یہ مروڑینگے
پچھاڑ کے یلون کے گلے نہ چھوڑینگے
رضا نہ دو نو یہ تیغ سے ہاتھ جوڑینگے
مدد کے انکے طلبگار ہم خدا سے ہیں
قلق ہے یہ کہ سو لہ پہر کے پیاسے ہیں

٣٤

یہ ساتھ آئے ہیں بیمر سے شہید ہونے کو
یہ لال ڈھونڈھے ہیں پیارا جان کھونے کو
بنی گرم زمین ان کو گھر نے سونے کو
ہم اور نکے ہیں بیٹھ آنسو ورنے دینیکو
کرینگے آج یہ وہ کام جو ہیں کام انکے
کہ فرد میں شہدا کے رقم ہیں نام انکے

٣٥

یہ ذکر تھا کہ لعینون نے تیر برسائے
ادھر جوان حسینی جدال میں آئے
امام نے رفقا سے سخن یہ فرمائے
پئے جہاد ادھر سے بھی ایک ایک جائے
قریب شاہ کے جو تھا وہ بیدرنگ آیا
رجز پڑھ کے شجاعت کا کر خدنگ آیا

٣٦

کہا یہ پہلے گئی بہر لیکے رخصت میدان
بریر غازی و ہمدانی و جری ہمدان
بڑھے علم کو بمیدان تو تیغ شعلہ فشان
ہزار سے کہت دیئے بیجان کئے ہزار جوان
جب اپنے حملہ تو قوتح ستم شدید ہوئے
فدا امام پہ لپٹے ہوئے شہید ہوئے

۳۷

اسیطرح ہوئے سب قتل ناصران امام
پھر اسطرح سے لاشوں پہ روئے شاہ انام
کہ لا ہیں میتیں لالا کے وان بصد آلام
کہ جو سپہ تھی شہیدانکا تھا وہیں مقام
پر آہ وہ جو بکسر تھا سو گیا خالے
قلیل ساتھ جو تن تھا سو گیا خالے

۳۸

بس اب شروع کرین اہل بزم نالہ و آہ
سو اعزہ بیچ کوئی نہیں ہے ناصر شاہ
یہ سب ہیں جان علی و پیمبر ذی جاہ
کوئی ہے مہر لقا اور کوئی ہے غیرت ماہ
اب انکا ساتھ بھی غربت میں شہ سے چھٹتا ہے
تباہ ہوتا ہے یثرب مدینہ لٹتا ہے

۳۹

کھڑے ہیں بھانجے بھائی بھتیجے بیٹے سب
قریب کہہ دین دست بستہ با صد ادب
ہر ایک کو رخصت میدان جنگ کی ہے طلب
پھڑک رہا ہے دل شاہ روح پر ہے تب
چلے کلیجے پہ شمشیر غم جسے بھیجیں
کہو رضا کسے مرضی دین کسے بھیجیں

۴۰

کوئی ہے قوت بازو کوئی ہے نور نظر
کوئی ہے تقویت دل کوئی ہے لخت جگر
کوئی ہے راحت جان کوئی یادگار پدر
بہن کے ہیں یہ بھائی کے بھی ہیں پسر
رسول زادے ہیں زینب کے پیارے ہیں
یہ ایک برج امامت کے سب ستارے ہیں

۴۱

رضا حسین سے لیکے بھی جانے لگے
شجاع عشم خنجر شکن دکھانے لگے
انھیں بھی آخر اجل کے پیام آنے لگے
ہر اک کی لاش اٹھا کر امام لانے لگے
ہجوم اب دل شہ پر ہے صدمہ و غم کا
بپا ہے خیمہ عصمت میں شور ماتم کا

۴۲

شہید ہو گئے کو مسلم عقیل کے لال
گئے حسین پہ دو داور کو رنج و ملال
حرم میں لائے جو لاشے امام خوش اقبال
پیئے آل پیمبر کو غیر ہو گیا حال
تڑپ کے پیٹی جو ماں اپنے دونو دلبر سے
حسین لپٹ گئے لاشے چھڑا کے مادر سے

۴۳

لٹا کے ان کو زمین پر سے جو شاہ پھرا
قدم پہ گر پڑے زینب کے دو دل ماہ لقا
یہ عرض کی ہمیں اب دیجیے رضا و وغا
گلے سے ان کو لگا کر شہ دین نے کہا
جو تم کی جان ہو اُن کو جدا کروں کیونکر
بہن سے پوچھو تو کبھی دوں رضا کیونکر

۴۴

یہ کہہ کے خیمے میں روتے ہوئے امام آئے
عقب میں شاہ کے زینب کے لال تھام آئے
قریں بہن کے جو شبیر تشنہ کام آئے
کہا کہ سب مرے انصار بھی کام آئے
سحر سے عالم غربت میں لٹے جاتے ہیں
عزیز جو ہیں وہ اب چھٹے جاتے ہیں

رخ

۴۵
برادران علمدار خوش پسر نہ رہے
عقیل کے بھی بھتیجے پارۂ جگر نہ رہے
شہید ہو گئے مسلم کے بھی پسر نہ رہے
یہ جان نثار و اولوالعزم و نامور نہ رہے
مری سپاہ میں باقی حسنؑ کے دلبر ہیں
تمہارے لال ہیں عباسؑ ہیں اور اکبرؑ ہیں

۴۶
یہ سن کے رو دیں بہت بنت حیدر صفدر
کہا کہ قاسم گلرو ہیں دلبر شبر
برادر آپ کے ہیں زور بازوئے سرور
ہے روح و جان مرا پالا ہوا علی اکبرؑ
یہ کیونکر ان کی اجازت نہ لینے دونگی میں
نہیں تو تم کو بھی رخصت نہ دونگی میں

۴۷
کھڑے ہوئے تھے جو بیتاب دونوں نیمچہ بر
کیا اشارہ یہ بیٹوں نے بنت کرار ادھر
وہ آئے جب تو بہن نے کہا کہ یا سرور
رضا نہ لینے کی لڑکے ہیں سن چکی ہوں خبر
یہ کیا غلام ہیں تم کو اذن و دعا نہیں دیتے
حضور کیوں انہیں لڑنے کی رضا نہیں دیتے

۴۸
یہ کیا نہیں ہیں جدال و قتال کے قابل
انہوں نے جنگ کے فن کیا نہیں کیے حاصل
یہ کیا لڑینگے نہ فوج ستم سے کھول کے دل
یہ کیا نہ ہونگے قربان سرور عادل
یہ ایسے معرکے میں کیا نہ کام آئینگے
یہ رنگ حیدر و جعفر نہ کیا دکھائینگے

نہ

۱۴۹

یہ حیدری ہیں کہ جعفری ہیں بھائی
بہادری ہیں کہ ان کی ارث میں آئی
شجاعت اپنے بزرگوں کی کیا نہیں پائی
نہیں ہیں دلبر زہرا کے کیا یہ شیدائی
یہ بیٹے کس کے ہیں وقت وغا دکھا دینگے
پیے ہیں جس کے دودھ کی طاقت وغا دکھا دینگے

۱۵۰

عیاں جلی ہوئیں رنگ وغاے شاہ حجاز
یہ دونوں جانتے ہیں غضب جنگ کے انداز
لڑے تھے غزووں میں جیسے علی سرافراز
اسی طرح سے عجب کیا لڑیں جو یہ جانباز
احد کا بدر کا طرز جدال سن چکے ہیں
یہ جیسے خیبر و خندق کا حال سن چکے ہیں

۱۵۱

نہیں فراغ تھی حسرت کہ ہم علم پائیں
نشان لیکے ہم دادا کی شان دکھائیں
سپاہ شام کو نانا کا طور دکھائیں
مثال فاتح خیبر صفوں میں در آئیں
یہ جنگ فتح کریں شاہ لافتا کی طرح
پھریں ادھر سے علم لیکے مرتضیٰ کی طرح

۱۵۲

کہو میں آپ سے کیا ان کے ولولوں کا بیان
تڑپتے تھے کہ جلدی کہیں تو ہوں عیاں
ادھر قلیل ہے لشکر ادھر ہے فوج گراں
کریں گے پہلے ہم امداد بادشاہ جہاں
وہ مرد ہیں کہ جو تلوار کو پکڑ کے مرے
سپاہ میں ہے سپاہی وہی جو لڑ کے مرے

١٥٣

[illegible]

١٥٤

[illegible]

١٥٥

[illegible]

١٥٦

[illegible]

۵۷

بہت علیل ہون ہمراہ جا نہین سکتا
یہ ضعف ہے کہ قدم تک اوٹھا نہین سکتا
جو بیٹھی ہو تو ہے طاقت وہ جا نہین سکتا
یہ وہ ہے صدمہ کہ دل تاب لا نہین سکتا
نبی کے لال ہین دور ہو گیا افسوس
مریض ہو کے یہ مجبور ہو گیا افسوس

۵۸

حسین تمہین پالا ہے مصطفیٰ نے ہزار
یہ تھی غلامی آقا سے موڑنا زنہار
گھرین جو روز لڑا اعدا مین پیدا بار
جہاد دیکھو مانند جعفر طیار
خوشی سے مستعد کارزار ہو جانا
تم اپنے ماموں پہ ہنسکے نثار ہو جانا

۵۹

ہٹین نہ پاؤن اگر سخت وقت آکر پڑے
دم جدال نظر بھی کڑی ہو دل بھی کڑے
نہ سمجھو کم ہو عمر مین نہین مین بڑے
علی بزور دست بارہ برس کے سن مین لڑے
جو مرد ہین تہ صدمہ مین نام پانے کے
بزرگ و خورد جری سب ہین اس گھرانے کے

۶۰

جلال یا شمعون کا دکھا کے تم لڑنا
صفوں پہ گھوڑا دوڑا کے اور ٹھہر کے تم لڑنا
اسی طرح سے نشر یہ آ کے تم لڑنا
دکھین تجلی علی اس طرح جا کے تم لڑنا
بڑے وہ معرکہ آرا تھے جب کہ ہوتے تھے
نواسے کیسے جری ہوکے پوتے تھے

٢٦١

یہ سنکے والدہ ماجدہ نے عرض کیا
یہی ہے کرنا جو کچھ پدر نے ہم سے کیا
کہا یہ ماں سے کہ شاباش ہے میرے ماہ لقا
تمہاری جرأت و ہمت پہ میں نثار و فدا
وہ کام کروگے جو شیر کے غلام کرتے ہیں
جو باوفا ہیں وہ یونہیں اپنا نام کرتے ہیں

٢٦٢

یہ سنکے رونے بہت سبط احمد مختار
کہا کہ ماں سے جدا ہونگے تجھ سے یہ دلدار
بھر آیا دل تو لگیں رونے زینب ناچار
پھر اشک پونچھ کے بولیں کہ اے شہ ابرار
کریم آپکے زندہ رہیں زمانے میں
نہ روئیے اٹھیں ہوتی ہے دیر جانے میں

٢٦٣

اب انکو دیجیے مجھ سامنے رضائے جہاد
کہ میں بھی شاد ہوں اور دونوں بھائی ہوں شاد
جدال و جنگ کی حسرت ہے ان کو حد سے زیاد
جو دل میں ہے یہی کہیں جلدی بر آئے انکی مراد
یہ ہوں نثار تو ان پر نثار ہے زینب
کہا یہ شہ نے تمہیں اختیار ہے زینب

٢٦٤

گلے لگا کے کیا بھانجوں کو شاہ نے پیار
قدم پہ ماموں کے ملکے اٹھے وہ گل رخسار
سلام کر کے چلے جب ہوئے وہ تیار
دعائیں پڑھتی چلیں پیچھے زینب زار
یقیں شہادت بھانجوں کا کر کے جاتی ہیں
نواسے حیدر و زہرا کے مرنے جاتے ہیں

۶۵

تباہ ہوتا ہے زینب کا گھر ہزار افسوس
نہ ہونے پائے جوان یہ پسر ہزار افسوس
چھپے گی آنکھوں سے اب وہ قمر ہزار افسوس
چھٹے گی ماں سے یہ لخت جگر ہزار افسوس
چراغ خانۂ زہرا یہ زلفوں والے ہیں
یہ شیر میں نے مرادوں سے دونوں پالے ہیں

۶۶

قریب دوڑ کے پہنچے جو دونوں گلعذار
بلائیں لیکے پھری گرد زینب ناچار
کہا کہ تیرے تصدق میں اے مرے دلدار
میں آئی اسلیے یاں تک کہ دل کو تھا نہ قرار
زمانہ کرتا ہے مادر سے اب جدا تم کو
سوار ہوتے ہوئے دیکھ لوں ذرا تم کو

۶۷

حرم سرا سے برآمد ہوئے وہ ماہ جبین
چڑھے فرس پہ ہوا رشک خانۂ زین
کیے سلام جو چھوٹوں نے رو کے سرور دین
ہٹا کے پردہ کو زینب نے پھر بلائیں لین
پکاریں صدقے میں اے مہ لقا خدا حافظ
ادھر سے دونوں نے عرض کیا خدا حافظ

۶۸

اٹھائی باگ سمندوں کی شہسواروں نے
دکھایا برق کے انداز راہواروں نے
کیا پیادہ کا رخ شہ حق کے پیاروں نے
بسایا دشت کو جعفر کے گلعذاروں نے
صدا درود کی اٹھی لب ملک سے
زمین مہک گئی گیسوؤں کی خوشبو سے

٢٢٩

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٢٣٠

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٢٣١

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٢٣٢

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سکہ ۴۳

ہوئی رحم مین سب لعل یون گہر جان
کہ ہم ہین شیر نیستان جعفر ذی شان
جو ہے شجاعت و اجلال مین شہیر جہان
جری ہے شیر رہ وغا ناصر رسول زمان
یہ شکوہ و جاہ و حشم نبی نے دیا
خدا کی فوج کا جنکو علم نبی نے دیا

سکہ ۴۴

وہی دلاور شیر دل و نامور و کرار
کہ جنکے رعب سے لرزان عرب کے تھے کفار
شہید غزوۂ موتہ بہادر و جرار
لقب ہے جنکا زمانہ مین جعفر طیار
یہ اوج خاص ہمارے ہین جد امجد کے
کہ ہم ہین جنکے ہین شہپر بہ زبرجد کے

سکہ ۴۵

نسب مین ہمسے کوئی بڑھکر اور حسب مین نہین
ادب مین ہمسے زیادہ کوئی ادب مین نہین
خطاب مین کوئی افضل ہے لقب مین نہین
بجز ہمارے کوئی ہاشمی عرب مین نہین
ہمین یہ شوکت و عزت کسی طرح سے نہین
ہمین ہین ذی شرف و نامور زمانے مین

سکہ ۴۶

جناب حیدر صفدر ہمارے ہین نانا
جنھون نے کثرت کفار کو نہین مانا
ہر اک لڑائی مین شہرہ انکا تھا جانا
ادھر سے پیش ہی فتح کر کے پھر آنا
وہ جنگ بدر و صفین فتح کی سنگین
قریب شام کے جنھون نے لڑائیان سنگین

٧٧

[illegible]

٧٨

[illegible]

٧٩

[illegible]

٨٠

[illegible]

۵۸۱

یہ سنکے فوج میں دبکا ہوا ذلیل بڑھے
ہوا ہوئی کی طرف ناکس و ذلیل بڑھے
ادھر سے جھوم کے سب پیلتن شکیل بڑھے
ادھر سے بھی خلف جعفر جلیل بڑھے
علم ادھر بھی ہوئی تلواریں کین شیروں نے
مقابلہ کیا دو لاکھ کا صغیروں نے

۵۸۲

کہا بڑے نے کہ ٹھہرو نہ یاں بڑھو بھائی
بس اب اٹھاؤ فرس کی عنان بڑھو بھائی
جدھر ہیں فوج کے افسر وہاں بڑھو بھائی
کہا یہ چھوٹے نے تنہا کہاں بڑھو بھائی
نہ پیدلوں کو اماں دو نہ اب سواروں کو
اڑا دو نادِ علی پڑھ کے راہواروں کو

۵۸۳

یہ کہکے فوج میں وہ شیر غاب در آئے
اڑا کے رخش ہوا سے تو بیخطر آئے
جہاں تھے پیلتن اس سمت تاک کر آئے
چلے جو تیغ تو بالائے خاک سر آئے
مثال برق فلک راہوار پھرنے لگے
تن عدو کے کیا پیادہ گرنے لگے

۵۸۴

دکھایا ہاتھ تو تیغوں کا جلال دونوں نے
ہجوم کا نہ کیا کچھ خیال دونوں نے
دکھائے جنگ و جدل کے کمال دونوں نے
ہر ایک صف کو کیا پائمال دونوں نے
پروں کو توڑتے تھے جس طرف کو جھکتے تھے
نہ ان کے ہاتھ نہ گھوڑوں کے پاؤں رکتے تھے

۵۸۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۸۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۸۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۸۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٨٩

[illegible]

٩٠

[illegible]

٩١

[illegible]

٩٢

[illegible]

۹۹۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۹۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۹۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۹۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۹۹۷

[illegible]

۹۹۸

[illegible]

۹۹۹

[illegible]

۱۰۰۰

[illegible]

۱۰۱

وہ دونوں رخش تھے ہم رو شوخ و گرم عنان
کہ جن کے وصف میں قاصر ہر اک کی تیز زبان
ہوا کو جن کا نہ سایہ ملا دم جولان
وہ شہسوار تھے ہنگام جنگ میں پران
دوش کی وقت ادائے تامل ہے
وہ دو نجاح کا ہما یہ رنگ دلدل ہے

۱۰۲

وہ دوڑنے میں کہ صرصر پہ چال میں فوق
یہ ہے غیرت حور اور یہ پری پیکر
وہ صاعقہ دم ہوتی یہ برق پہ بڑھ کر
وہ رشک کبک دری یہ عقاب تیر نظر
کبھی ادھر تو کبھی اس طرف مڑے دونوں
قدم زمین پہ نہ پہنچے کہ پھر اڑے دونوں

۱۰۳

نسیم صبح کا جھونکا وہ یہ صبا رفتار
شتاب میں تھا وہ آب رواں یہ ابر بہار
سوا وہ سرعت میں ہے یہ خنگ رہوار
اسد وہ جست میں یہ مثل آہوئے تاتار
نفس میں بجلی کے یکساں ہیں گشت میں دونوں
کلانچیں مارتے پھرتے ہیں دشت میں دونوں

۱۰۴

بلا سے روکے کوئی کیا یہ کاوک قدم
چمن میں دوڑیں تو نازک بھی شاخ گل نہ تھم
ہوا بھی چھو نہ سکے اور اڑے یوں ہیں پیہم
سمجھ کے غنچہ کبھی غنچہ کی خندگی سونہ تھم
ذرا ہو حرکت بھی یہاں گلشن میں
بیتاب جسم ہے شبنم گرے دامن میں

۱۰۵

[illegible]

۱۰۶

[illegible]

۱۰۷

[illegible]

۱۰۸

[illegible]

وله

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١١٣
[illegible]

١١٤
[illegible]

١١٥
[illegible]

١١٦
[illegible]

١١٧

سلام کرکے بڑھے پھر ادھر وہ ماہ جبین
پکار جا کے بلندی پہ ابن سعد لعین
مقابلے کی اب ان سے کسی کو تاب نہین
یہ کیا اگر یہ بلائے جری ہوئے ہین کہین
یہ تازہ دم سے تو چھٹے یہ کیسے بھیجے ہین
ہے لڑائی مین لڑکو نہ ایسے بھیجے ہین

١١٨

پیادے انسے لڑے واہ نہ سوار لڑے
یہ دیکھنے کے تن و توش ور یہ قدمین بڑے
یہ دونون طفل ہین پر یہ ہین سرکے ہین کڑے
ابھی سان دلیرون پہ ساری سپاہ ٹوٹ پڑے
زبان نہ دو انھین جلد تیغ سے قتل کرو
تمام فوج سے گھیرے مین لیکے قتل کرو

١١٩

یہ تین روز کے پیاسے ہین تم ترائی لڑو
بڑھاؤ گھوڑون کو قطعون پہ صف بنا کے بڑھو
ہین یار سے ولے تھا ہوئے علمدار چھین لو
پھر آکے خلعت و انعام لو نہ دیر کرو
بکا کہ کل ہو جہان نام ہو عالم مین
رلاؤ شاہ کو اب بھانجون کے ماتم مین

١٢٠

یہ سنکے لشکر ظلم سے کے نابکار بڑھے
پیادے بائین سے دہنے سے کھینچ کر بڑھے
اٹھا اٹھا کے سنانین تمام ستمگار بڑھے
غضب سے کھینچ کے تلوار سو سوار بڑھے
بجا کے طبل کہ جیسے بہ موج آ پہونچی
پہاڑ سے نوجوانون پہ فوج آ پہونچی

١٣١

قریب آ کے گرے ہیں یہ لپٹے ہوئے بدخو
وہ تیغیں ہائے غضب اور وہ چاندی سے بازو
وہ اُنکے پھول سے تن اور تیر سے پہلو
لہو میں تر ہوئے بنت بتول کے گیسو
تھکے جو ہاتھ تو مجروح ہو گئے دونوں
یہ زخم کھا کے بس چور ہو گئے دونوں

١٣٢

زمیں پہ دونوں صغیر و نحیف غیر ہے احوال
لگے ہیں سر پہ جو تیغیں تو زندگی ہے محال
عمامے چھوٹ کے ٹکڑے ہوئے ہیں خون سے لال
عطش سے حلق ہیں کانٹے پڑے ہیں جی ہے نڈھال
بغیر پانی کی بے چینی سے یاس ہوتی ہے
زیادہ گرمی میں بچوں کو پیاس لگتی ہے

١٣٣

ہوا جو امر کی قدم تک بہا عشق آنکلا
خدنگ جب کہ سینوں سے تیر اُتر آنکلا
چلے جو پشت پہ بھالے تو دم کلا نکلا
اُٹھائے زخم تو گھوڑوں سے بھی اُکھڑ آنکلا
یہ شکل بچوں کی دیکھی جفا پسندوں نے
زمیں پہ گرا دیا دونوں کے سمندوں نے

١٣٤

بجا بجا کے یزیدی ہیں طبل فتح و ظفر
یہ سن کے علی اکبر نے عرض کی بڑھ کر
حضور آپ کے مارے گئے پھوپھی کے پسر
یہ چلے اُٹھانے کو لاشے امام جن و بشر
وہاں پہنچ کے زمیں پر پڑے طپاں دیکھا
بہن کے بیٹوں کو بھی بے جان دیکھا

۱۲۵

ہیں کے وہ دونوں تڑپنے لگے امام انام
کہا کہ مجھ سے بچھڑتے ہو اے مرے گلفام
تمہارے چھوٹنے سے لاشوں کو صدمہ ہے ناکام
نزا حیف تمہیں آ گئے اجل کے پیام
حسین رہ گیا زندہ تمہارے رونے کو
وطن سے آئے تھے ماں سے نصیحت ہونے کو

۱۲۶

یہ سن کے ہوش میں دونوں تشنہ کام آئے
زبان خشک پہ شستہ یہ کلام آئے
کہ اے غلام نوازی کو یاں امام آئے
ہمارے لاشوں پہ آقا سے خاص و عام آئے
یہ روح جسم کی ہیں تن سے جی ہی نہ نکلیں
قدم پہ آپ کے سر رکھیں یہ تو دم نکلیں

۱۲۷

اٹھا کے خاک سے رکھے جو پائے شاہ پہ سر
وہ دونوں بھی گئے تشنہ زخم کھا کر
اجل نے دی نہ اماں آہ زخمیوں کو مگر
تڑپ کے مر گئے زینب کے دونوں لخت جگر
بوقت نزع بھی چھوٹے نہ ہاتھ جوڑ گئے
جہاں سے کوچ کیا ماں کا ساتھ چھوڑ گئے

۱۲۸

[illegible] شہ کی وہ جس دم
اٹھا کے لاشوں کو ڈیوڑھی پہ لائے شاہ امم
پکاری جا کے یہ خیمہ میں فضہ با غم
قیامت آ گئی اے بی بی ہو گیا ماتم
دکھائے بخت نے سامان نہ کی شادی کے
شہید لال ہوئے میری شاہ زادی کے

۱۲۹م

[illegible]

۱۳۰م

[illegible]

۱۳۱م

[illegible]

۱۳۲م

[illegible]

۱۳۳

خموش لیٹے ہو کیون یہ غم و ملال مجھے
تمہاری ناموری کا رہا خیال مجھے
دکھا دو جرأتین حیدری کا کمال مجھے
وغا کا اپنی سنا دو تو آئے حال مجھے
ہوئے ہون اسد کردگار کے بابا
بتاؤ صدمے کی اس عطش مین کیسے رہا

۱۳۴

دو نیم غم سے ہے بابا کا جگر لب پہ جونکو
جواب دو مجھے دیکھو ادھر بس اب پہ جونکو
یہ آج سوتے ہو کیون بجز لب پہ جونکو
تمہارے نانا کا لشکر ہو کس لب پہ جونکو
ملال شہ نے گوارا اٹھا لیا آن تمہین
مرا خیال نہ مانونکا اب دیکھیا تمہین

۱۳۵

نا امید ہے اٹھو نہ ہے فتح اعدا سے
سوئے وادی نظر بھی نہ کی ہے دریا سے
صدا ملتا ہے تمہین اپنے رب اعلا سے
ہوئے گا خلد مین ارمان کے اپنے نانا سے
رسول اکرم کو پیار اسلام کہدینا
بعد حسین کی تو یہ پیام کہدینا

۱۳۶

یہ بین کرکے ہوئی غش تو حشر برپا تھا
اٹھا کے بیکسی لاشونکو یہ شہدا
بکا سے خیمہ مین اک حشر ہو گیا برپا
جب آئی ہوش مین زینب تو [illegible] یہ کہا
جہان مین رہتی ہے یہ رو دینکو
سکینہ کی مین سو ینکو

۸۹۱۴۳۱۰۲۱ ل

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب
مستعار لی گئی تھی مقررہ مدت سے
زیادہ رکھنے کی صورت میں ایک آنہ
یومیہ دیا جائیگا۔

۱۴۰۶۸

ن ن ۲۱۰۳۱۳۱۲۹۱۲۸

نفیس

نظم نفیس

[illegible]